New Era Magazine
NEW ERA MAGAZINE
فدائے دل
از سعدیہ شاہ
www.neweramagazine.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(مکمل ناول)

فدائے دل

از سعدیہ شاہ

ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیوایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کرکے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشاللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیوایرا میگزین

☆☆☆☆☆

یہ محبتیں یہ عنایتیں

یہ مسرتیں تیرے نام ہیں

میرے ہم قدم! میرے ہمنشیں

یہ رفاقتیں تیرے نام ہیں

کبھی گمشدہ، کبھی روبرو

کبھی آئینہ، کبھی عکس تو

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میرے ہمنوا میری خواہشیں

میری صحبتیں تیرے نام ہیں

کبھی یہ ہنسی، کبھی یہ نمی

کبھی رنجشیں، کبھی قربتیں

میری زندگی کی حسیں سبھی

یہ عبارتیں تیرے نام ہیں

🌹❤🌹❤🌹❤🌹

"یس سر آپ نے مجھے بولایا" وہ سیلوٹ کرتے ہوئے کہتی ہے۔

کرسی پہ بیٹھے جنرل اسد مسکراتے ہوئے آنے والے کی طرف دیکھتے ہے۔

"ہاں ایجنٹ ایچ اے آپ کو نیا مشن دیا جارہا ہے۔

اس مشن کی ساری ڈیٹیل اس فائل میں موجود ہے۔"

جنرل اسد ایک ریڈ فائل اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہتے ہے۔

"مجھے یقین ہے کہ پیچھلے تمام مشن جس طرح آپ نے بہادری سے بغیر گھبرائے اور ڈریں مکمل کیے ہیں۔

یہ بھی اپ ضرور مکمل کرلے گی۔"

وہ مسکراتے ہوئے ایچ اے کی طرف دیکھتے ہوئے کہتے ہے۔

جیسے انھیں یقین ہو کہ اپنے تمام سابقہ میشن کی طرح وہ یہ میشن بھی بہادری اور دلیری کہ ساتھ مکمل کرلیں گی۔

"آپ فکر نہ کریں سر میں اپنی پوری جی جان لگا دوں گی، اس میشن کو پورا کرنے میں" ایچ اے پر عزم اور پر جوش جذبے سے پر لہجے میں کہتی ہے۔

"اچھا سر میں چلتی ہو" ایچ اے وہ ریڈ فائل پکڑیں سیلوٹ کرتی وہاں سے نکلتی چلی جاتی ہے۔

ایچ اے کہ جانے کہ بعد وہاں میجر علی قدم رکھتے ہے۔

"سر اتنا ٹف میشن کیا ایچ اے کر پائے گی۔"

علی ماتھے پر فکر کی لکریں چھائے پریشان سے لہجے میں جنرل اسد سے ااستفسار کرتے ہے۔

"میں نے بہت سوچ سمجھ کہ اسے یہ میشن دیا ہے۔

جس کام میں ایچ اے اپنے ہاتھ ڈال لے۔

اس میں چاہے اس کی جان بھی کیوں نہ چلی جائے اس کو مکمل کر کہ ہی دم لیتی ہے۔

اس کی آنکھوں میں نے جو اپنے وطن کہ لیے جنون، محبت اور جوش و جذبہ دیکھا ہے۔

ایسا ہی جذبہ ایک جانباز کو اس کا مقصد پورا کرنے پہ اکساتا ہے۔"

جنزل اسد اپنی بات مسکراتے ہوئے ختم کرتے ہے۔

میجر علی بھی جنزل کی بات پر پر سکون سے ہو جاتے ہے کہ جنزل اسد نے کچھ سوچ کر ہی ایچ اے کو یہ میشن دیا ہو گا۔

Pk.pk.pk.pk.pk.pk.pk.pk.pk

یہ کراچی کی بہت بڑی یونیورسٹی تھی۔

جہاں امیر کبیر لوگوں کہ بگڑے بچے پڑھتے تھے۔

پوری یونیورسٹی کھچا کھچ سٹوڈنٹ سے بھری ہوئی تھی۔

لڑکیاں ماڈرن لباس پہنے جوان کہ نزدیک فیشن تھا لیکن دیکھنے میں ان کہ جسم کو چھپانے میں ناکافی تھا۔

لڑکے ادر سے ادر لڑکیوں کو دیکھتے ٹھنڈی آہے بھر رہے ہوتے ہے اور کچھ فلرٹ کرنے میں لگے ہوئے ہوتے ہے۔

ان سب میں کوئی ڈرا سہا وجود یونیورسٹی کہ بیرونی گیٹ سے اندر قدم رکھتا ہے۔

وہ یہاں کہ ماڈرن ماحول کو دیکھ کر گھبراسا جاتا ہے۔

ورنہ پہلے کب اس نے یوں اتنا ایڈوانس ماحول دیکھا تھا۔

وہ وجود اللہ کہ نام کا دل میں ورد کرتا آگے قدم بڑھاتا ہے۔

اچانک ایک گروپ میں سے ایک لڑکے کی نظر اس ڈریں سہمے وجود پر پڑتی ہے۔

"کہا جا رہی ہو بلبل ہمیں بھی بتائو۔

کیا پتا ہم تمہاری مدد کردیں۔"

وہ لڑکا اسے دیکھتا خباثت سے کہتا ہے۔

لڑکی اس کی بات پر ڈر سے سہم جاتی ہے اور اس کی بھوری آنکھوں سے آنسوں نکل کر

رخسار پر بہہ جاتے ہے۔

"اللہ مدد" وہ لڑکی دل میں اللہ سے روتے ہوئے مدد مانگ رہی ہوتی ہے۔

"اے تم لوگوں کی ہمت بھی کیسے ہوئی اسے ہراساں کرنے

کی" اچانک وہاں کوئی آتا اونچی آواز میں بولتا ہے۔

لڑکے آنے والے کو دیکھتے اپنے منہ سی کر وہاں سے نکلتے چلے جاتے ہیں۔

انھیں اپنی درگت تھوڑی نہ بنانی تھی اس کہ ہاتھوں،،

انھیں اپنی پرانی مار اچھے سے یاد تھی جو اس ہٹلر نے ان کی تھی۔

اس لیے اپنی جان بچاتے وہاں سے چپ چاپ نکلتے چلے جاتے ہیں۔

آخر کو مسکان ذکی کسی توپ سے کم تھوڑی نہ تھی۔

جہاں جاتی، کچھ نہ کچھ دھماکا لازمی کر کہ آتی تھی۔

کالی سیاہ بڑی بڑی آنکھیں جو کسی کو بھی زیر کرنے کہ لیے کافی تھی۔

لمبے گھنے بھورے بال جو کمر سے بھی نیچے آتے تھے،، جنہیں ایسے ہی کھولا چھوڑا ہوا تھا۔

سرخ و سفید رنگت کٹائوں دار لب گال میں خوبصورت سا تل مسکان ذکی کی

خوبصورتی میں اور اضافہ کرتا تھا۔

پوری یونیورسٹی میں مسکان "بیوٹی" کہ نام سے مشہور تھی۔

پر مسکان اپنی خوبصورتی سے پڑے ایک سخت مزاج اور بہادر لڑکی تھی۔

جب بھی کوئی کسی بے بس کو تنگ کرتا اس کا پہلا ٹارگٹ اس کی ہڈی پسلی توڑنے کو کرتا تھا اور وہ کافی دفعہ توڑ بھی چکی تھی۔

جس وجہ سے اسے کافی دفعہ اپنی موم سے ڈانٹ پڑ چکی تھی پر مسکان کو کوئی پروا نہیں تھی۔

وہ لڑکی جو دل میں اللہ سے اپنے بچ جانے کی مدد مانگ رہی ہوتی ہے۔

کسی کی آواز نہ آتے دیکھ ڈرتے ہوئے اپنی آنسوئوں سے مزین شفاف بھوری آنکھیں کھولتی ہے۔

تو اس کی سیدھا نظر اپنے پاس کھڑی خوبصورت لڑکی پر پڑتی ہے۔

مسکان اس لڑکی کہ اپنی طرف دیکھنے پر ایک خوبصورت مسکراہٹ اس کہ چہرے کا احاطہ کرتی ہے۔

"Asslam Aliakum! I am Muskan Zaki and

you."

وہ اپنا تعارف کروا کر اس لڑکی سے پوچھتی ہے۔

وہ لڑکی اپنے بچ جانے پر دل ہی دل میں اللہ کا شکر ادا کرتی،،اس کی طرف دیکھتی ڈرتے ہوئے اپنا تعارف کرواتی ہے۔

"میرا نام سحر ذیشان ہے"۔

سحر مسکان کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

"بہت پیارا نام ہے"مسکان مسکراتے ہوئے اس کی تعریف کرتی ہے۔

جس پر سحر تب سے اب جا کر ہلکا سا مسکراتی ہے۔

اس کہ مسکرانے پر اس کہ گال کہ دونوں ڈمپل نمایا ہوتے ہے۔

مسکان کی نظر جب اس کہ ڈمپل پر پڑتی ہے تو خوش ہو جاتی ہے۔

"Wow! You are a dimple girl. You are looking so beautiful with your sunshine smile."

سحر اس کی اپنی ڈمپل کی تعریف پر دل کھول کر مسکرا دیتی ہے۔

مسکان اس کو غور سے مسکراتے ہوئے دیکھتی ہے تو اس پر یہ راز بھی عیاں ہوتا ہے کہ کوئی اس سے بھی زیادہ خوبصورت ہو سکتا ہے۔

"میری دوست بنو گی"۔

مسکان مسکراتے ہوئے اپنا بینڈز میں مقید ہاتھ سحر کی طرف بڑھاتی ہے۔

سحر کچھ شش و پنج کہ بعد اس کا ہاتھ تھام لیتی ہے۔

"آج سے ہم دوست ہے۔

تمہیں کوئی بھی تنگ یا پریشان کریں،، تم فورا میرے پاس آئو گی۔

پھر دیکھنا میں اس کی کیسی درگت بناتی ہو۔"

مسکان اپنے ہاتھ پر مکہ مارتے فلمی انداز میں کہتی ہے۔

اس کا یہ انداز دیکھ سحر بھی مسکرا دیتی ہے۔

"اچھا تم کون سے ڈیپارٹمنٹ سے ہو۔"

مسکان اس سے پوچھتی ہے۔

"میں بی بی اے کی سٹوڈنٹ ہو۔"

"ارے واہ میرا بھی یہی ڈیپارٹمنٹ ہے۔"

مسکان خوش ہو جاتی ہے کہ اس کی دوست بھی اسی کہ ڈیپارٹمنٹ میں پڑھتی ہے۔

"آئو تمہیں ڈیپارٹمنٹ دکھاتی ہو اور اپنی ایک اور آدم بیزار دوست سے ملواتی ہو۔"

اس کی اپنے دوست کہ بارے، میں ایسے فرموداد سنتی سحر ہنسنا شروع کر دیتی ہے۔

دونوں باتوں کہ دوران اپنے ڈیپارٹمنٹ کی طرف قدم بڑھا دیتی ہیں۔

💖🤝💖🤝💖🤝💖🤝💖🤝

مسکان ذکی،، موعین ذکی اور نمرہ ذکی کی اکلوتی اولاد تھی۔

مسکان اپنے ماں باپ کی لاڈلی بیٹی تھی پر نمرہ بیگم اس کی ہر بات پر ضد کرنے سے

خائف سی رہتی تھی۔

اسی ضد کی بنا پر مسکان نے لندن سے سیلف ڈیفنس اور کراٹے سیکھیں تھے۔

نمرہ بیگم اس کہ آئے روز یونی میں مار کوٹائی سے سخت تنگ آچکی تھی۔

اوپر سے موعین صاحب بھی بجائے اپنی بیٹی کو سمجھانے کہ اس کی حوصلہ افزائی کرتے تھے کہ ان کی بیٹی نے برائی کہ خلاف آواز اٹھا کر بہت اچھا کام سر انجام دیا۔

نمرہ بیگم موعین صاحب سے بھی نالہ رہتی تھی کہ وہ بیٹی کو نصیحت کرنے کی بجائے خود بھی ساتھ شامل ہو جاتے ہے۔

موعین صاحب پیشے سے بیر سٹر تھے اور بیٹی کو بھی وکیل بنانا چاہتے تھے۔

لیکن مسکان کو بزنس میں انٹر سٹ تھا

جس بناپر موعین صاحب اپنی لاڈلی بیٹی کی یہ ضد بھی باخوشی مان گئے تھے۔

....

افرا بے صبری سے اپنے ڈیپار ٹمنٹ کہ باہر مسکان کا انتظار کر رہی ہوتی ہے۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

لیکن مسکان آنے کا نام ہی نہیں لے رہی ہوتی،،

جس پر اس کہ غصے کا گراف بڑھ کر جوالہ بن جاتا،،افرا کو دور سے ہی مسکان آتے ہوئے دکھائی دیتی ہے۔

جس پر وہ شکر کا سانس خارج کرتی ہے۔

افرا مسکان کہ ساتھ کسی لڑکی کو دیکھ کر کچھ حیران ہو جاتی ہے۔

حیران ہونا تو بنتا تھا نہ کیونکہ مسکان ایسی لڑکیوں میں سے تھی۔

جو اپنے کام سے کام رکھتی ہے۔

افرا کی خود کی دوستی مسکان سے اس کی انتھک منحت سے ہوئی تھی۔

ورنہ مسکان کو دوستیاں پالنے کا بلکل شوق نہیں تھا۔

لیکن اب یوں مسکان کو کسی لڑکی کہ ساتھ مسکرا کر بات کرتے دیکھ افرا کافی شوک میں چلی جاتی ہے۔

مسکان سحر کو لے کر افرا کہ پاس پہنچتی ہے۔

جوبت بنی انھیں کی طرف دیکھ رہی ہوتی ہے۔

"اوئے کہاں کھو گئی اور یہ منہ تو بند کر لوں مکھی مچھر پتہ نہیں کیا کیا اندر چلا جائے گا۔

مسکان اس کو منہ کھول کر حیرانگی سے خود کی طرف دیکھتا دیکھ مسکراتے ہوئے اپنے ہاتھ سے اس کا منہ بند کرتی ہے۔

جس سے افرا ہوش میں آتے گھورتے ہوئے مسکان کی طرف دیکھتی ہے۔

"کب سے تمہارا انتظار کر رہی ہو۔

تمھیں پتہ نہیں کہ آج ہمارا سر شاہد کہ سبجیکٹ کا ٹیسٹ ہے۔"

افرا غصے سے اس کہ طرف دیکھتی ہوئ کہتی ہے۔

"اچھا اچھا غصہ تو نہ کروں۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بس اس کی مدد کر رہی تھی تو دیر ہو گئ۔"

یہ کون ہے؟افرا مسکان کہ ساتھ چادر کہ ہالے میں کھڑی سحر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتی ہے۔

مسکان اس کہ یوں اشارہ کرنے پر مسکراتے ہوئے سحر کہ ساتھ ہوئی سب روادار افرا کو بتادیتی ہے۔

جس پر افرا کو بھی اس پیاری سی لڑکی پر ترس آتا ہے کہ کیسے یہ کسی کی بد تمیزی کا شکار بن گئی۔

"آج سے یہ میری تمہاری طرح ہی دوست ہے۔"

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مسکان سحر کی طرف دیکھتی افرا سے کہتی ہے۔

"مجھ سے دوستی کروں گی۔"

افرا اپنی شہد رنگ آنکھوں سے سحر کی طرف دیکھتی دوستی کا ہاتھ بڑھاتی ہے۔

جسے سحر مسکان کہ اشارہ کرنے پر خوبصورت مسکراہٹ کہ ساتھ تھام لیتی ہے۔

"آج سے ہم تینوں پکے والے دوست ڈھیک ہے نہ،،"افرا خوش ہوتے سحر اور مسکان سے کہتی ہے۔

جس پر دونوں اثبات میں سر ہلا دیتی ہے۔

افرا کا حجاب میں مقید سرخ وسفید روشنیاں بکھیرتا چہرہ ہر کسی کو اپنی طرف کھینچ لینے کی پوری صلاحیت رکھتا تھا۔

افرا نے گیارہ سال کی عمر سے ہی سر پر حجاب لینا شروع کر دیا تھا۔

وقت کہ ساتھ ساتھ اس کی یہ عادت پختہ ہو گئی تھی۔

سرخ و سفید رنگت اس پر اس کی بڑی بڑی شہد رنگ آنکھیں کٹائوں دار گلابی لب،،

لبوں کہ اوپر دائیں سائڈ پر تل افرا کی خوبصورتی میں چار چاند لگا دیتا تھا۔

یوں معلوم ہوتا تھا جیسے خدا نے یہ تل افرا کی خوبصورتی کی نظر اتارنے کہ لیے یہاں رکھا ہو۔

کچھ دیر بعد تینوں باتیں کرتی کلاس کی طرف بڑھ جاتی ہے آخر کو ان کو سر شاہد کہ اعتاب سے بھی تو بچنا تھا۔

ذاکر شاہ گروپ اوف انڈسٹری میں صبح کہ 7:30 بجے افرا تفری مچی ہوئی ہوتی ہے۔

ہر کوئی اپنا کام مکمل کرنے کی تگ ودود میں لگا ہوا ہوتا ہے۔

آخر کو ان کہ کھڑوس سر جو پہنچنے والے تھے۔

ان کہ سر کو ہر کام ٹائم پر مکمل چاہیے تھا ورنہ ان کہ اعتاب سے کوئی پاگل ہی ہو گا جو بچ سکے۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"سر۔۔سر۔۔آ گئے" کھڑا سیکورٹی گارڈ میسج پر سٹاف کہ ایک بندے کو بتاتا ہے۔

جس پر پورے ایمپائر میں ہر بھری مچ جاتی ہے۔

پورے سٹاف نے سیکورٹی گارڈ سے ریکوسٹ کر کہ کہا تھا۔

جیسے ہی ان کہ اکھڑ و بوس کی گاڑی گیٹ سے اندر آئے انھیں فورا میسج کر کہ سر کی آمد کا بتادیں۔

براق شاہ اپنی سحر انگیز پر سنیلٹی کہ ساتھ پراڈو سے نیچے زمین پر مضبوط قدم جماتے اترتا ہے۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ایک پل کو سیکورٹی گارڈ بھی براق شاہ کی خوبصورتی کو مبہوت ہو کر دیکھنے لگتا ہے۔

ان کہ سر جتنے خوبصورت تھے،،اتنے ہی سخت اور کھڑوس تھے۔

یہ سوچتا سیکورٹی گارڈ ہڑبڑاتا ہوا سیدھا ہو جاتا ہے۔

براق شاہ چھ فٹ پانچ آنچ قدو قامت کا مالک،،اس پر اس کی ہلکی نیلی گہرے سمندر جیسی آنکھیں جو کسی بھی شخص کو اپنے سحر میں جکڑ لینے کی پوری صلاحیت رکھتی تھی۔

سرخ سفید رنگت اتنی کہ کسی لندن کہ گورے کا گمان ہوتا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس پر اس کہ عنابی لب جو سگریٹ نوشی کی وجہ سے ہلکے ہلکے کالے تھے۔

جو اس کی خوبصورتی کو سنوار دیتے تھے۔

براق شاہ مضبوط قدم اٹھاتا ریسیپشن سے ہوتا ہوا اپنے آفس کی طرف بڑھ جاتا ہے۔

کچھ ہی دیر بعد براق کی پرسنل سیکرٹری آفس کا ڈور نوک کرتے اس کہ یس کہنے پر اندر قدم رکھتی ہے۔

"مس عائشہ مجھے جلدی سے آج کی میٹنگ کی ڈیٹیل بتائے۔"

براق تیزی سے لیپ ٹاپ پر انگلیاں چلاتے عائشہ سے کہتا ہے۔

پر عائشہ میڈم تو اس کو دیکھنے میں مصروف ہوتی ہے۔

براق عائشہ کو بولتے نہ دیکھ لیپ ٹوپ کہ کی بورڈ پر اپنی ٹائپنگ روکتے ہوئے اس کی طرف دیکھتا ہے۔

عائشہ کو اپنی طرف مبہوت ہو کر دیکھتا دیکھ براق غصے سے پن سے اپنا ڈیبل بجاتا ہے۔

"مس عائشہ کہا کھو گئ ہے۔میں نے آپ کو آج کی میٹنگ کی ڈیٹیل بتانے کو کہا ہے۔

پلیز اپنی نظروں کو قابو میں رکھا کریں۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آپ اپنے گھر سے یہاں جوب کرنے آتی ہے۔

نہ کہ مجھے گھورنے" براق اس کی اچھی خاصی کرتے دوبارہ سے اپنے کام کی طرف

متوجہ ہو جاتا ہے۔

جس پر عائشہ شرمندہ سی ہوتی آج کی میٹنگ کا ٹائم ڈیبل بتانے لگتی ہے۔

براق جو توجہ سے اس کو سن رہا ہوتا ہے۔

اپنی فون کال آنے پر عائشہ کو اشارے سے باہر جانے کو کہتا ہے۔

جسے سمجھتی عائشہ اس کہ آفس سے نکلتی چلی جاتی ہے۔

"اسلام و علیکم! برخودار کیسے ہو۔"

فون اٹھاتے ہی براق کو ایک پر شفقت آواز سنائی دیتی ہے۔

"وعلیکم اسلام!"میں ڈھیک! آپ بتائے آپ کیسے ہے؟"

براق رضا محمود سے ان کہ بارے میں پوچھتا ہے۔

"بیٹا میں بلکل ڈھیک ہو۔وہ دراصل تم سے ضروری بات کرنی تھی۔"

"جی انکل بولے میں سن رہا ہو۔"

وہ رضا انکل کی بات پر سنجیدہ لہجے میں ان سے استفار کرتا ہے۔

"وہ بیٹا یونی میں بی بی اے ڈیپارٹمنٹ کہ سر چھٹیوں پر اپنی امی سے ملنے لندن جا رہے ہے۔

انھوں نے ایک مہینے کی لیولی ہے۔

جس وجہ سے ہمیں ایک قابل سر کی ضرورت ہے۔

تم سے بہتر کوئ نہیں ہو سکتا جو اچھے سے بزنس پڑھا سکے۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیا تم ایک مہینے کہ لیے اس ادارے کو اپنی خدمات پیش کر سکتے ہو؟"

رضا محمود آس سے پوچھتے ہے۔

براق ان کی بات پر سوچ میں پڑ جاتا ہے پر بہت سوچ سمجھنے کہ بعد مان جاتا ہے۔

"ڈھیک ہے انکل میں پیر سے جوائننگ دوگا۔"

رضا صاحب اس کہ ہامی بھرنے پر مسکراتے ہوئے فون بند کر دیتے ہے۔

رضا صاحب براق شاہ کہ ڈیڈ کہ قریبی دوست تھے۔

جس وجہ سے براق ان کی بات مان گیا تھا۔

رونہ کوئی بھی اپنی مرضی اس پر تھوپ نہیں سکتا تھا۔

براق اپنی مرضی کا مالک تھا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|A...

براق پیچھے سوچوں میں ڈوب جاتا ہے۔

یہ اس کا کسی بھی ادارے میں ایز آ ٹیچر پڑھانے کا پہلا تجربہ تھا۔

وہ اپنی تمام سوچوں کو جھٹکتا اپنے کام کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے۔

ذاکر شاہ اور شاہینہ شاہ کی ایک ہی اولاد تھی۔

براق شاہ حد سے زیادہ اکھڑ و، کھڑوس اور سخت مزاج،،،

براق ذاکر گروپ اوف انڈسٹری کا اونر تھا۔

دو سال پہلے ذاکر شاہ نے بزنس کی ساری بھاگ دوڑ اس کہ حوالے کر دیں تھی۔

براق نے اپنی ذمہ داری باخوبی نبھائی تھی اور اب ان کی کمپنی پاکستان کہ علاوہ بیرون ممالک بھی مشہور ہو گی تھی۔

ان کی کمپنی بزنس میں دوسرے نمبر پر تھی۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

براق نے اپنی دن رات کی محنت سے اپنی کمپنی کو بلندیوں پر پہنچا دیا تھا۔

جس پر ذاکر شاہ اور شاہینہ بیگم بھی اپنے خوبرو بیٹے کو فخر بڑھی نگاہوں سے دیکھتے تھے۔

براق کی سخت مزاجی والی عادات سے ذاکر شاہ اور شاہینہ بیگم اکثر خائف رہتے تھے کہ

آنے والی کا کیا حال ہو گا۔

کوئی ان کہ سخت مزاج بیٹے کہ ساتھ ساری زندگی رہ بھی سکھے گی یا نہیں،،یہی سوچتے ہوئے اکثر شاہینہ بیگم پریشان ہو جایا کرتی تھی۔

اوپر سے براق کہ فرمو داد کہ میں کبھی شادی نہیں کروں گا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں ایسے ہی سینگل ہی ڈھیک ہو۔

اب کوئی ایسی تھی اس دنیا میں جو براق شاہ کہ دل پر حکومت کر کہ اس کہ دل کو موم کر سکے یہ تو آنے والا وقت ہی بتانے والا تھا۔

نائل۔۔نائل! ہر جگہ یہ آوازیں گونج رہی ہوتی ہے۔

کونسرٹ میں آئے سبھی لوگ پاکستان کہ مشہور سنگر نائل کی گردان کرتے ہوئے بے صبری سے اس کہ آنے کا انتظار کر رہے ہوتے ہیں۔

پھر اچانک سب کی آوازیں آنا بند ہو جاتی ہے۔

ہر جگہ خاموشی چھا جاتی ہے۔

جیسے وہاں کسی ذی روح کا نام و نشان تک موجود نہ ہو۔

اس خاموشی میں کسی کی پر فسو بکھیرتی آواز ہر سو ایک طلسم سا برپا کر دیتی ہے۔

نائل صدیقی اپنی سحر انگیز شخصیت کہ ساتھ ہاتھ میں مائک پکڑے گاتا ہوا سٹیج کی طرف اپنے قدم بڑھتا ہے۔

وہاں موجود لڑکیوں سمیت لڑکے بھی نائل کی ردھم بکھیرتی آواز کہ ساتھ اس کی پرسنیلٹی میں کھوسے جاتے ہے۔

نائل صدیقی چھ فٹ سے نکلتا قد گردن سے بھی نیچے آتے سلکی کالے بال جس کی لڑکیاں دیوانی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس پر اس کی سنہری رنگت پر کالی بڑی بڑی آنکھیں جو ایک دفعہ کسی کی طرف اٹھتی تو اس کو اپنے سحر میں جکڑ لینے کی پوری صلاحیت رکھتی تھی۔

ستواں ناک اور عنابی لب غرض نائل کو اللہ کا ایک منہ بولتا شہکار کہے تو کم نہیں ہو گا۔

بلیو ڈیکسیڈو سوٹ میں سٹیج پر مائک ہاتھ میں پکڑے گانا گاتا کافی ہنڈسم لگ رہا ہوتا ہے۔

نائل گانا گاتے ایک دم سٹیج پر آگے کی طرف جاتا اپنے فین کو مسکراتے ہوئے ہاتھ ملاتا ہے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جس سے اس کا ایک ڈمپل نمایا ہوتا ہے۔

اس کہ ڈمپل کو دیکھتے وہاں کافی لڑکیاں دیوانی سی ہوتی اونچی آواز میں نائل کی گردان کرنے لگتی ہے۔

کچھ دیر بعد کونسرٹ ختم ہو جاتا ہے۔

پر لوگوں کا دل ابھی بھی بھرا نہیں ہوتا کہ ابھی نائل کو اور گانا چاہیئے تھا۔

نائل اپنی آنکھوں پر گوگلز لگاتا اپنی بی ایم ڈبلیو کی طرف بڑھ جاتا ہے۔

اس کہ ساتھ ہی اس کہ پیچھے موجود پانچ گارڈز کی گاڑیاں بھی حرکت میں آتی،،اس کہ پیچھے اپنی کارز لگا دیتے ہیں۔

نائل کو سخت چڑ تھی،،اس گارڈز کی فوج سے لیکن صرف اپنی موم کی وجہ سے چپ تھا۔

ورنہ اس کا بس نہیں چلتا تھا،،ان سب گارڈز کو گاڑی سمیت کہی پھینک دیں۔

نائل بیزار سا اپنی کار صدیقی ہاوس کیطرف موڑ دیتا ہے۔

نائل صدیقی ویلا کہ پورچ میں گاڑی کھڑی کر کہ اندر کی طرف قدم بڑھاتا ہے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جہاں نادیہ بیگم پریشان سی ڈرائینگ روم میں چکر لگا رہی ہوتی ہے اور پاس ہی صوفے پر سخت غصے میں جمشید صاحب بیٹھے کسی گہری سوچ میں گم ہوئے ہوتے ہے۔

نادیہ بیگم کی جیسے ہی نظر اندر آتے اپنے خوبرو بیٹے پر پڑتی ہے۔

وہ شکر کا سانس خارج کرتی مسکراتی ہوئی نائل کی طرف بڑھ جاتی ہے۔

"بیٹا آگئے،، میں کب سے تمہارا انتظار کر رہی ہو۔

آج آنے میں اتنی دیر کیوں ہو گئی؟"

وہ پریشان سی نائل سے پوچھتی ہے۔

NEW ERA MAGAZINE .com

نائل اپنی موم کی فکر پر مسکراتا ہوا انھیں گلے لگا لیتا ہے۔

"ہاں پوچھوں اس سے آگیا مراثیوں کی طرح گا کہ" جمشید صاحب اونچی آواز میں بولتے ہوئے نادیہ بیگم سے کہتے ہے۔

نائل جو نادیہ بیگم کو اپنی لیٹ آنے کی وجہ بتانے ہی لگتا ہے۔

جمشید صاحب کہ اپنے بارے میں مفروضات سنتے اس کہ ماتھے کی رگیں ابھر جاتی ہے۔

نادیہ بیگم اپنے بیٹے کو غصے میں آتے دیکھ اس کا ہاتھ پکڑ کر دباتی ہے۔

جس پر نائل بہت مشکل سے اپنا غصہ قابو کرتا ہے۔

"یہ آپ کیا کہہ رہے ہے اپنے ہی بیٹے کو مراثیوں سے ملا رہے ہے۔"

"مراثیوں کی طرح گائے گا،، تو میں اسے یہی کہوں گا۔"

جمشید صاحب نائل کی سرخ ہوتی آنکھوں میں غصے سے دیکھتے ہوئے کہتے ہے۔

نائل کی اب بس ہو چکی تھی۔

"بس ڈیڈ بہت سن لی آج تک آپ کی باتیں،،اب میری برداشت کی حد ختم ہو چکی ہے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دنیا میں کتنے لوگ اپنی مرضی کا پروفیشن منتخب کرتے ہے۔

ان کہ والدین اس طرح نہیں کرتے کہ بجائے اپنے بچوں کو سپورٹ کرنے کہ ان کو ہر روز تانے مارے یا ان کی عزت نفس کو مجروح کریں۔"

نائل ان کی طرف دیکھتا سخت غصے سے کہتا ہے۔

نادیہ بیگم پریشانی سے دونوں کو دیکھتی ہے۔

دونوں باپ بیٹا غصے اور ضد میں ایک سے بڑھ کر ایک تھے۔

NEW ERA MAGAZINE.com

جمشید صاحب ایک پل کو نائل کی بات پر چپ سے ہو جاتے ہے۔

"کیا بکواس کر رہے ہو۔

اولاد بھی اس طرح ماں باپ سے ضد یں نہیں کرتی بلکہ ان کی بات مانتی ہے۔

نہ کہ اپنی مرضی کر کہ مراثیوں کی طرح گانہ شروع کر دیں۔

تمہیں پہلے بھی کہا تھا۔اب بھی کہہ رہا ہو۔

چھوڑ دو،،یہ گانے والا کام" جمشید صاحب اس کو وارننگ دینے والے انداز میں کہتے ہے۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"آپ میرے ڈیڈ ہے۔میں آپ سے مزید بد تمیزی نہیں کر سکتا۔

بس اس کا ایک ہی حل ہے کہ میں یہ گھر چھوڑ دوں۔

اس طرح آپ بھی سکون میں آجائے گے اور میں بھی" نائل ان کی طرف دیکھتا ہوا

کہتا ہے۔

جمشید صاحب اس کی گھر چھوڑنے والی بات پر شوک میں چلے جاتے ہے۔

آخر کو وہ ان کی پہلی اولاد تھا۔ان کو حد سے زیادہ عزیز بھی،،

بس ان کو نائل کہ سنگنگ کہ پروفیشن سے سخت چڑ تھی۔

ان کہ خاندان میں کب کسی نے یوں سنگنگ کی تھی۔

اس وجہ سے جمشید صاحب نائل کو اس پروفیشن کو چھوڑ دینے کہ لیے شروع سے زور دیتے آئے تھے۔

لیکن ایک نائل تھا۔ جس کہ سر پر جو تک نہیں رینگتی تھی۔

نائل نادیہ بیگم کہ سر پر بوسہ دیتا اپنے قدم باہر کی طرف بڑھا دیتا ہے۔

"نائل روک جائو۔ آج سے تم اپنی مرضی کہ مالک ہو،، نہ چھوڑو اس پروفیشن کو لیکن ایک دن ضرور آئے گا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جب تمہاری زندگی میں کوئی ایسا آئے گا۔

جس کی خاطر تم اس سنگنگ کو چھوڑو گے۔"

جمشید صاحب غصے سے نائل سے کہتے اپنے کمرے کی طرف قدم بڑھا دیتے ہے۔

"ڈیڈ ایسا کبھی نہیں ہو گا۔

مجھ سے سٹانپ پیپر پر لکھوا لیں۔"

جمشید صاحب جو اپنے کمرے کی طرف جا رہے ہوتے ہے۔

ان کہ قدم اس کہ کہے الفاظوں پر رک سے جاتے ہے۔

"بیٹا جی ایسا ہی ہو گا اور ضرور ہو گا۔

NEW ERA MAGAZINE.com

تب میں تم سے پوچھوں گا۔

نائل صدیقی کہاں گئی تمہاری ضد اور خودسری "جمشید صاحب یہ کہتے اپنے کمرے میں جاتے زور سے دروازہ بند کر دیتے ہے۔

ان کہ جاتے ہی نائل سکون کا سانس خارج کرتا نادیہ بیگم کی طرف دیکھتا ہے۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جو اسے گھور رہی ہوتی ہے۔

"لوں جی ڈیڈ کم تھے۔ جو آپ بھی گھور رہی ہے۔"

نائل نان کہ گھورنے پر چوٹ کرتا تفکر سے کہتا ہے۔

"ہاں تو تمہاری حرکتیں ہی ایسی ہے۔

ان کہ سامنے چپ نہیں رہ سکتے تھے۔

لیکن نہیں تمہیں آگے سے جواب ضرور دینا ہوتا ہے۔"

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اچھا موم سوری آئندہ ے ایسا نہیں ہو گا۔

یہ گڑیا نظر نہیں آ رہی "نائل اپنی گڑیا کو نہ دیکھ نادیہ بیگم سے استفسار کرتا ہے۔

"بیٹا کل یونی میں اس کا ٹیسٹ ہے۔ جس کی تیاری کرتی وہ سو گئ ہے۔

صبح مل لینا اس سے تم جا کر اب آرام کروں تھکے ہوئے لگ رہے ہو۔"

نادیہ بیگم اس کو تھکا ہوا دیکھتی پیار سے کہتی ہے۔

"ہاں تھک تو بہت گیا۔ جو گی' گزری انرجی میرے اندر تھی۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ آپ کہ شوہر نامدار نے اپنی باتوں سے ختم کر دیں۔"

"بری بات اس طرح نہیں کہتے میرے شوہر ہونے کہ ساتھ ساتھ وہ تمہارے ڈیڈ بھی ہے۔"

نادیہ بیگم اس کی بات سنتی گھورتی ہوئی،،اس کی کمر پر چپت رسید کرتی ہوئے کہتی ہے۔

"اف موم 28 کا ہو چکا ہو لیکن آپ اب بھی مجھے مارتی ہے۔"

وہ مظلومیت سے کہتا اپنے نہ آنے والے نادیدہ آنسو پونچتا ہے۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نادیہ بیگم اس کی ایکٹنگ پر مسکراتی ہوئی۔

اس کو آرام کرنے کی تاکید کرتی،،خود بھی اپنے کمرے کی طرف بڑھ جاتی ہے۔

نائل سب سوچوں کو جھٹکتا اپنے روم کی طرف بڑھ جاتا ہے۔

جمشید صدیقی اور نادیہ صدیقی کی دو اولادیں تھی۔

ایک بیٹا اور ایک بیٹی،،بیٹا نائل صدیقی جو پاکستان کا مشہور سنگر تھا۔

بیٹی افرا صدیقی جو یونی سٹوڈنٹ تھی اور بی بی اے کر رہی ہوتی ہے۔

نائل اور جمشید صاحب میں ہر وقت ان بھن ہی رہتی تھی۔

وجہ نائل کا پروفیشن تھا۔جو جمشید صاحب کہ نزدیک سخت برا سمجھا جاتا تھا۔

اب دیکھنا یہ تھا کہ کوئی ایسا تھا۔

جونائل صدیقی کو اپنی اس ضد اور جنون سے نکالنے میں کامیاب ہوتا یہ تو آنے والا وقت ہی بتانے والا تھا۔

💢---💢---💢---💢---💢---💢---💢----💢---
💢---💢

بلیک پراڈو یونی کہ گیٹ کہ سامنے آکر رو کتی ہے۔

سب لڑکے اور لڑکیاں گاڑی کہ ٹائر چڑچڑانے سے گاڑی کی طرف متوجہ ہوتے ہے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جس میں سے ایک شان سے براق اپنی بھرپور رعب دار پر سنیلٹی کہ ساتھ کار سے زمین پر مضبوط قدم جماتا نیچے اترتا ہے۔

سب لڑکیاں براق کی پرسنیلٹی میں کھو سی جاتی ہے۔

براق بلیوچیک والی شرٹ پر وائٹ پینٹ اور کلائی میں قیمتی گھڑی پہنے اور پائوں میں برینڈڈ وائٹ شوز پہنے کافی ہنڈسم لگ رہا ہوتا ہے۔

وہ سب کو خود کی طرف یوں دیکھتا دیکھ بیزار سا ہوتا یونی کہ بیرونی گیٹ سے اندر کی طرف قدم بڑھا دیتا ہے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

رضا سر جو اپنے آفس میں کسی سٹوڈنٹ کی فائل ریڈ کر رہے ہوتے ہے۔

ڈور نوک ہونے پر یس کہتے ہے۔

براق رضا سر کی اجازت دینے پر اندر قدم رکھتا ہے۔

رضا سر کسی کی موجودگی سے سر اٹھا کر آنے والے کی طرف دیکھتے ہے۔

"آئو ینگ مین مجھے بہت خوشی ہوئ تم نے میری بات کا مان رکھا" رضا سر خوش ہوتے براق سے کہتے ہے۔

ایک ہلکی سی مسکراہٹ براق کہ خوبصورت چہرے پر چھپ دھکلا کر غائب ہو جاتی ہے۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"میں کیسے نہ آتا سر آپ میرے بڑھے ہے اور میرے لیے احترام کہ قابل بھی اور میں آپ کو زبان دیں چکا تھا۔

براق شاہ اپنے زبان سے کبھی نہیں پھرتا"،، براق ان کی طرف دیکھتا ہوا کہتا ہے۔

"چلو میں تمہیں کلاس دکھا دیتا ہو۔"

رضا سر اس کو کہتے اس کہ پیچھے ہی آفس سے نکل جاتے ہے۔

ابھی کچھ قدم ہی براق نے بڑھائے تھے کہ رضا سر کی فون بیل پر موڑ کر ان کی طرف دیکھتا ہے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"سوری بیٹا ضروری کال ہے۔

آپ جائو میں فون سن کر آتا ہو۔"

وہ براق کو کلاس کا راستہ بتاتے خود فون سننے چلے جاتے ہے۔

براق ان کہ بتائے ہوئے رستے پر چل پڑتا ہے۔

صبح کا وقت تھا اور ہر سو سورج کی کرنیں پھیلی ہوئی تھی۔

جو اپنی ہر سو روشنی پھیلاتی ہوئی چھت پہ کھڑے وجود کو جلا بخش رہی ہوتی ہے۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

امتل کو صبح کہ وقت نکلتی سورج کی کرنوں سے بے حد محبت تھی۔

جو اس کہ نزدیک ہر دن ایک نئی صبح کو روشنی سے منور کرتی ہے۔

صدف جو اپنے اور امتل کہ مشترکہ کمرے میں گھوڑے گدھے ہر جانور بیچ کر سو رہی ہوتی ہے۔

"اُٹھ جا صدف کب تک بستر توڑے گی،،اپنی بہن سے کچھ سیکھ جو صبح صبح ہی اٹھ جاتی ہے"۔

فردوس بیگم کمرے میں قدم رکھتی چیختے ہوئے صدف کو کہتی ہے۔

"کیا ہوا اماں زلزلہ آ گیا ہے،،جو اتنا اونچا بول رہی ہو۔"

صدف جو خواب میں اپنے آپ کو کسی شہزادے کو ساتھ دیکھ رہی ہوتی ہے۔

اپنی ماں کہ یوں آواز دینے پر ہڑابڑا کر اٹھ جاتی ہے۔

جس سے اسے اپنے ادھورہ خواب رہ جانے کا کافی دکھ تھا۔

فردوس بیگم اس کی بات پر غصے سے اسے دیکھتی ہے۔

"اپنی بک بند کر اور جلدی اٹھ ہمیشہ تیری وجہ سے میری معصوم امتل بھی کالج سے لیٹ ہو جاتی ہے۔"

صدف جو دوبارہ سونے کا پروگرام بناتی،، لیٹنے کہ لیے پر تولنے لگتی ہے۔

فردوس بیگم کی کالج جانے والی بات پر اس کی نیند فوراً سے صدف کو بائے بول کر بھاگ جاتی ہے۔

"آماں تو نے پہلے کیوں نہیں بتایا" صدف ٹائم دیکھتی چیختے ہوئی کہتی ہے۔

کیونکہ کالج لگنے میں بمشکل دس سے پندرہ منٹ رہ گئے تھے۔

صدف جلدی سے اپنے سنگل بیڈ سے اٹھتی چادر ایک طرف پھینکتی،،الٹی چپلے پہنے واش روم کی طرف بھاگ جاتی ہے۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"کم عقل الٹی چپل پہن کر گئی ہے۔اس کا کیا بنے گا؟

اللہ میری بیٹی کو عقل دے۔"

فردوس بیگم اس کی لاپرواہی سے سخت پریشان ہوتی اللہ سے اپنی بے عقل بیٹی کہ لیے

دعا مانگ رہی ہوتی ہے۔

امتل جو گھر کہ گیٹ کہ پاس تیار کھڑی کافی دیر سے اپنی آپی کا انتظار کر رہی ہوتی ہے۔

صدف کو منہ میں کچھ چباتے اور دونوں ہاتھوں سے پونی باندھتے ہوئے باہر آتے دیکھ اس کی ہنسی چھوٹ جاتی ہے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

صدف جلدی سے اپنی پونی کرتی،، فٹافٹ سے شوز کہ لیسس بند کرتی ہے۔

وہ شوز کہ لیسس بند کرتی اوپر سر اوٹھا کر ہنستی ہوئی امتل کی طرف دیکھتی ہے۔

جس کی ہنسی صدف کہ خونخوار انداز پر دیکھنے پر روک سی جاتی ہے۔

"تم کس خوشی میں ہنس رہی ہو۔"

صدف لڑاکا عورتوں کی طرح کمر پر دونوں ہاتھ رکھے امتل سے پوچھتی ہے۔

"می۔۔۔میں تو نہیں ہنس رہی،، آپی "امتل اس کہ یوں غصے سے دیکھنے سے ڈر سی جاتی ہے۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

صدف اس کو یوں خود سے ڈرتے دیکھ چھت پھاڑ قہقہ نکلتا ہے۔

جس پر امتل اس کو گھور کر دیکھتی ہے۔

"اف آپی آپ نے تو ڈرا ہی دیا تھا۔"

وہ معصومیت سے کہتی صدف کو کافی کیوٹ لگتی ہے۔

"میری پیاری بہنا کتنی دفعہ کہا ہے،، مت ڈرا کروں تمہارے اسی ڈر سے میں تمہارے ساتھ تمہاری کلاس میں پڑھتی ہو۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تاکہ تمہاری حفاظت کہ ساتھ تمہارا ڈر ختم کر سکوں۔

دیکھوں مجھے کتنی تم سے ہمدردی ہے۔"

امتل اس کی بات پر سخت گھوری سے صدف کو نوازتی ہے۔

"آپی غلط بات نہ کہے۔

آج آپ میری کلاس میں اس لیے ہے۔کیونکہ آپ نویں میں فیل ہو کر دوبارہ میری کلاس میں آگئی تھی۔

ورنہ آج آپ مجھ سے اگلی کلاس میں ہوتی۔"

وہ صدف کو دیکھتی اپنی بات ختم کرتی ہے۔

صدف اس کی بات پر خجل سی ہو جاتی ہے۔

ہاں وہی صدف یہ کہتی امتل کا ہاتھ پکڑتی گھر سے باہر کی طرف چل پڑتی ہے۔

"اللہ آپی آج میری اور آپ کی پھر سے عزت افزائی ہونی ہے۔

کالج لگنے میں صرف پانچ منٹ رہ گئے ہے۔

ہمیں کالج جاتے ہوئے بھی دس سے پندرہ منٹ لگ جانے ہے۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

امتل اور صدف دونوں روز کالج پیدل ہی جاتی تھی۔

"فکر نہ کروں۔آج ہم چنچی رکشے پر چلے گے۔"

صدف خوش ہوتی اس سے کہتی ہے۔

"کیاآپ کہ پاس پیسے ہے ؟"امتل حیران سی ہوتی اس سے پوچھتی ہے۔

"ہاں ہے نہ کل ابا کی شرٹ دھوئ تھی تواس میں سے پچاس روپے نکلے تھے۔اب وہی آج کام آرہے ہے۔"

"آپی کتنی بوری بات ہے۔

آپ نے ابا کہ پیسے بغیر ان سے پوچھے لیے۔

یہ توچوری ہوئ نہ،،گھر سے بھی بڑوں کہ پوچھے بغیر کوئ چیز نہ لوں،،چوری کہ ہی زمرے میں آتی ہے۔"

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اچھا یار لیکچر تو نہ دوا با کو بتا دو گی۔

اب چلوں اس سے پہلے سر امجد ہمیں کلاس میں گھسنے ہی نہ دیں۔"

وہ امتل کا ہاتھ پکڑتی رکشے کی طرف بڑھ جاتی ہے۔

مزمل خان اور فردوس بیگم ایک مڈل کلاس گھرانے سے تعلق رکھتے تھے۔

ان کی دو ہی بیٹیاں تھی۔

بڑی بیٹی صدف خان اور اس سے ایک سال چھوٹی امتل خان۔

فردوس بیگم کو بیٹے کی کافی خواہش تھی۔

لیکن جو اللہ کو منظور مزمل صاحب نے فردوس بیگم کو یہ کہہ کر مطمئن کر دیا تھا کہ ہماری بیٹیاں بھی ہمارے لیے کسی بیٹے سے کم نہیں۔۔۔

ہمیں اللہ کی رضا پر بجائے ناشکری کہ خوش ہونا چاہیے۔

کچھ لوگ تو اولاد جیسی نعمت تک سے محروم ہے۔

ہمیں تو پھر اللہ نے دو پیاری سی رحمتیں عطا کی ہے۔

مزمل صاحب کپڑوں کی فیکٹری میں کام کرتے تھے اور فردوس بیگم بھی گھر میں سلائی کرتی تھی۔

جس سے گھر کا گزر بسر اچھا ہو جاتا تھا۔

امتل اور صدف کہنے کو بہینں تھی۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پر ان کہ مزاج ان کی سوچ میں زمین آسمان کا فرق تھا۔

امتل کو اگر شمال کہے تو صدف کو مشرق کہنا غلط نہ ہو گا۔

امتل اگر معصوم تھی تو دوسری طرف صدف حد سے زیادہ چالاک کہ اڑتے پرندے

کہ پر گن لے۔

امتل اگر لائق تھی تو صدف بس نارمل تھی پڑھائی میں جب دل کیا پڑھ لیا ورنہ پڑھائی کو ٹاٹہ بائے۔

امتل ذمہ دار تھی تو دوسری طرف صدف حد سے زیادہ لاپرواہ تھی۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جس وجہ سے وہ ہر وقت فردوس بیگم کہ غصے کا نشانہ بنتی تھی۔

صدف امتل سے ایک سال بڑھی تھی،،پر نویں میں فیل ہونے کی وجہ سے اب امتل کی ہی کلاس فسٹ ائیر میں اس کہ ساتھ پڑھتی تھی۔

افرا جو سحر کو سبجیکٹ سے متعلق سمجھانے میں مصروف تھی۔

اس کی اچانک نظر مسکان پر پڑتی ہے،، جو مسکرا رہی ہوتی ہے۔

"کیوں مسکرایا جارہا کہی کوئی دل میں تو نہیں سما گیا۔"

افرا اس کو دیکھتی معنی خیزی سے کہتی،، سحر کو بھی کندھا مارتے ہوئے مسکان کی طرف متوجہ کرتی ہے۔

مسکان اس کی بات پر گھورتی ہوئی اس کو دیکھتی ہے۔

"جب بھی بولنا فضول ہی بولنا" مسکان غصے سے افرا کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

"ضروری نہیں اگر کوئی لڑکی اکیلے میں مسکرا رہی ہو تو وہ کسی لڑکے کو سوچ رہی ہے،،
آئی سمجھ "مسکان اس کو غصے سے کہتی ہے۔

سحر خاموشی سے افرا اور مسکان کی باتیں انجوائے کر رہی ہوتی ہے۔

"تو پھر کیا بات ہے۔جو مسکان ذکی کہ سڑیل منہ پہ بھی مسکراہٹ آ گئی۔"

وہ افرا کہ خود کو یوں سڑیل کہنے پر گھورتی ہے۔

"یار دراصل میں اس لیے خوش ہو کہ اب ہمیں سر شاہد سے پڑھنا نہیں پڑھے گا۔

ان سے ہماری جان ایک مہینے کہ لیے چھوٹ گئ۔"

افرا بھی مسکان کی اتنی بڑی خوشی والی خبر پر خوش ہو جاتی ہے۔

"تم سچ کہہ رہی ہو نہ کہ سر شاہد جیسے ہٹلر سر سے ہماری جان خلاصی ہو گئ۔"

"ہاں یار مجھے بھی کسی سٹوڈنٹ سے پتا چلا ہے کہ سر شاہد کی امی کی طبیعت نہیں ڈھیک جس وجہ سے وہ ایک مہینے کی لیو لے کر ان سے ملنے لندن جا رہے ہے۔"

یاہو افرا مسکان کی اتنی اچھی خبر سنانے پر اس کہ گال پر بوسا دیتی ہے۔

جس پر مسکان بوکھلاتی ہوئ،، اسے گھورتی کمر پر مکہ رسید کرتی ہے۔

"آ ظالم اتنی زور سے مارا ہے۔"

افرا اس کہ مکا مارنے پر بلبلاتی ہوئی اپنی سیٹ پر بیٹھ جاتی ہے۔

"اف مسکان کی بچی چٹان جیسا تمہارا مکا ہے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میری کمر کی لگتا ہے کوئی ہڈی ضرور ٹوٹ گئی ہو گی۔

اللہ کریں تیری زندگی میں کوئی ایسا آئے،،جو تجھ جیسی شیرنی کو اچھے سے قابو کریں۔"

افرا مسنوئی درد کی ایکٹنگ کرتی اس کو کہتی ہے۔

"ایسا کبھی نہیں ہو گا۔ کیونکہ میری زندگی میں محبت جیسی بلا کی کوئی اہمیت نہیں"

مسکان اس کو درشتگی سے دیکھتے کہتی،، فون یوز کرنے میں لگ جاتی ہے۔

افرا اپنی دوست کو تاسف سے دیکھتی سحر کی طرف دیکھتی ہے۔

جو کتابی کیڑا بنی کچھ پڑھنے میں مصروف ہوتی ہے۔

یونی کہ پچھلی سائڈ پر جہاں کم ہی سٹوڈنٹ کا گزر ہوتا تھا۔

ایسے میں وہاں کوئی لڑکا آتا کسی کو فون کرتا ہے۔

"جی بوس ہم یونی کہ کافی سٹوڈنٹ کو نشے کی لت لگا چکے ہے۔

سر جی! اب وہ روز اس کہ لیے تڑپتے ہوئے ہم سے مہنگے داموں میں ڈر گز لینے پر مجبور ہے۔"

وہ لڑکا اپنے بوس کو قہقہ لگاتے ہوئے بتاتا ہے۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس کی ایسی باتیں پلر کہ پیچھے چھپا وجود بڑے ضبط سے سن رہا ہوتا ہے۔

یقیناً ایسے لوگوں کا سخت بورا انجام ہوتا ہے۔

جو پیسے کی ہوس میں اپنے ہی ملک کی جڑے کاٹ رہے ہوتے ہے۔

ہماری نوجوان نسل جو پاکستان کا مستقبل ہے اس کو برباد کر رہے ہوتے ہے۔

اپنے انجام کو فراموش کیے لیکن جب اللہ کی لاٹھی پڑتی ہے تو انسان بلبلا جاتا ہے۔

یہ بھی بہت جلد اپنے کیفر کردار تک پہنچنے والے تھے۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ وجود شعلے اگلتی نظروں سے اس لڑکے کو دیکھتا وہاں سے نکلتا چلا جاتا ہے۔

🔥..🔥..🔥..🔥..🔥..🔥..🔥..🔥..🔥

براق جیسے ہی رضا صاحب کی کلاس میں قدم رکھتا ہے اس کو ایسا گمان ہوتا ہے۔

وہ کسی مچھلی منڈی میں گھس گیا ہو۔

کچھ سٹوڈنٹ گروپ میں بیٹھے باتیں کرتے ہوئے۔

چھت پھاڑ قہقہ لگاتے ہنس رہے ہوتے ہے۔

لڑکیاں چیئر اور ڈائس پر بیٹھی ایک دوسرے سے باتیں کرتی توڑے مار رہی ہوتی ہے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مسکان اور افرا ابھی سر شاہد کہ جانے کی خوشی میں خوشی سے پھولے نہیں سماں رہی ہوتی۔

مسکان میڈم خوش ہوتی ڈائس کو ڈھول کی طرح پیٹ رہی ہوتی ہے اور افرا نہ جانے کیا راز و نیاز سحر سے کر رہی ہوتی ہے۔

جس پر سحر بچاری افرا کی چلتی زبان کہ جو ہر سنتی ایک کان سے سن دوسرے سے نکالتی ہوئی کتابی کیڑا بنی ہوئی ہوتی ہے۔

براق کی سب سٹوڈنٹ سے نظر ہوتی سحر پر روک سی جاتی ہے۔

جو واحد کلاس میں ایسی سٹوڈنٹ تھی جو اپنی کتاب پر جھکی کچھ پڑھ رہی ہوتی ہے۔

براق سحر کو دیکھ کر کافی حیران ہوتا ہے کہ سارے اپنے ہنسنے اور اودھم مچانے میں مصروف ہے اور یہ واحد ایسی بندی ہے،، جو کتاب پڑنے میں غرق ہے۔

وہ سحر کہ کتاب پر جھک کر پڑھنے سے اس کا چہرا دیکھنے سے قاصر تھا۔

براق اپنی سوچوں کو جھٹکتا کلاس کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔

جس کو یہ بھی نہیں محسوس ہوا ہوتا کہ کلاس میں کوئی ذی روح بھی داخل ہوا ہے۔

سب اپنی باتیں کرنے میں مصروف ہوتے ہیں۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ایک دم ایک شدید غصے کی لہر براق کہ وجود میں سرائیت کر جاتی ہے۔

"سائلنس کلاس" براق اونچی آواز میں بولتا پوری کلاس کو اپنی طرف متوجہ کرتا ہے۔

اس کی آواز سنتے ہی سب کہ قہقے کو بریک لگ جاتی ہے اور منہ ایسے بند ہوتے ہے جیسے

کبھی ان سے کوئی لفظ بولا ہی نہیں گیا ہو۔

مسکان کہ بھی ڈھول بجاتے ہاتھ جو وہ بڑی تال میں بجا رہی ہوتی ہے۔

ایک دم اپنی جگہ فریز سے ہو جاتے ہے۔

افرا میڈم جس کی زبان روک ہی نہیں رہی ہوتی اور وہ کب سے سحر بیچاری کا سر کھانے میں لگی ہوئی ہوتی ہے۔

سحر افرا کو چپ دیکھ حیران ہوتی اس کی طرف دیکھتی ہے کہ آیا کہ میں نے خواب دیکھا ہے یا حقیقت کہ افرا میڈم کی زبان بند ہو گئی۔

سحر افرا کہ منہ بند ہونے پر دوبارہ کتاب کی طرف جھک جاتی ہے۔

اچانک سب حیران وپریشان براق کی طرف دیکھتے ہے۔

ایک لڑکا اٹھ کر براق کی طرف آتا اسے اوپر سے نیچے تک ایکسرے کرتے ہوئے دیکھتا ہے کہ آیا کہ یہ سر ہے یا کوئی سٹوڈنٹ لیکن اتنا ینگ سر کیسے کوئی ہو سکتا ہے۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یہی سوچتا ہوا وہ لڑکا مطمئن ہوتا براق کہ کندھے پر خوش ہوتا ہاتھ رکھتا ہے۔

"اوئے بس کردوں تم لوگ سئینیر ہو ہم سے تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ تم دوسروں کی کلاسوں میں جب جس کا دل کیا سر بن کہ ہم سے پرینک کروں۔

پہلے بھی ہم تمہاری کلاس کہ ہاتھوں بے وقوف بنے چکے ہے۔

اب نہیں بنے گے۔ چلوں اب اپنی اصلی فوم میں واپس آ جائو۔

ہمیں پتہ ہے تم کوئ سرور نہیں ہو،، بس ہم سے مذاق کر رہے ہو۔

اب شرافت سے بتادو کس ڈیپارٹمنٹ سے ہو۔

ورنہ تمہاری مار مار کر حالت بوری کر دیں گے۔"

وہ لڑکا براق کو کندھے سے پکڑتا گھورتے ہوئے کہتا ہے۔

براق کا پارہ پہلے ہی کلاس کی حرکتوں سے ہائی ہو چکا تھا۔

اب اس لڑکے کہ اپنے بارے میں فرمودادسن کر آوٹ اوف کنڑول ہو چکا ہوتا ہے۔

براق غصے سے اس لڑکے کی طرف دیکھتا اس کا ہاتھ سب سے پہلے اپنے کندھے سے ہٹاتا ہے۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"آپ کو تمیز نہیں کہ اپنے ٹیچر ز سے اس طرح بات کی جاتی ہے۔"

وہ اس لڑکے کو اونچی آواز میں بولتا کہتا ہے۔

"بس کر دیں ڈرامہ تجھے کہاں تو ہے۔ ہمیں پتہ لگ گیا ہے کہ تم ہمیں بے وقوف بنا

رہے ہو۔

اگر سر ہو تو اپنا ٹیچر کارڈ دکھائو۔"

براق لڑکے کی کارڈ والی بات پر چپ سا ہو جاتا ہے کہ جلدی جلدی میں وہ رضا سر سے
اپنا ٹیچر کارڈ لینا تو بھول ہی گیا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ہاں کدر کن سوچوں میں کھو گے نہیں ہے نہ تمہارے پاس کارڈ،،دوستوں یہ جھوٹ
بول رہا ہے۔

یہ کوئی ٹیچر نہیں ہے بس سر بننے کا ڈھونگ نچا رہا ہے۔"

"ذیشان یہ کیا بتمیزی ہے" رضا سر جو فون سنتے ہی کلاس میں داخل ہوتے ہے۔

ذیشان کو براق سے بتمیزی کرتے دیکھ غصے سے کہتے ہے۔

"کیا آپ یہاں یہی سیکھ رہے ہے کہ سر سے اس طرح پیش آئے۔"

ذیشان رضا سر کی باتوں پر سر جھکا لیتا ہے۔

"سوری براق بیٹا مجھے آپ کو پہلے ہی ٹیچر کارڈ دیں دینا چاہیے تھا۔

یہاں اکثر سینیر ڈیپارٹمنٹ کہ بچے جونیئر سے مذاق وغیرہ کرتے رہتے ہے۔

تو وہ آپ کو بھی یہی سمجھے۔"

رضا سر اس کو بتاتے ہوئے کہتے ہے۔

"اس او کے سر" براق ان کی بات پر سنجیدہ تاثرات چہرے پر سجائے جواب دیتا ہے۔

"ذیشان جلدی سے براق سر سے سوری کریں۔"

رضا سر درشتگی سے اس کہ جھکے سر کو دیکھتے ہوئے کہتے ہے۔

"سوری سر! ذیشان شرمندہ ہوتا براق سے سوری کرتا ہے۔

"کوئی بات نہیں پر آگے سے دھیان رہے کہ یہ حرکت باقی کسی کہ ساتھ نہ ہو۔"

براق ایک سر کی طرح ذیشان کندھا تھپتھپاتا ہوا کہتا ہے۔

ذیشان اس سے سوری کرتا اپنی سیٹ کی طرف بڑھ جاتا ہے۔

"سو کلاس یہ آپ کہ نیو سر ہے جو سر شاہد کی جگہ یہاں آئے ہے۔

جب تک وہ نہیں آتے براق سر آپ کو ان کہ سبجیکٹ پڑھائے گے۔"

رضا سر پوری کلاس کو مخاطب کرتے ہوئے کہتے ہے۔

پوری کلاس کو جو سر شاہد کہ جانے پر دلی خوشی تھی۔

وہ نئے سر براق کی وجہ سے ایک بھر بھری ریت کی طرح ملیامیٹ ہو جاتی ہے۔

مسکان اور افراکہ بھی نئے سر کہ آنے سے چہرے اتر جاتے ہیں۔

لیکن دوسری طرف سحر پر سکون تھی کہ اب اس کی پڑھائی کا کوئی ہرج نہیں ہو گا۔

رضا سر براق کا کلاس سے انٹروڈکشن کرواتے ہی کلاس سے چلے جاتے ہے۔

"اوکے کلاس آج تو کافی ٹائم ویسٹ ہو گیا۔

توہم کل سے پڑھے گے۔آج آپ سب اپنا انڑو دیں گے۔"

براق سب سے کہتا فسٹ رو میں بیٹھے سٹوڈنٹ کو اپنا نام بتانے کو کہتا ہے۔

اس طرح سب سے انڑو لینے کہ بعد مسکان اور افرا کی باری آتی ہے۔

دونوں بیزارسی اپنے اپنے نام بتاتی بیٹھ جاتی ہے۔

ان بیچاریوں کو نئے سر کہ آنے کا دلی دکھ جو تھا۔

اس کہ بعد آتی ہے کلاس کی سب سے پڑھا کو لڑکی سحر کی باری وہ جو سب کچھ بھلائے ریجسٹر پر کچھ لکھنے میں مصروف ہوتی ہے۔

براق کہ پین سے ڈیبل بجانے اور افرا کہ کمر پر کوہنی مارنے سے براق کی طرف متوجہ ہوتی ہے۔

جی۔۔ سر سحر کھڑی ہوتی براق سے پوچھتی ہے کہ آیا کہ مجھے ہی بولا یا ہے نہ،،

براق ہونق بنا سحر کو گھور رہا ہوتا ہے۔

"آپ کلاس میں سو رہی ہے۔

جس کو یہ ہی نہیں پتہ کہ کلاس میں کیا ہو رہا ہے۔"

براق غصے سے اس سے کہتا ہے۔

اس کہ یوں ڈانٹنے سے سحر کی بھوری آنکھوں میں آنسو آجاتے ہے۔

"اپنا انڑو دیں" براق درشتگی سے اس کہ جھکے سر کو دیکھتا ہوا کہتا ہے۔

سحر اپنی روئی روئی بھوری آنکھوں سے براق کی طرف دیکھتی ہے۔

براق جو اسی کو ہی دیکھ رہا ہوتا سحر کہ یوں سر اٹھا کر دیکھنے پر اس کی نظر اس کی روئی روئی بھوری آنکھوں پر پڑتی ہے۔

جو رونے کی وجہ اسے اس وقت کسی شبنم کہ قطروں کی مانند لگ رہی ہوتی ہے۔

دھڑکنیں بے قابو ہو جاتی ہیں

وہ ایک نظر جب اٹھا کر دیکھتے ہیں

براق چاہ کہ بھی سحر کی بھوری آنکھوں سے اپنی نظریں نہیں ہٹا پا رہا ہوتا،،نہ جانے کیسی مکھنا تیسی کشش ان آنکھوں میں تھی۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جو براق کو اس کی اوڑ کھینچ رہی ہوتی ہے۔

براق کی نظر سحر کہ ہلتے گلابی لبوں پر پڑتی ہے۔

اسے کچھ سنائ نہیں دیں رہا ہوتا وہ سب کچھ فراموش کیے سحر میں کھو سا جاتا ہے۔

اچانک بیل کی آواز سے وہ بمشکل ہوش میں آتا اپنی کیفیت سے گھبراتا کچھ بھی کہے بغیر کلاس سے نکل جاتا ہے۔

سحر براق سے جان خلاصی پر سکون کا سانس خارج کرتی اپنی سیٹ پر بیٹھ جاتی ہے۔

"تم سحر کیوں ہر بات پر گھبراتی ہوئی رونے لگ جاتی ہو۔

انڑو ہی تو دینا تھا بس"،، مسکان اس کو سمجھاتے ہوئے اس کہ آنسو صاف کرتی ہے۔

افرا بھی مسکان سے متفق ہوتی ہاں میں سر ہلاتی ہے۔

سحر بھی مسکان کہ سمجھانے میں دل میں عزم کر لیتی ہے۔

آئندہ وہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر گھبرائے گی نہیں اور نہ روئے گی۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

امتل اور صدف بھاگتی ہوئی کالج کہ گیٹ سے اندر داخل ہوتی ہیں۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"آپی آج ہم پھر لیٹ ہو گئے "امتل گھڑی میں ٹائم دیکھتی رونی شکل بنائے صدف سے کہتی ہے۔

"یہ بتائو تم ہر بات پہ روتی کیوں ہو۔

بچی ہو چھوٹی ارے اس طرح بچے بھی نہ روئے۔"

صدف اپنے ایک سال بڑے ہونے کا رعب جھاڑتی اس سے کہتی ہے۔

امتل صدف کی باتوں پر اسے گھورنے لگتی ہے۔

"اب چلوں بھی گھور کیوں رہی ہو،، آگے سر امجد کی بھی جا کہ گھوری اور عزت افزائی ہضم کرنی ہے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تو تھوڑا رحم کھائو۔ اس معصوم بچی پر"،، صدف مصمعویت کی بھرپور ایکٹنگ کرتی امتل کو کہتی ہے۔

"آپی مجھے ڈر لگ رہا سر سے"،، امتل اپنا ڈر بتاتے ہوئے اس سے کہتی ہے۔

"ڈروں نہیں تمہاری ڈون بہن تمہارے ساتھ ہے۔"

صدف اس کو دلاسہ دیتی خود آگے کی طرف جاتی امتل کو بھی اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کرتی ہے۔

صدف جو اپنی ہی دھن میں چل رہی ہوتی ہے۔

اچانک کسی کہ چٹان جیسے وجود سے سر ٹکراتے ہی بلبلاتے ہوئے اپنا سر پکڑتی پیچھے ہوتی اس ٹکرانے والے کی طرف غصے سے دیکھتی ہے۔

ماحد جو دوبارہ سے کسی نئے بندے کو اپنی مستی کا شکار بنانے کا سوچ رہا ہوتا ہے۔

اسے صدف کی صورت میں ایک ذبح کرنے کہ لیے بکرا مل جاتا ہے،اوسوری سوری بکرا نہیں بکری۔۔۔😅

"اوئے چپڑ گنجو! تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئ مجھ سے ٹکرانے کی ہاں"صدف اپنے سر کی تکلیف بھلاتی ماحد پر چڑدوڑتی ہے۔

"تم خود زمین کو سلامی دیتی ہوئ آرہی ہو تو اس میں میرا کیا قصور"ماحد اس کو محظوظ ہو کر دیکھتا کہتا ہے۔

"اوئے اپنی غلطی مان لوں قصور تمہارا ہے۔

ورنہ میں کسی ڈون سے کم نہیں ہو جو جب گرجوں تو سب کو نانی یاد دلا دیتی ہو۔"

صدف اس کو غصے سے دھمکی دیتی اسے اپنی غلطی ماننے کو کہتی ہے، جو اس بچارے کی تھی بھی نہیں۔

"دھمکی دیں رہی ہو مجھے" ماحد ابرو اچکاتے ہوئے اس سے کہتا ہے۔

"تم نے جو سمجھنا ہے سمجھو بس اپنی غلطی مانو۔"

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ ماحد کو گھورتے ہوئے کہتی ہے۔

"اچھا چلوں مان لی میں نے اپنی غلطی میرا ہی قصور ہے۔"

ماحد کو پہلی دفعہ کسی لڑکی سے باعث کرنے میں کافی مزہ آرہا ہوتا ہے۔

ورنہ ماحد اورنگزیب اپنی غلطی مان لے ناممکن سی بات تھی۔

صدف اس کہ غلطی ماننے پر خوش ہو جاتی ہے۔

"ویسے اپنا نام نہیں بتاؤ گی۔" ماحد صدف کی طرف غور سے دیکھتا کہتا ہے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

صدف گندمی رنگت پر سنہری بڑی بڑی آنکھیں جس سے وہ جب بھی غصے میں کسی سے بات کرتی تو اور بڑی ہو جاتی تھیں جو دیکھنے میں اور خوبصورت لگتی تھی۔

بیضوی ناک اور گلابی بھرے بھرے لب اور آنکھ کہ نیچے ننھا سا تل اس کی خوبصورتی میں چار چاند لگا دیتا تھا۔

کاجل آنکھیں ہونٹ گلابی زلف اسیری گال پہ تل

دل نہ دیتے جان سے جاتے سامنے

ماحد ایک پل کو صدف کی سنہری بڑی بڑی انکھوں میں ڈوب سا جاتا ہے۔

"اوئے کہاں کھو گئے۔"صدف اسے اونچی آواز میں بلاتی ہے۔

جس سے ماحد ہوش میں آتا جلدی سے خود کو کمپوز کرتا ہے۔

"ویسے جا کدر رہی ہو۔"ماحد دوبارہ اپنے موڈ میں آتا اس سے استفسار کرتا ہے۔

"میں سر امجد کی کلاس لینے جا رہی ہو۔" صدف ادر ادر دیکھتی بیز رایت سے اس کا جواب دیتی ہے۔

"سر امجد تو آج چھوٹی پر ہے۔" ماحد اپنی ہنسی کنڑول کرتے ہوئے کہتا ہے۔

"کیا تم سچ کہہ رہے ہو؟" صدف خوشی سے پھولے سماتی ہوئی کہ آج وہ سر کی ڈانٹ سے بچ گی اُور اپنی ڈرپوک بہن کو بھی سر کہ عتاب سے بچالیا، بے یقینی کی کیفیت میں ماحد سے پوچھتی ہے۔

"ہاں تو اب میں جھوٹ بولوں گا۔" ماحد اس کی خوشی سے چمکتی ہوئی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

"اللہ تیرا شکر آج ہٹلر سر نہیں آئے۔" صدف ہاتھ اٹھا کر اللہ کا شکر ادا کرتی امتل کا

ہاتھ پکڑے کیفے ٹیریا کی طرف بڑھ جاتی ہے۔

کیونکہ ان کی دوستیں فارغ وقت میں ادر ہی پائی جاتی تھی۔

اس کو نجانے کیوں صدف سے سر کہ نہ آنے کا جھوٹ بولتے کافی دکھ ہوتا ہے،،پر وہ ماحد ہی کیا جو اپنی غلطی پر شرمندہ ہو۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ماحد اپنی تمام سوچوں کو جھٹکتا اپنی کلاس کی طرف بڑھ جاتا ہے۔

براق اپنے سارے لیکچر دیں کر آفس میں داخل ہوتا ہے۔

جہاں رضا سر کسی ٹیچر کہ ساتھ بیٹھے کچھ ڈسکس کر رہے ہوتے ہے۔

"آئو براق بیٹا اس طرح کھڑے کیوں ہو؟" رضا سر کی جیسے ہی نظر اس پر پڑتی ہے،، وہ اسے بیٹھنے کو کہتے ہے۔

"نہیں سر اب میں چلتا ہو۔ یہاں سے آفس جائو گا۔"

براق ان کو خدا حافظ کہہ کہ آفس سے باہر نکل جاتا ہے۔

صدف اور امتل کیفے ٹیریا کی طرف جا رہی ہوتی ہے کہ رستے میں صدف کو اس ہی کی طرح اس کی باتونی دوستیں مل جاتی ہے۔

امتل صدف کو اپنی دوستوں کہ ساتھ باتیں کرتا دیکھ سخت بیزار ہو جاتی ہے۔

"آپی میں گراونڈ میں جا رہی ہو، جب آپ فارغ ہو جائے تو ادھر ہی آ جائے گا۔" امتل برا منہ بناتے ہوئے کہتی ہے۔

"ہاں جائوں میں کچھ دیر بعد آ جائو گی، اپنا خیال بھی رکھنا۔" صدف اس کو کہتی ہے۔

کیونکہ صدف اپنی ڈرپوک بہن سے اچھی طرح سے واقف تھی، جو بات بات پر گھبرا جاتی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

امتل اس کی بات پر اثبات میں سر ہلاتی گراؤنڈ کی طرف اپنے قدم بڑھا دیتی ہے۔

گراؤنڈ میں پہنچ کر امتل ایک بینچ پر بیٹھ جاتی ہے۔

اس کو آج سر ماجد کہ نہ آنے کا کافی دکھ تھا۔

کیونکہ سر ماجد کہ سبجیکٹ کا آج ٹیسٹ تھا اور اس نے رات جاگ کر ٹیسٹ کی تیاری کی تھی۔

لیکن اب سر امجد کہ نہ آنے کی وجہ سے امتل کو کافی دکھ ہو رہا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دوسری طرف اس کو کافی حیرانی بھی تھی کہ سر امجد کا ان ٹیچرز میں شمار ہوتا تھا، جو سال میں ایک چھٹی بھی سوچ سمجھ کر کرتے تھے۔

امتل آج سر کہ یوں بغیر بتائے چھٹی کرنے پر کافی حیران تھی۔

وہ اپنی تمام سوچوں کو جھٹکتی اپنے بیگ سے کتاب اور نوٹس نکال کر پڑھنے لگتی ہے۔

اچانک ہوا چلنے سے بینچ پر رکھے نوٹس اڑتے زمین پر گر جاتے ہیں۔

"او روک جاؤ ادر ہی بہت محنت سے تمہیں بنایا ہے۔" امتل نوٹس سے ایسے مخاطب تھی، جیسے یہ نوٹس کوئی بے جان چیز نہیں بلکہ جیتا جاگتا انسان ہو۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ اپنے نوٹس اٹھا رہی ہوتی ہے کہ اس کی غیر ارادی طور پر نظر اپنے پاس کسی کہ شوزوں میں مقید پیروں پر پڑتی ہے۔

امتل جیسے ہی سر اٹھا کر اس وجود کی طرف دیکھتی ہے۔

اس کی آنکھیں بیک وقت حیرانگی اور کنفیوزن سے پھیل جاتی ہے۔

لڑکا اپنے سامنے جھکی لڑکی کو نوٹس اٹھاتے اور اپنی طرف یوں حیرانگی سے دیکھتا دیکھ اس کی پھیلی ہوئی آنکھوں کو دیکھتا ہے۔

امتل پانچ فٹ تین انچ قد و قامت کی لڑکی شہد رنگ بڑی بڑی آنکھیں، جو اس طرح پھیلنے سے سامنے کھڑے وجود کو اور خوبصورت لگ رہی ہوتی ہے۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ستواں ناک اس پر اس کی گال کہ درمیان پر تل گویا اس کہ خوبصورت چہرے کی نظر اتارنے کہ لیے یہاں رکھا گیا ہو۔

بھرے بھرے گلابی لب جو بیچارے اس وقت امتل کہ دانتوں کی زد میں آئے ہوئے تھے۔

"لٹل گرل آپ کو کیا ہوا؟، آپ ڈھیک ہو؟"

سامنے کھڑا وجود امتل سے پریشانی کی کیفیت میں پوچھتا ہے۔

لیکن امتل تو بت بنی اس لڑکے کو دیکھ رہی ہوتی ہے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"Little girl! is Everything ok?"

لڑکا امتل کو بت بنا اپنی طرف دیکھتا دیکھ پریشانی سے پوچھتا ہے۔

لیکن امتل کی طرف سے کوئی رسپانس نہ آتے دیکھ وہ اس کہ چہرے کہ سامنے اپنا ہاتھ

ہلاتا ہے۔

ایسا کرنے سے امتل اپنی سوچوں سے باہر نکلتی اس کی طرف دیکھتی ہے۔

"آپ نے کچھ دیر پہلے تو کوئی اور کپڑے پہنے ہوئے تھے۔

اتنی جلدی کپڑے کیسے بدل لیے"،امتل حیرانگی سے اس لڑکے سے پوچھتی ہے۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ لڑکا حیران ہوتا اس کی باتیں سن رہا ہوتا ہے۔

"میں نے صبح سے یہی کپڑے پہنے ہوئے ہے۔

میں نے کوئی کپڑے نہیں بدلے۔"وہ لڑکا اپنی طرف اشارہ کرتے اس سے کہتا ہے۔

امتل کو لڑکے کی باتوں پر اب صیح معنوں میں ڈر لگنے لگتا ہے۔

"آپ بھوت ہو نہ "امتل ڈرتے ہوئے اس سے پوچھتی ہے۔

"لٹل گرل میں کوئی بھوت نہیں ہوں۔آپ ہی کی طرح ایک انسان ہوں۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ اس کی سہمی ہوئی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

"اگر یقین نہیں تو مجھے ہاتھ لگا کر دیکھ لوں۔"

وہ لڑکا یہ کہتے ہی امتل کی طرف اپنا ہاتھ بڑھاتا ہے۔

امتل اس کہ اس طرح ہاتھ بڑھانے سے جلدی سے اپنا بیگ اور کتاب پکڑیں وہاں سے سے بھاگ جاتی ہے۔

امتل کہ جانے کہ بعد شازین کا چھت پھاڑ قہقہ نکلتا ہے۔

"اف مجھ کو لٹل گرل نے کیا سمجھ لیا۔"

شازین کی جیسے ہی نظر بینچ پر رکھے اس کہ نوٹس پر پڑتی ہے۔

اس کہ خوبصورت چہرے پر مسکراہٹ چھا جاتی ہے۔

"چلوں لٹل گرل کوئی تو جواز ملا آپ سے دوبارہ ملاقات کا" شازین اورنگزیب مسکراتا ہوا کہتا، امتل کہ نوٹس پکڑتا وہاں سے چلا جاتا ہے۔

براق اپنے آفس میں بیٹھا، کام کرتے ہوئے سخت جھنجھلایا ہوا سا لگ رہا تھا۔

اس کا کسی چیز میں دل نہیں لگ رہا ہوتا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ذہن بار بار بھٹک کر اس پری وش کہ خوبصورت چہرے کی طرف چلا جاتا تھا۔

براق ان سب سے چھٹکارا پانے کہ لیے کار کی کیز اٹھاتا گھر جانے کا ارادہ کرتا ہے۔

کیا پتا گھر جا کہ وہ ان سوچوں سے رہائی پا سکے،، پر یہ صرف اس کی خام خیالی تھی کہ وہ ان سوچوں سے کبھی چھٹکارا ابھی پا سکے گا۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

شازین اپنے کندھے پر بیگ لٹکائے تھکا ہوا سا گھر میں قدم رکھتا ہے۔

ماحد جو مزے سے صوفے پر بیٹھا ٹی وی پر ایکشن مووی دیکھتے،، پوپ کورن انجوائے کر رہا ہوتا ہے۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس کی جیسے ہی نظر اندر آتے شازین پر پڑتی ہے، وہ سیدھا ہو کر بیٹھ جاتا ہے۔

"کیا ہوا بھائی آج کیا کالج میں محاذ سر کر کہ آئے ہے؟، جو اس طرح تھکے ہوئے لگ رہے ہے۔"

ماحد شازین کو تھکا دیکھ کہتا ہے۔

شازین ماحد کہ یوں ریل کی طرح چلتی زبان کو دیکھ گھورتا ہے۔

ماحد اس کی گھوری پر منہ پر انگلی رکھ دیتا ہے کہ بھائی جی اب میں کچھ نہیں بولتا۔

شازین اپنا بیگ دوسرے صوفے پر رکھ کر ماحد کہ ساتھ ہی بیٹھ جاتا ہے۔

" کبھی پڑھ بھی لیا کروں، ہر وقت یہ ٹی وی، مستیاں، لوگوں کو تنگ کرنا کیا بنے گا تمہارا"، شازین اس کو گھورتے ہوئے ایسے نصیحت کرتا ہے۔

جیسے وہ اس سے پانچ منٹ بڑھا نہیں بلکہ پانچ سال بڑا ہو۔

لیکن حیرانگی کی بات یہ تھی کہ شازین ماحد سے صرف پانچ منٹ بڑھا تھا۔

اس کہ باوجود ماحد شازین کہ ہر وقت سنجیدہ رہنے کی وجہ سے اس سے ڈرتا تھا۔

شازین اور نگزیب کا انیس سال کی عمر میں بھی روعب ودبدبہ بہت تھا۔

جس سے ماحد ہر وقت خائف رہتا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اج تم نے پھر کالج میں کوئی کارستانی کی ہے نہ "وہ ماحد کی معصوم شکل کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

جو صرف شازین یا وجدان صاحب سے ہی ڈرتا تھا۔

"نہیں بھائی میں دنیا کا معصوم بچہ،

مجھے تو یہ بھی نہیں پتہ کہ تنگ کرنے کا مطلب کیا ہوتا ہے۔

تو میں کسی کو تنگ کرنے کی جرات کیسے کر سکتا ہو۔"

وہ شازین کی گھورتی آنکھوں سے نظریں چڑاتا مصمعویت سے کہتا ہے۔

کوئی بھی اس کا ایسے معصوم چہرا بنا کر جھوٹ کہنے پر فوراً احد کی مصمعویت پر قربان ہوتا، اس کہ جھوٹ کو بھی سچ سمجھ لیں۔

لیکن شازین اور نگزیب وہ واحد تھا۔

جو نہ صرف اپنے بھائی کی رگ رگ سے واقف تھا،، بلکہ وہ اس چیز سے بھی اچھے سے واقف تھا کہ اس کا بھائی کتنی پہنچی ہوئی چیز ہے۔

"شرافت سے رٹو طوطے کی طرح بتادو کہ صبح کس کو کالج میں پاگل بنایا ہے۔

ورنہ پھر میرے پاس بہت سے اور طریقے ہے اوگلوانے کہ "، شازین اس کو کہتا اپنا ایک ہاتھ کا مکہ بنا کر دوسرے ہاتھ پر مارتا ہے۔

ماحد شازین کی وارننگ کو اچھے طریقے سے سمجھ جاتا ہے۔

وہ اپنا گلہ تر کرتے سب کچھ بتانا شروع کر دیتا ہے کہ کیسے اس نے آج ایک لڑکی کو بے وقوف بنایا، یہ کہہ کر کہ سر نہیں آئے آج، بلکہ سر تو کلاس میں اپنا لیکچر دیں رہے

تھے۔

ماحد اپنی کارستانی بتا کر وہاں سے کھسکنے کی کوشش کرتا ہے جو شازین اس کا ہاتھ پکڑتے ہی ناکام بنا دیتا ہے۔

"ماحد کتنی غلط بات ہے۔ فیڈر پیتے بچے ہو۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دوسروں کو یوں ناحق تنگ کر کہ تمہیں کیا ملتا ہے۔" وہ ماحد کو ڈانٹتے ہوئے کہتا ہے۔

"بھائی ذرا سا مذاق ہی تو کیا تھا نہ،، اس کا بھی قصور ہے۔

مت یقین کرتی میری بات پر میں کون سا اس کہ مامے کا بیٹا ہو۔"

شازین اس کی گوہر افشانیاں سنتا اسے سخت گھوریوں سے نوازتا ہے۔

جس وجہ سے ماحد کی طوطے کی طرح چلتی زبان کو بریک لگ جاتی ہے۔

"آئندہ اگر تم نے کسی کو بے فضول تنگ کیا یا کسی سے یوں مذاق کیا۔

جو دوسرے کہ لیے نقصان کا باعث ہو تو مجھ سے بورا کوئی نہیں ہو گا۔

تمہاری وجہ سے لٹل گرل بھی کنفیوز ہو گئی۔"

ماحد شازین کی لٹل گرل والی بات پر اچنبھے سے اس کی طرف دیکھتا ہے۔

"یار تمھیں صبح لٹل گرل نے شاید دیکھ لیا تھا۔

جس کی وجہ سے بعد میں مجھے دیکھ کر ڈر گئ اور مجھے بھوت سمجھنے لگی کہ اتنی جلدی کوئ بھوت ہی کپڑے بدل سکتا ہے۔"

شازین اس کی نا سمجھی نوٹ کرتے ہوئے کہتا ہے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ماحداب اس کہ اتنا غصہ کرنے کی وجہ جانتا ہوا، چھت پھاڑ قہقہ لگا کر ہنس پڑتا ہے۔

سٹوپ اٹ ! شازین ماحد کہ یوں جناتی قہقہ لگاتے دیکھ غصے سے کہتا ہے۔

"کول ڈاؤن بھائ مجھے لگتا ہے۔

آپ کو خود کا بھوت جیسا لقب کچھ خاص اچھا نہیں لگا۔

جس وجہ سے آپ مجھے یوں بول رہے ہے، رائٹ "ماحد اس کو انگلی اٹھا کر کہتا ہے۔

"نہیں یار مجھے اس بات پر غصہ نہیں" شازین اپنی کیفیت سے نظریں چڑاتا اس سے کہتا ہے۔

"بھائی پھر کیا وجہ ہے؟ایسی جو آپ کو پریشان کر رہی ہے۔"

ماحد اور شازین کہ مزاج میں لاکھ فرق صحیح پر دونوں اپنی ہر بات ایک دوسرے سے شئیر لازمی کرتے تھے۔

"یار مجھے اس کا خود سے ڈرنا اچھا نہیں لگا۔

میں نے اسے کافی دفعہ کہا کہ میں بھوت نہیں ہوں، لیکن اس کہ باوجود وہ ڈر کر وہاں سے بھاگ گئی اور اپنے نوٹس بھی ادر ہی بھول گئ۔

ماحد اس کی جھنجلاہٹ کو اچھے سے سمجھتا ہوا مسکرا دیتا ہے۔

"کوئ بات نہیں آپ کو تو اللہ نے ان سے ملنے کا ایک اور موقع دیں دیا ہے۔

آپ نوٹس دینے کہ بہانے دوبارہ ان سے مل کہ سب کچھ کلیئر کر لینا۔

ویسے بھوت لفظ کچھ فنی نہیں" ماحد بھوت لفظ کہتے دوبارہ سے قہقہ لگانا شروع کر دیتا ہے۔

شازین ماحد کو ہنستا دیکھ خود بھی مسکرا دیتا ہے۔

وجدان اور نگزیب اور نازمہ اور نگزیب کی دو ٹوئینز بیٹے تھے۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بڑا بیٹا شازین اور نگزیب اور اس سے پانچ منٹ چھوٹا ماحد اور نگزیب۔

دونوں بھائیوں عادات اور مزاج میں کافی فرق تھا۔

لیکن اس کہ باوجود بھی دونوں کی ایک دوسرے میں جان بستی تھی۔

اگر ایک پریشانی یا بے سکونی کا شکار ہو۔

دوسرے کو بھی خود بہ خود پریشانی اور بے سکونی ہونا شروع ہو جاتی تھی۔

ماحد اور شازین ایک دوسرے کہ دوست ہونے کہ ساتھ ساتھ رازداں بھی تھے۔

اپنی چھوٹی سے لے کر ہر بڑی بات ایک دوسرے سے شئیر کرتے تھے۔

ماحد اور شازین سیکنڈ ائیر کہ سٹوڈنٹ تھے۔

ماحد کی طبیعت میں شوخی تھی ہر کسی سے فرینک ہو جاتا تھا۔

دوسری طرف شازین سنجیدہ اور ریزرو رہنے والا بندا تھا۔

شازین کہ اسی عادت کی وجہ سے اس کہ دوست نہ ہونے کہ برابر تھے۔

لیکن آج پہلی دفعہ ایسا ہوا تھا کہ شازین اور نگزیب نے خود امتل کی مدد کرنے کہ لیے اس کی طرف قدم بڑھائے تھے۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کافی شوکنگ تھا نہ اس طرح ہی آگے بھی بہت کچھ شوکنگ ہونے والا ہے۔

وسیع کمرے کہ ایک سائڈ پر چیئر پر بیٹھا کوئی وجود اپنے سامنے رکھے سکیچ بورڈ پر پوری دلجمی کہ ساتھ کچھ پینٹ کر رہا ہوتا ہے۔

ایسے میں کوئی اس کہ کمرے میں قدم رکھتا ہے۔

آنے والا وجود کو یقینی طور پر پہلے سے ہی اس چیز کا علم تھا کہ میکال کہا مصروف ہو سکتا ہے۔

"بیٹا جی پینٹنگ بن گئی ہو تو آ کر ڈنر کر لوں۔"

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میکال اپنی موم کی بات پر مسکراتی ہوئی آنکھوں سے ان کی طرف دیکھتا ہے۔

"بیٹا ہر وقت یہ پینٹنگز کچھ اپنے آپ کو بھی ٹائم دیں دیا کروں" میکال کی موم پیار سے اس کہ سر میں ہاتھ پھیرتی ہوئی کہتی ہے۔

میکال اپنی ماں کی شفقت پر ان کہ ہاتھ پکڑ کر چوم لیتا ہے۔

"موم آپ کو پتا ہے نہ اس گھر میں جب ہماری ڈول نہ ہو تو کسی چیز میں میرا دل نہیں لگتا"، میکال اداسی سے اپنی موم سے کہتا ہے۔

"ہاں بیٹا مجھے بھی اس کی بہت یاد آتی ہے۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

لیکن اس کہ لیے اس کا فرض پہلے ہے۔ بس تم اس کی سلامتی کہ لیے دعا کروں،، آگے اللہ بہتر کریں گا۔

اب بس باقی جو پینٹنگ رہ گئی ہے،، وہ بعد میں کرنا۔

تمہارے ڈیڈ بھی تمہارا ڈنر پر ویٹ کر رہے ہے۔

نائلہ بیگم یہ کہتی وہاں سے چلی جاتی ہے۔"

میکال مسکراتا ہوا سکیچ بورڈ پر بنی شہد رنگ آنکھوں پر اپنے ہاتھ پھیرتا ہے۔

یہ آنکھیں ہی تو تھی،، جس نے میکال آفریدی کہ خوابوں میں آکر اس کی روح تک کو اپنا اسیر بنا ڈالا تھا۔

اب میکال آفریدی چاہ کر بھی اس سحر سے نہیں نکلنا چاہتا تھا۔

اس کو خواب میں پیچھلے تین سال سے کسی لڑکی کی صرف انکھیں ہی نظر آتی تھی۔

میکال کو ان آنکھوں سے گزرے تین سالوں میں عشق ہو چکا تھا۔

جو اس کہ دل کہ نہاخانوں میں کسی ملکہ کی طرح براجمان ہو چکی تھی۔

اس کو اپنے عشق پر کامل یقین تھا کہ ایک نہ ایک دن وہ ان سحر انگیز انکھوں والی سے ضرور ملے گا۔

نہ جانے کیوں میکال کو یہ محسوس ہوتا تھا جیسے وہ اس کہ بہت قریب ہے۔

وہ پینٹنگ پر ہاتھ پھیرتا خوبصورتی سے مسکرا رہا ہوتا ہے۔

اسے یوں محسوس ہو رہا ہوتا جیسے وہ حقیقت میں اس کی آنکھوں کو چھو رہا ہو۔

"تم جہاں کہی بھی ہو۔یہ میرا خود سے وعدہ ہے کہ میکال آفریدی تمہیں پا کر رہے گا۔"

اس کہ لہجے میں چھپا پیار اور جنون اسے کہ سچے جذبے کی اکسای کر رہا ہوتا ہے۔

میکال پینٹنگ پر وائٹ کپڑا اڈالتے نیچے کی طرف بڑھ جاتا ہے۔

دنیا کی طلب نہیں مگر یہ حسرت ہے

اپنی باہوں میں لے لو اور دنیا سے بے خبر کر دو

میکال آفریدی ایک مشہور پینٹر تھا۔

اس کو پینٹنگز کرنے کا جنون کی حد تک شوق تھا۔

جس کی وجہ سے اس نے یہ پروفیشن جوائن کیا تھا۔

اس کی تصویروں کی جب ایکسیبیشن میں نمائش ہوتی،،، تو ایک پینٹنگ شاز و نادر ہی ہو گی جو رہ جائے ورنہ ساری تصویریں سیل ہو جاتی تھی۔

میکال آفریدی چھ فٹ سے نکلتا قد اس پر بھورے بال جو ہر وقت اس کہ سر پر بکھریں رہتے تھے۔ جو اس کو اور خوبصورت بناتے تھے۔

سرخ و سفید رنگت پر بھوری انکھیں جو ہر وقت خوشی سے چمکتی رہتی تھی۔

ستواں ناک اس پر اس کہ عنابی لب غرض میکال آفریدی اپنی سحر انگیز پر سنیلٹی سے کسی کو بھی اپنا دیوانہ بنانے کا پورا فن رکھتا تھا۔

میکال کی زندگی کا بس ایک ہی مقصد تھا اپنے عشق کو ڈھونڈنا اور اس کہ ساتھ آسودگی اور محبت بھری زندگی گزارنا،،

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

❤❤❤❤❤❤❤❤❤

براق اپنی کیفیت سے بیزار ہوتا ڈرائینگ روم میں داخل ہوتا ہے۔

وہ صوفے پر بیٹھ کر ایک ہاتھ سے اپنا سر دبانے لگتا ہے۔

"کیا ہوا بیٹا تمہاری طبیعت ڈھیک ہے؟" شاہینہ بیگم اس کو اپنا سر دباتے دیکھ پریشانی

سے استفسار کرتی ہے۔

براق شاہینہ بیگم کی آواز پر اٹھ کر بیٹھ جاتا ہے۔

"کچھ نہیں موم بس ہلکا سا سر میں درد ہے۔

باقی طبیعت بلکل ڈھیک ہے۔"وہ شاہینہ بیگم سے نظریں چڑاتے ہوئے کہتا ہے۔

براق کو پہلی دفعہ شاہینہ بیگم سے جھوٹ بولتے ہوئے عجیب سی بے چینی ہو رہی تھی۔

شاہینہ بیگم اس کا خود سے نظریں چرانا بہت اچھے سے نوٹ کر لیتی ہے۔

لیکن وہ اس وقت وہ کوئی بھی بات کر کہ اس کو مزید پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی۔

"لائو بیٹا میں تمہارا سر دبا دوں" وہ براق کہ پاس بیٹھ کر اس کو کہتی ہے۔

براق ان کہ بیٹھتے ہی آنکھیں موند کر ان کی گود میں اپنا سر رکھ دیتا ہے۔

شاہینہ بیگم براق کہ ماتھے پر بوسا دیتی اس کا سر دبانے لگتی ہے۔

براق ماں کی آغوش میں آکر کچھ دیر کہ لیے ہی صیح پر سکون سا ہو جاتا ہے۔

"موم موم! آپ کہا ہے۔" افرا کچن کی طرف جاتی نادیہ بیگم کو بلانے لگتی ہے۔

"گڑیا کیا ہوا؟" نائل جو ابھی سو کر اٹھا تھا سیڑھیاں اترتے اس کی نظر افرا پر پڑتی ہے۔

افرا اپنے جان سے پیارے بھائی کو دیکھتی خوش ہوتی بھاگتی ہوئی نائل کہ پاس آتی ہے۔

"بھائی آپ کب آئے؟اور موم نے بھی کچھ نہیں بتایا" وہ ناراض سی نائل سے شکوہ کرتے ہوئے کہتی ہے۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نائل اپنی جان سے پیاری گڑیا کو سر پر پیار دیتے اپنے گلے لگا لیتا ہے۔

"میں گڑیا رات کو لیٹ آیا تھا تب تک تم سو چکی تھی۔

اس وجہ سے موم نے جگانے سے منع کر دیا تھا۔"

نادیہ بیگم افرا کہ بلانے پر پریشانی سے اپنے کمرے سے باہر نکلتی اس کہ پاس پہنچتی ہے۔

"کیا ہوا بیٹا کیوں اس طرح بولا رہی تھی؟"

وہ افرا کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔جواب اپنے بھائی سے لاڈ کروانے میں مصروف تھی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"کچھ نہیں موم میں نے یہ کہنا تھا کہ مجھے سخت زوروں کی بھوک لگی ہوئی ہے اور میرے پیٹ میں بھوک کی وجہ سے کرکٹ کھیلتے چوہے شاید اب تک بھوک کی زیادتی کی وجہ سے کوچ کر گئے ہو گے۔"

"اچھا صبر رکھوں میں کلثوم سے کہہ کر کھانا لگواتی ہو۔"

نادیہ بیگم یہ کہتی کچن کی طرف جانے لگتی ہے پر افرا کہ دوبارہ سے آواز دینے پر گھورتے ہوئے اس کی طرف دیکھتی ہے۔

"اب کیا ہے؟ یہ لڑکی بھی قسم سے آفت ہے۔

جس کہ بھی ساتھ تمہارا پلا پڑے گا۔ وہ تمہارے نکھرے اٹھاتے ہی پاگل ہو جائے گا۔"

افرا ان کی بات پر منہ کھول کر ان کی طرف دیکھتی ہے۔

"اس کی فکر آپ نہ کریں موم،، مجھے اپنے اللہ پر اس کہ بعد اپنی قسمت پر پورا یقین ہے۔

میرا ہمسفر میرے نکھریں اپنی خوشی سے اٹھائے گا۔ دیکھئے گا۔"

افرا مسکراتی ہوئی ان سے کہتی ہے۔

نادیہ بیگم اپنی بیٹی کی بات پر دل کی گہرائیوں سے آمین کہتی ہے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ان کی بیٹی کو ایسا ہی ہمسفر ملے،، جو اس کی ہر چھوٹی سے لے کر بڑی خواہش کو اس کہ کہنے سے پہلے ہی پورا کر دیں۔

"بے شک اچھے کا گمان رکھوں گے تو اچھا ہی ہو گا۔"

"موم میں آج بھائی کہ ساتھ باہر ڈنر کروں گی وہ نائل کا ہاتھ پکڑتی مسکراتے ہوئے کہتی ہے۔

بھائی آپ مجھے باہر سے ڈنر کروائے گے نہ اور میں نے نیو فیلور میں پیزا آیا وہ بھی کھائو گی۔"

"ہاں کیوں نہیں گڑیا میں فریش ہو جائو تب تک تم کچھ لائٹ سا کھالوں۔

"موم میری گڑیا کو اپیل کا جوس دے دیں، تب تک میں بھی فریش ہو کر آتا ہو۔"

نائل نادیہ بیگم کو کہتا دوبارہ افرا کہ سر پر پیار کرتا سیڑھیاں چڑتا اپنے روم کی طرف بڑھ جاتا ہے۔

زاکر شاہ ناشتے کہ لیے سیڑھیاں اترتے نیچے آتے ہے کہ اچانک ان کی نظر صوفے پر سوئے براق پر پڑتی ہے۔

"آپ آگئے آئے چل کر ناشتہ کرلے" شاہینہ بیگم زاکر صاحب سے کہتی ہے۔

جو براق کو ادر سوتا دیکھ حیران ہو جاتے ہے۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیونکہ ایسا پہلی دفعہ ہوا تھا کہ براق اپنا آرام دہ بستر چھوڑ کر ادر سو رہا تھا۔

"رات کو اس کہ سر میں درد تھا۔میں اس کا سر دبا رہی تھی۔

تو ادر ہی سو گیا تو میں نے اٹھانا مناسب نہیں سمجھا" شاہینہ بیگم ان کی حیرانگی بھانپتی ہوئے کہتی ہے۔

"میں بھی بیگم اس بات پر حیران ہو یہ اپنے آرام دہ بستر کہ بغیر کیسے سکون سے ادر سو رہا ہے۔

ورنہ اس کو کہا اپنے بستر کہ بغیر کہی نیند آتی ہے۔"

"آپ سب باتوں کو چھوڑیں اور ناشتہ کرنے چلے ہماری آوازوں سے وہ اٹھ جائے گا۔"

زاکر صاحب شاہینہ بیگم کی براق کہ لیے فکر دیکھتے مسکراتے ہوئے ان کہ ساتھ ڈائننگ ڈیبل کی طرف بڑھ جاتے ہیں۔

"اس نے آج کیا یونی پڑھانے نہیں جانا تھا؟"

زاکر صاحب ڈائننگ ڈیبل کی چیئر کھسکاتے بیٹھتے ہوئے شاہینہ بیگم سے کہتے ہے۔

"ہاں آپ کہ سامنے ہی ہے سب کچھ کل رات بھی مجھے براق بے چین سالگ رہا تھا۔

اس لیے میں نے اسے جگانا مناسب نہیں سمجھا اور اس کی طبیعت بھی ڈھیک نہیں تھی۔

ورنہ براق کا آپ کو پتہ ہی ہے،، کتنا وقت کا پابند ہے۔ ہر کام ٹائم پر کرتا ہے۔"

زاکر صاحب شاہینہ بیگم کی بات پر ہنکار بھرتے ہوئے ناشتے کی طرف متوجہ ہو جاتے ہے۔

براق کھٹکے کی آواز پر آنکھیں ملتا صوفے پر آٹھ کر بیٹھ جاتا ہے۔

اچانک اس کی نظر سامنے لگی گھڑی پر پڑتی ہے،، جہاں گھڑی دوپہر کہ دو بجا رہی ہوتی ہے۔

وہ ٹائم دیکھ کر بیک وقت پریشان اور حیران ہو جاتا ہے۔

وہ اپنی انیتس سالہ زندگی میں آج تک اتنی لیٹ نہیں اٹھا تھا۔

"سر رضا کو بھی نہیں بتایا وہ پریشان ہو رہے ہوگے۔

یوں بغیر بتائے چھٹی کرنے پر "براق خود سے ہی بڑابڑاتا ہاتھ مارتا صوفے پر اپنا فون تلاش کرتا ہے۔

فون ملتے ہی وہ رضا صاحب کو فون ملاتا ہے۔

"اسلام و علیکم "وہ رضا صاحب کہ فون اٹھاتے ہی سلام کرتا ہے۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ہاں برخوردار و علیکم السلام "خیریت تھی۔

"آج تم نے بنا بتائے چھٹی کرلی میں تو تمہارا انتظار ہی کرتا رہ گیا۔"

رضا صاحب اس کی آج نہ آنے کی وجہ دریافت کرنے پر براق شش و پنج میں مبتلا ہو جاتا

ہے کہ آخر کیا وجہ بتائے۔

اب یہ وجہ تو بتانے سے رہا کہ کل ساری رات اس پری پیکر نے اس کو جاگتے ہوئے بھی اپنے سحر سے آزادی نہیں بخشی اور تو اور خواب میں بھی چھوڑنے کو کسی طور تیار نہیں تھی۔

جس وجہ سے میری آنکھ ہی نہیں کھولی۔

"ہیلو! براق بیٹا میری آپ کو آواز آرہی ہے" رضا صاحب اس کی اتنی لمبی خاموشی پر یہ سمجھتے ہوئے کہ شاید لائن کٹ گئی ہے، پوچھتے ہے۔

"جی سر آواز آرہی ہے" براق زندگی میں پہلی دفعہ اپنی ہی لاپرواہی سے خجل سا ہو جاتا ہے۔

"وہ سر رات کو میرے سر میں بہت درد ہو رہا تھا۔

جس وجہ سے میں لیٹ سویا اور لیٹ ہی آنکھ کھولی، وہ آدھا سچ رضا صاحب کو بتا کر مطمئن سا ہو گیا تھا۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"چلوں بیٹا کوئی نہیں،، صحت کہ معاملے میں لاپرواہی نہیں کرنی چاہیے۔

اچھا ہے،، تم نے چھٹی کر لی ورنہ یہاں خود بھی ڈسٹرب رہتے اور صحیح سے لیکچر بھی ڈلیور نہ کر پاتے۔

لیکن بیٹا آگے سے کوشش کرنا کہ جب بھی چھٹی کروں تو انفورم پہلے کر دینا" وہ براق کو ہدایت کرتے ہوئے کہتے ہے۔

"جی سر آئندہ سے میں دھیان رکھوں گا اس چیز کا" براق ان کو کہتا کچھ باتوں کہ بعد فون بند کر دیتا ہے۔

وہ صوفے سے اٹھتا کچن کی طرف اپنے قدم بڑھا دیتا ہے۔

جہاں نادیہ بیگم ملازم کو ہدایت دیتی دوپہر کا کھانا بنوا رہی ہوتی ہے۔

"ارے بیٹا تم اٹھ گئے" نادیہ بیگم کی جیسے ہی نظر اپنے خوبرو بیٹے پر پڑتی ہے وہ مسکراتے ہوئے براق سے پوچھتی ہے۔

"جی موم میں آٹھ گیا ہو لیکن آپ نے مجھے صبح کیوں نہیں اٹھایا کم سے کم میں رضا سر کو اپنے آج یونی نہ آنے کا بتا دیتا۔"

"بیٹا تم رات کو سر درد کی وجہ سے لیٹ سوئے تھے اور مجھے کچھ بے چین اور پریشان بھی لگ رہے تھے۔

"اس وجہ سے تمہیں صبح نہیں اٹھایا۔"

براق ان کی بات پر نظریں چرا جاتا ہے۔

نادیہ بیگم اس کہ یوں نظریں چرانے پر ذہن میں براق سے اس بے چینی کی وجہ جاننے کا پختہ ارادہ کر لیتی ہے۔

"بیٹا تم فریش ہو کر آجائو میں تمہارا ناشتہ لگواتی ہو۔"

"موم دوپہر کہ دو بجے کیا ناشتہ کرنا،، آپ جو پکوا رہی ہے،، وہی دیں دیجئے گا۔" براق یہ کہتا فریش ہونے چلا جاتا ہے۔

افرا اور نائل شہر کہ مشہور ریسٹورنٹ میں ڈنر کرنے کہ لیے آئے ہوتے ہیں۔

نائل اپنی فین فولوینگ کی وجہ سے آنکھوں پر گوگلز لگائے سر پر کیپ پہنے افرا کہ ساتھ ریسٹورنٹ میں داخل ہوتا ہے۔

افرا اتنے دنوں بعد اپنے بھائی کہ ساتھ لنچ کرنے پر بہت خوشی محسوس کر رہی ہوتی ہے۔

افرا وائٹ اور ریڈ امتزاج کا فراک پہنے،، سر پر وائٹ سٹولر سے حجاب کیے نظر لگ

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جانے کی حد تک پیاری لگ رہی تھی۔

نائل بلیک شرٹ کہ ساتھ بلیک ہی پینٹ پہنے کافی ہنڈسم لگ رہا ہوتا ہے۔

لڑکیاں نائل کی سحر انگیز پرسنیلٹی سے ایمپریس ہوتی موڑ موڑ کر اس کو دیکھ رہی ہوتی،،

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جس پر نائل سخت بیزار سا محسوس کر رہا ہوتا ہے۔

کچھ ہی دیر میں آڈر آجاتا ہے تو افرا اپنا فیورٹ چیز پیزا دیکھ کر اس پر جھپٹ پڑتی ہے۔

"ویسے بھائی شادی کب کرنے کا ارادہ ہے افرا سرسری سا پیزا کھاتی نائل سے پوچھتی

ہے۔"

نائل اس کی شادی والی بات پر جاندار انداز میں مسکرا دیتا ہے۔

"خیر ہے! گڑیا میری شادی کی بڑی جلدی ہے تمہیں وہ افرا کی طرف مسکراتی ہوئی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔"

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"بھائی آپ جو مطلب سمجھ رہے ہے۔ایسا کچھ نہیں ہے۔

مجھے کوئی جلدی نہیں شادی کی میں تو بس اپنی پیاری سی بھابی دیکھنا چاہتی ہو۔"

افرا اس کی بات پر ناراضگی سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

"میری گڑیاناراض ہو گی نائل اپنی گڑیا کی ناراضگی کہا برداشت کر سکتا تھا۔"

افرانائل کی بات پر ہاں میں سر ہلاتی گویااعلان کرتی ہے کہ ہاں میں اپنے پیارے بھائی سے ناراض ہو۔

"اچھامیری پیاری گڑیاجب بھی مجھے کوئی ایسی ملی جو نائل صدیقی کو پہلی ہی نظر میں زیر کرنے کی صلاحیت رکھتی ہو۔

تومیرا خود سے یہ وعدہ ہے کہ اس کو اپنی زندگی میں شامل کرنے میں زیادہ دیر نہیں لگائوں گا۔"

نائل اپنی بات کہتے ہی اس کہ خوشی سے دمکتے چہرے کی طرف دیکھتا پر سکون سا ہو جاتا

ہے۔

"پھر بھائی جلدی سے کوئی لڑکی پٹالے اور اس کو جھٹ پٹ میری بھابی بنادیں "افرا مسکراتے ہوئے نائل سے کہتی ہے۔

"گڑیا میں نے لڑکی پسند کرنی ہے،، کوئی کھلونا نہیں جو فٹافٹ مل جائے گا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اب یہ میرے دل پر ہے کہ یہ کتنی جلدی کسی لڑکی پر فدا ہوتا ہے۔"

نائل اپنے دل پر ہاتھ رکھے اس کو کہتا ہے۔

"واہ بھائی! سینگر کہ ساتھ فلمی ہیرو بھی بن گئے،، کیونکہ وہی ایسے ڈائیلاگ بولتے ہے۔"افرا اس کی اس بات پر چوٹ کرتے ہوئے کہتی ہے۔

نائل اس کی بات پر قہقہ لگا کر ہنس پڑتا ہے۔

جس پر افرا بھی مسکرا دیتی ہے۔

دونوں بہن بھائ ہلکی پھلکی باتوں کہ دوران اپنے لنچ ختم کرتے ریسٹورنٹ سے باہر کی طرف قدم بڑھا دیتے ہے۔

نائل کو رستے میں اس کا کوئ کالج فرینڈ مل جاتا ہے۔

جس پر وہ افرا کو کار کی کیز پکڑاتے،،کار میں بیٹھنے کا کہہ کر خود اپنے دوست کہ ساتھ باتوں میں لگ جاتا ہے۔

افرا نائل کی بات پر مسکراتے ہوئے ہاں میں سر ہلاتی کار کی کیز پکڑے گاڑی کی طرف بڑھ جاتی ہے۔

افرا ارد گرد لوگوں کا ہجوم دیکھتی کار کی طرف بڑھ رہی ہوتی ہے کہ اچانک کسی کہ دھکے سے اس کہ ہاتھ سے کار کی چابی گر جاتی ہے۔

لیکن افرا میڈم کو ادر ادر کا نظارہ کرتے ہوش ہی نہیں رہتا کہ کار کی چابی تو وہ پیچھے ہی کہی گرا آئی ہے۔

وہ مزے سے گاڑی کہ پاس پہنچتی، جب چابی کہ لیے اپنے ہاتھ کی طرف دیکھتی ہے۔

تو وہ بلکل خالی افرا کی عقل مندی پر اس کو داد دیں رہا ہوتا ہے۔

وہ چابی گومنے پر پریشان سی ہو جاتی ہے۔

اچانک اس کہ ذہن میں جھمکا سا ہوتا ہے کہ جب اسے ہجوم میں دھکا لگا تھا،، کیا پتا تب ہی چابی گری ہو؟

افرا جلدی سے بھاگتی ہوئی اس جگہ پر پہنچتی ہے جہاں اس سے چابی گری تھی۔

میکال جو اپنے دوستوں کہ ساتھ ریسٹورنٹ میں ڈنر کرنے کے لیے آیا ہوتا ہے۔

اپنے دوستوں کو سی اوف کر کہ وہ اپنی کار کی طرف بڑھتا ہے کہ اچانک اس کو چلتے ہوئے اپنے شوز کہ نیچے کوئی چیز چوبتی ہے۔

وہ اپنا شوز ہٹا کر دیکھتا ہے تو حیران رہ جاتا وہ کسی کار کی کیز ہوتی ہے جو ادر گری ہوئی

تھی۔

میکال پریشانی سے وہ چابیاں اٹھاتا ادر ادر دیکھتا ہے کہ کیا پتا کار کا مالک چابی کو ڈھونڈتا پھر رہا نہ ہو۔

اچانک اس کی نظر ایک لڑکی پر پڑتی ہے،، جو زمین پر گھٹنوں کہ بل بیٹھی کچھ تلاش کر رہی ہوتی ہے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

لڑکی کہ جھکنے کی وجہ سے میکال اس کا چہرا نہیں دیکھ پاتا۔

وہ اپنے قدم اس لڑکی کی طرف بڑھا دیتا ہے کہ کیا پتا وہ اس چابی کو ہی تلاش کر رہی ہو۔

افرا جس کی حالت چابی نہ ملنے کی وجہ سے رونے والی ہو جاتی ہے۔

اچانک کسی کی اپنے پاس موجودگی محسوس کرتی سر اٹھا کر اس کی طرف دیکھتی ہے۔

میکال جو چابی کہ بارے میں اس لڑکی سے پوچھنے کہ لیے بولنے ہی لگتا ہے۔

اس کہ سارے الفاظ افرا کو دیکھ کر اپنے آپ ہی دم توڑ جاتے ہے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میکال حیران سا افرا کی آنکھوں میں کھو سا جاتا ہے۔

یہی تو وہ آنکھیں تھی جس کو وہ پیچھلے تین سال سے خوابوں میں دیکھتا آیا تھا۔

محبت تو بہت چھوٹا لفظ ہے

میری تو جان بستی ہے تم میں

میکال افرا کی شہد رنگ آنکھوں میں اپنا آپ کھوتا ہوا محسوس کر رہا ہوتا ہے۔

افرا اس کو خود کی طرف یوں دیکھتا دیکھ سخت غصے میں آ جاتی ہے۔

NEW ERA MAGAZINE.com

میکال دل میں اللہ کا بہت شکر ادا کرتا ہے کہ اللہ نے اس کو اس کہ عشق سے ملوا دیا۔

"اوئے مسٹر! کیا دیدھے پھاڑ کر دیکھ رہے ہو۔

تمہیں کسی نے بتایا نہیں کہ لڑکیوں کو اس طرح چیپ نظروں سے نہیں دیکھتے۔"

میکال جو اپنے محبوب کہ ملنے کی خوشی میں افرا کی طرف خوشی سے دمکتی آنکھوں سے

دیکھ رہا ہوتا ہے۔

افرا کی آواز پر ہوش میں آتا نہ سمجھی سے اس کی طرف دیکھتا ہے۔

وہ میکال کو اپنی طرف نا سمجھی کی کیفیت میں دیکھتا دیکھ غصے سے آگ بگولا ہو جاتی ہے۔

"او تم بہرے ہو! تمہیں سنائی نہیں دیتا،، کب سے مجھے ایسے دیکھ رہے ہو،، جیسے سالم نگل جاؤ گے۔"

"کھا تو جاؤ گا،، تمہیں پر شادی کہ بعد میری لائف لائن" میکال دل میں خود سے کہتا اپنے آپ کو کمپوز کرتا افرا کی طرف دیکھتا ہے۔

"نہیں میں بہرا بلکل بھی نہیں مجھے اچھے سے سنائی بھی دیتا دکھائی بھی دیتا ہے۔"

میکال اس کی طرف مسکراتی ہوئی آنکھوں سے دیکھتا شرارتی انداز میں کہتا ہے۔

"پھر کیا وجہ ہے؟،، جوادر میرے پاس یوں کھڑے ہو کر کب سے مجھے گھوری جا رہے ہو۔"

"میں دراصل آپ کو یہاں پریشان حالت میں کچھ تلاش کرتے ہوئے دیکھ کر،، ادر چلا آیا۔"

"مجھے آپ کی ہمدردی کی کوئی ضرورت نہیں ہے،، جا سکتے ہے۔

آگے ہی آپ نے میرا اتناٹائم ویسٹ کر دیا ہے" افرا غصے سے میکال کو ہاتھ سے جانے کا کہتی خود دوبارہ سے ادر ادر چابی دیکھنے لگتی ہے۔

"ڈھیک ہے! بھلائی کو تو زمانہ ہی نہیں یہ چابی کسی کی گری ملی تھی،، سوچا آپ پریشان سی کچھ تلاش کر رہی ہے،، کیا پتا آپ کی ہو۔؟

لیکن مجھے اب یقین ہو گیا ہے کہ یہ چابی واقعے کسی اور کی ہے۔"

افرا جو پریشانی سے چابی کو زمین پر دیکھ رہی ہوتی ہے کہ شاید کہی مل جائے اس کی بات پر جلدی سے میکال کی طرف آتی ہے۔

"ہاں ہاں میری ہی کار کی چابی ہے" افرا میکال کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

"ایک شرط پر دوں گا آپ کو، پہلے اپنا نام بتائے" میکال افرا کو کھوئی کھوئی سی کیفیت میں دیکھتا ہوا کہتا ہے۔

"میں کسی اجنبی کو اپنا نام نہیں بتاتی میری چابی دیں" وہ میکال کہ سامنے اپنی ہتھیلی پھیلاتے ہوئے کہتی ہے۔

"وہ وقت دور نہیں میری لائف لائن جب یہی ہاتھ تھام کر میں تمہیں ہمیشہ کہ لیے اپنی زندگی میں شامل کر کہ اپنا بنالوں گا۔"

"پہلے نام پھر چابی" میکال اس کہ سامنے کار کی چابی لہراتے ہوئے کہتا ہے۔

افرا پیچھے موڑتے ہوئے دیکھتی ہے۔

"اگر بھائی آ گئے تو کتنا عجیب لگے گا ایک نام ہی تو پوچھ رہا ہے بتا دیتی ہو۔" افرا سوچتے ہوئے کہتی ہے۔

"کن سوچوں میں چلی گئی" میکال اس کو سوچوں میں گم دیکھ اس کہ سامنے چٹکی بجاتے ہوئے کہتا ہے۔

افرا اس کہ چٹکی بجانے پر ہڑ بڑاتی ہوئی سوچوں کہ گرداب سے باہر نکلتی رونی شکل بنائے میکال کی طرف دیکھتی ہے۔

میکال کو افرا کا یوں رونی شکل بنا کر اپنی طرف دیکھنا کافی کیوٹ سا لگتا ہے۔

"مجھے آپ کی رونی شکل دیکھ کر ترس نہیں آنے والا، ایک نام ہی تو پوچھا ہے۔

دل تھوڑی نہ مانگ لیا ہے آپ کا" وہ افرا کی شہد رنگ انکھوں مں دیکھتا ہوئے کہتا ہے۔

افرا اس کی دل دینے والی بات پر سخت گھوری سے میکال کو نوازتی ہے۔

"میرا نام افرا ہے" وہ پھاڑ کھانے والے انداز میں کہتی میکال کہ ہاتھ سے جھپٹنے والے انداز میں چابی لیتی اپنے قدم کار کی طرف بڑھ جاتی ہے۔

"ارے ارے! کہا چلی شکریہ نہیں کہے گی،، آپ کی اتنی بڑی ٹینشن میں نے منٹوں میں دور کر دیں۔"

"کیسا شکریہ! جتنا آپ مجھے اس چابی کو حاصل کرنے کہ پیچھے خوار کر چکے ہے،، شکریہ اسی میں پورا ہو چکا ہے" وہ میکال کی طرف موڑتی گھورتے ہوئے انداز میں اس کو کہتی

ہے۔

"اچھا شکریہ نہ کہے۔کافی اندھیرا ہو گیا ہے آئے میں آپ کو گاڑی تک چھوڑ دیتا ہو۔"

افرا بھی اندھیرا ہوتے دیکھ گھبرا جاتی ہے۔

"کیا ہوا کن سوچوں میں پڑ گئی؟

مجھ پر یقین کریں،،میں آپ کو چھوڑ دیتا ہو۔"

افرا میکال کی آنکھوں میں اپنے لیے عزت دیکھ نظریں چڑاتے ہوئے میکال کہ پیچھے چل پڑتی ہے۔

براق فریش ساڈائیننگ ڈیبل کہ پاس رکھی چیئر کھسکاتا بیٹھ جاتا ہے۔

نادیہ بیگم جو براق کا ہی انتظار کر رہی ہوتی ہے۔

"آ گئے بیٹا میں کب سے تمہارا ویٹ کر رہی ہو"اس کو آتے دیکھ نادیہ بیگم اس سے کہتی ہے۔

"جی موم بس آپ جلدی سے کھانا دیں بہت بھوک لگ رہی ہے۔"

نادیہ بیگم براق کہ کہنے پر اس کی پلیٹ میں مٹن بریانی اور ساتھ دہی کا رائتہ ڈالتی ہے۔

"واہ موم! آج تو میری فیورٹ بریانی بنی ہوئی ہے وہ بھی میری شیف موم کی ہاتھ کی" براق ان کی طرف مسکراتی ہوئی آنکھوں سے دیکھتا کہتے ساتھ ہی بریانی کھانے لگ جاتا ہے۔

نادیہ بیگم اس کہ پاس رکھی چیئر پر بیٹھی براق کو غور سے دیکھ رہی ہوتی ہے۔

"کیا ہوا ہے موم آپ کو کچھ کہنا ہے۔؟" وہ نادیہ بیگم کو خود کی طرف دیکھتا دیکھ کہتا ہے۔

"بیٹا تم مجھے کل رات سے پریشانی اور بے سکونی کی کیفیت میں گھرے ہوئے لگ رہے ہو۔

وجہ بتا سکتے ہو،،ایسا کیا ہو گیا کہ میرا ایبٹارات سے ہی عجیب بیہو کر رہا ہے۔" نادیہ بیگم

فکر و پریشانی سے بھرپور لہجے میں اس سے استفسار کرتی ہے۔

وہ نادیہ بیگم کہ اس سوال پر ہڑبڑاتا ہوا پانی کا گلاس اپنے منہ سے لگالیتا ہے۔

نادیہ بیگم اس کا یوں ان کی بات پر ہڑبڑانا اچھے طریقے سے نوٹ کر چکی تھی۔

"بیٹا! میں تمہاری موم ہو، مجھے نہیں بتائوگے اپنے دل کی بات" وہ براق کہ ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھے شفقت بھرے لہجے میں کہتی ہے۔

"موم میں آپ کو کیا بتائوا بھی میں خود اس جذبے کو سمجھنے کی کوشش کر رہا ہو۔

جس نے مجھے رات سے بے چین کیا ہوا ہے۔"

براق اپنے ہی جذبے سے ناواقف ان کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

"اچھا تو یہ قصہ ہے میں تو پریشان ہی ہو گئی تھی کہ ناجانے میرے بیٹے کو کس چیز کی پریشانی لگ گئی ہے۔

مجھے کیا پتا تھا؟،، میرا بیٹا کل سے ہی کسی کی محبت میں سلگتا ہوا مجنوں بنا ہوا ہے۔"

وہ نادیہ بیگم کہ انکشاف پر گھبراتے ہوئے اپنی چیئر سے اٹھ جاتا ہے۔

"موم ایسا کچھ نہیں ہے،، جیسا آپ سوچ رہی ہے۔" براق اپنی ہی کیفیت سمجھ کر بھی فراموش کرتا ہوا ان کو کہتا ہے۔

"بیٹا میں تمہاری ماں ہو،،اور تم سے زیادہ تمہیں جانتی ہو۔

"

یہ الگ بات ہے کہ میرا بیٹا اپنے جذبات کو سمجھ کر بھی سمجھنا نہیں چاہتا۔"

"موم میں نے کہا ہے نہ ایسا ویسا کچھ نہیں،،

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"میں نے آپ سے پہلے بھی کہا تھا کہ میری زندگی میں محبت کی کوئ جگہ نہیں اس کہ بغیر بھی انسان آسانی سے اپنی لائف گزار سکتا ہے۔"

براق اپنی ہی فلاسفی جھاڑتا اپنی ہی ماں سے نظریں چڑاتا وہاں سے چلا جاتا ہے۔

"بیٹا میں تمہاری ماں ہو کیسے نہیں تمہاری دل کی بات جانوں گی کہ میرے پاگل بیٹے کو کسی سے محبت ہو گئ ہے۔

لیکن ایک میرا بیٹا ہے جو اس کا اظہار کرنے سے بھی کترا رہا ہے۔

کوئ نہیں وقت کہ ساتھ احساس ہو جائے گا۔"

نادیہ بیگم اس کو جاتے ہوئے دیکھتی آہستہ آواز میں خود سے کہتی ہے۔

❤️🥀♡🥀❤️🥀♡🥀❤️🥀♡

امتل اپنے کمرے میں بیٹھی کتابوں میں گھسی کچھ نوٹس بنانے میں مصروف ہوتی ہے۔

اچانک اپنی کتابیں خراب ہونے پر اور اپنے اوپر پڑنے والی آفتگی پر گھبراتی ہوئ پیچھے موڑ کر دیکھتی ہے۔

جہاں صدف اپنا کارنامہ انجام دینے کہ بعد اب دانت نکال رہی ہوتی ہے۔

"آآپی آپ نے یہ کیا کیا؟“

یار کالج میں کل ٹیسٹ ہے اور آپ نے سارا کام خراب کر دیا" امتل غصے سے اپنی چھوٹی سی ناک پھولاتی صدف کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

"میری پیاری بہنا اتنی ناک نہ پھولا یا کروں کسی دن غبارہ بن کہ پھٹ جائے گی۔" صدف اس کی ناک کھینچتی مسکراتے ہوئے کہتی ہے۔

"آپی کل ٹیسٹ ہے،، آپ نے تیاری کرلی کیا؟" امتل اس کو تیکھے چتونوں سے گھورتے ہوئے کہتی ہے۔

"میری کتابی کیڑا اس پڑھائی کہ لیے بہت ٹائم اور وقت پڑا ہے،، آجائو گول گپے کھانے چلتے ہیں۔"

"آپی آپ چلی جائے مجھے اماں سے مار نہیں کھانی" امتل اس کو کہتی دوبارہ سے پڑھنے لگ جاتی ہے۔

"اف بس کروں کتنا پڑھنا ہے، کیا شادی کی رات بھی اپنے شوہر کا ان کتابوں سے استقبال کروں گی۔"

آپی ! امتل اس کی بات پر غصے سے گھورتے ہوئے اونچی آواز میں بولتی ہے۔

"اچھا میری ماں معافی"،،

"اب اٹھ جائو اماں ادر ہو گی تو بولے گی نہ وہ ساتھ والی رخسانہ کہ گھر کام سے گئ ہوئ ہے۔

تب تک ہم بھی اپنے گول گپوں کا چسکا پورا کر کہ آجائے گے۔"

صدف اس کو اماں کی غیر موجودگی کہ بارے میں بتاتی۔

امتل کا ہاتھ کھینچتے اسے باہر کی طرف لے جاتی ہے۔

پیچھے امتل بیچاری "آپی آپی !" ہی کرتی رہ جاتی ہے۔

براق کلاس میں داخل ہوتا ہے،، تو سب سٹوڈنٹ کو اپنی کتابوں کی طرف جھکے ہوئے دیکھ حیران سا ہو جاتا ہے۔

وہ حیرانگی کی کیفیت میں کلاس سے باہر نکلتا بورڈ دیکھتا ہے کہ آیا کہ وہ صیح کلاس میں ہی آیا ہے۔

لیکن صیح کلاس کی نشاندہی بورڈ پر بڑھا بڑھا بلیک کلر سے لکھا بی یے فسٹ سیمسٹر آسانی سے کردیتا ہے۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اسلام و علیکم! کلاس" براق کلاس میں دوبارہ داخل ہوتے ہوئے اونچی آواز میں سب سے سلام کرتا ہے۔

جس کا کچھ سٹوڈنٹ آہستہ اور کچھ اونچی آواز میں جواب دیتے ہے۔

"ویسے یہ کلاس میں انقلاب آیا کیسے؟" وہ پوری کلاس پر طاھرانا نظر ڈالتا ہے،،پر اس

پری پیکر کی کلاس میں غیر موجودگی پر براق سخت بے چینی کا شکار ہو جاتا ہے۔

"وہ سر پہلے بھی ہم نے آپ کہ ساتھ مس بہیو کیا تھا۔

اس لیے آج ہم نے اچھے سٹوڈنٹ کی طرح آپ کا استقبال کیا ہے،،تا کہ آپ ہمیں پیچھلی ہوئی تلخ کلامی پر معاف کر دیں۔"

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"میں نے اسی دن ہی معاف کر دیا تھا،،بس وہ بات ختم ہو گئی"،،براق لڑکوں کہ گروپ کی طرف دیکھتا مسکرانے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے کہتا ہے۔

"آج مجھے کچھ سٹوڈنٹ کم لگ رہے ہے،،باقی سٹوڈنٹ کہاں ہے۔"

"سر سب ہی آئے ہے۔بس سحر آج نہیں آئ،،کلاس میں سے ایک لڑکی اٹھتی ہوئ براق سے کہتی ہے۔"

براق لڑکی کی بات پر پریشان سا ہو جاتا ہے۔

آخر کیا وجہ تھی جو سحر نے چھٹی کرلی۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"آپ مسکان،،آپ مجھے بتائے کہ سحر آج کیوں نہیں آئ؟"وہ مسکان کو کہتا اس کو بتانے کو کہتا ہے۔

"وہ سر مجھے بھی نہیں پتا،،کیا وجہ ہے؟جو آج سحر نے چھٹی کرلی۔

کل تو اس نے آج چھٹی کرنے کا کچھ بھی نہیں بتایا تھا۔

اس نے اچانک چھٹی کی ہے،، جس کا مجھے کچھ نہیں پتا" مسکان کھڑی ہوتی براق سے کہتی ہے۔

"وہ آپ کی دوست ہے اور آپ کو ہی نہیں پتا کہ،، سحر نے کس وجہ سے چھٹی کی ہے؟" براق ایک دم غصے میں آتا اس سے اونچی آواز میں پوچھتا ہے۔

سب سٹوڈنٹ حیران ہوتے اس کی اتنی اونچی آواز میں بولنے پر اس کی طرف دیکھنے لگتے ہیں۔

براق سب کی نظریں خود پر محسوس کرتا اپنے آپ کو کمپوز کر کہ مسکان کو اشارے سے بیٹھنے کا کہتا خود بورڈ کی طرف چلا جاتا ہے۔

مسکان اور افرا بھی براق کو سحر کہ لیے اتنا پریشان ہوتا دیکھ حیرانگی سے ایک دوسرے کی طرف دیکھتی ہے۔

وہ بڑی مشکل سے لیکچر ڈیلور کرتا کلاس سے باہر نکل جاتا ہے۔

براق کو یونی میں سخت گھبراہٹ محسوس ہو رہی ہوتی ہے۔

جس وجہ سے وہ رضا سر کو بتاتا یونی سے نکلتا چلا جاتا ہے۔

مجھے کسی سے غرض نہیں، مجھے کام ہے اپنے کام سے

تیری ذکر سے، تیری فکر سے، تیری یاد سے، تیرے نام سے

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

صدف امتل کہ نہ نہ کہنے کہ باوجود بھی اسے گول گپے کھلانے ڈھیلے پہ لا کر ہی دم لیتی ہے۔

"بھائی دو پلیٹس دے دیں گول گپوں کی" صدف آدمی سے کہتے مسکراتے ہوئے امتل کی طرف دیکھتی ہے۔

پھر کیا تھا صدف نے کھٹا ڈال کر خود بھی کھایا اور امتل کو بھی کھلایا جس سے امتل بیچاری کی ناک زیادہ تیکا کھانے سے ٹماٹر کی طرح لال ہو گئی تھی۔

دونوں گول گپے کھا کر سڑک پار کرنے لگتی ہے کہ اچانک روڈ پار کرتے ہوئے ایک کار کو اپنی طرف آتا دیکھ دونوں کہ ہی پسینے چھوٹ جاتے ہے۔

امتل بیچاری ڈر کہ مارے آنکھیں بند کیے کلمہ پڑھنے لگ جاتی ہے کہ اب اس کا آخری وقت آنے والا ہے۔

دوسری طرف صدف میڈم گاڑی کو اپنی طرف آتا دیکھ غصے سے گھور رہی ہوتی ہے،، جیسے اپنی آنکھوں سے ہی کار بلاسٹ کر دیں گی۔

گاڑی اچانک صدف اور امتل کہ پاس آکر زور سے بریک لگاتی رو کتی ہے۔

صدف گاڑی کہ روکنے پر غصے سے گاڑی کہ پاس جاتی اس کا شیشہ بجاتی ہے۔

گاڑی کہ شیشے کالے تھے،، جس سے وہ اندر کا منظر دیکھنے سے قاصر تھی۔

ماحد جو مزے سے گاڑی چلانے کا مزہ لے رہا ہوتا ہے۔

کیونکہ آج پہلی دفعہ شازین نے اس کو ڈرائیو کرنے کی اجازت دیں تھی۔

ورنہ ماحد جتنا لاابالی تھا کوئی بھید نہیں تھا کہ روز گاڑی کہی نہ کہی ٹھونک رہا ہو۔

شازین جو فرنٹ سیٹ پر اس کہ پاس بیٹھا فون یوز کرر ہا ہوتا ہے۔

گاڑی کہ ایک دم بریک لگانے پر فون سے نظریں اٹھاتا ماحد کی طرف دیکھتا ہے جو
دانت نکالتا شازین کی طرف دیکھ رہا ہوتا ہے۔

شازین کو اس کا یوں مسکرانا شک میں مبتلا کر رہا ہوتا ہے۔

اچانک شازین گاڑی کہ شیشہ بجنے پر گھورتا ہوا ماحد کی طرف دیکھتا ہے،، جس نے ضرور کوئی حرکت کی ہو گی۔

جس کی وجہ سے کوئی باہر کھڑا گاڑی کا شیشہ بجا رہا ہوتا ہے۔

"نیچے کروں شیشے کو" شازین غصے سے اس کو کہتا ہے۔

ماحد اس کی غصے والی آواز پر ہلک تر کرتا اللہ کہ نام کا ورد کرتا گاڑی کا شیشہ نیچے کرتا ہے۔

لیکن جیسے ہی گاڑی کا شیشہ نیچے ہوتے "تم!" ماحد اور صدف کی نظر ایک دوسرے پر پڑتی ہے۔

دونوں ایک دوسرے کو گھورتے ہوئے بیک وقت ایک دوسرے سے کہتے ہے۔

شازین حیران سا ماحد اور صدف کو ایک دوسرے کو گھورتے ہوئے دیکھ رہا ہوتا ہے۔

"سییں سب ڈھیک ہے" شازین دونوں کو مسلسل ایک دوسرے کو گھورتا دیکھ درمیان میں مداخلت کرتے ہوئے کہتا ہے۔

"تم چپڑ گنجو! ادر بھی پہنچ گئے تمہاری وجہ سے میرا اور میری بہن کا ایکسیڈنٹ ہوتے ہوتے بچا ہے۔"

صدف شازین کہ پوچھے سوال کا جواب دینے کی بجائے لاوا پھوٹتی آنکھوں سے ماحد کہ اوپر چڑھائی کر رہی ہوتی ہے۔

ماحد اس کہ بولنے پر کان دھرے بغیر غور سے اسے دیکھ رہا ہوتا ہے۔

ریڈ حجاب میں صدف غصے سے آنکھیں بڑی کیے اسے گھورتے ہوئے مسلسل اپنی کھینچی کی طرح چلتی زبان چلا رہی ہوتی ہے۔

ماحد ایک پل کہ لیے صدف کی سنہری آنکھوں میں کھو سا جاتا ہے۔

ماحد کو اپنی پوری ذات صدف کی ان چمکتی ہوئی سنہری آنکھوں پر فدا ہوتی ہوئی نظر آ رہی ہوتی ہے۔

شازین صدف کو ماحد کہ اوپر تابڑ توڑ برسات پر حیرانگی سے ماحد کی طرف دیکھتا جو کسی کو بھی اپنے سامنے نہ بولنے دینے والا،،،

نہ صرف آج بڑے سکون سے صدف کی چلتی زبان کہ جو ہر برداشت کر رہا ہوتا ہے۔ بلکہ اس کہ آنکھوں میں ایسے کھویا ہوتا ہے، جیسے صحرا میں کسی پیاسے کو اب حیات مل گیا ہو۔

ماحد جو صدف کو دیوانہ ہوا دیکھنے میں مصروف تھا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ماحد شازین کہ اونچی آواز میں نام پکارنے پر ہوش کی دنیا میں واپس آتا ہے۔

"سیس آپ بھی بس کریں جو بھی آپ کا نقصان ہوا ہے ہم پورا کر دیں گے۔" شازین صلاح والا انداز اپنائے صدف سے کہتا ہے۔

"نہیں بھائی نقصان کوئی نہیں ہوا بس اللہ نے کسی بڑے نقصان سے بچا لیا ورنہ انسان

کی جان سے بڑ کر بھی کچھ قیمتی ہے بھلا"،،، صدف آخری الفاظ ماحد کو گھورتے ہوئے مکمل کرتی ہے۔

"آپ آجائو ہم آپ کو چھوڑ دیتے ہے۔" شازین اس کو کہتا ماحد کی طرف دیکھتا ہے۔

جو ابھی بھی صدف کو ایسے دیکھنے میں مصروف تھا کہ کبھی دوبارہ اس سے ملاقات ہی نہیں ہونی۔

صدف شازین کی چھوڑ دینے والی بات پر کچھ دیر سوچتی ہاں میں سر ہلا دیتی ہے۔

"وہ بھائی میرے ساتھ میری بہن بھی ہے۔" صدف اس کی طرف دیکھتی باہر سڑک کی طرف اشارہ کرتی ہے۔

شازین گاڑی کہ شیشے سے باہر دیکھتا ہے۔

لیکن اندھیرا ہونے کی وجہ سے اسے کچھ صیح سے دکھائی نہیں دیتا۔

"ہاں تو آپ اپنی بہن کو بھی لے آئو کوئی مسلہ نہیں" شازین اس کی طرف دیکھتا مسکراتے ہوئے کہتا ہے۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"وہ بھائی ایک مسئلہ ہے۔"

صدف باہر امتل کو کبوتر کی طرح آنکھیں بند کیے کلمہ پڑھتے بڑی مشکل سے اپنی ہنسی پر قابو پاتی ہے۔

"یہ چاپڑ گنجواب گاڑی نہ چلائے ورنہ ہم سب نے اللہ کو پیارے ہو جانا ہے۔"

وہ مصمعویت سے بھرپور تاثرات چہرے پر سجائے شازین کو کہتی ہے۔

ماحد جو اس کو ہی دیکھے جارہا تھا صدف کی اس بات پر ہوش میں آتا اس کو سخت گھوری سے نوازتا ہے۔

"تم تو مجھے ایسے گاڑی صیح نہ ڈرائیو کرنے کہ تانے دیں رہی ہو کہ خود تو تم کو گاڑی کہ ساتھ بائیک اور بس بھی چلانی آتی ہو۔"

"ہاں تو وقت آنے پر یہ بھی سیکھ لوں گی۔

دیکھنا تم سے اچھی ہی چلاؤ گی تمہاری طرح نہیں کہ پاگلوں کی طرح کار کو سپیڈ دیں کر اندھے ہو کر گاڑی چلاؤ۔"

شازین آنکھیں پھاڑیں دونوں کو پاگلوں کی طرح لڑتے دیکھ سخت حیرانگی کا شکار ہو رہا تھا۔

"بس! کروں تم دونوں کیا جنگلیوں کی طرح لڑ رہے ہو۔

جائو سیس جا کر آپ اپنی بہن کو لے کر آئو۔" شازین ماحد کی کمر پر کوہنی مارتا صدف کو امتل کو لانے کا کہتا ہے۔

امتل جو ابھی تک اپنی موت کہ ڈر کی وجہ سے آنکھیں بند کیے کلمہ پڑھ رہی ہوتی ہے۔

کسی کہ زور سے ہلانے پر چیخ مارتے ہوئے آنکھیں کھولتی ہے۔

"کیاہو گیاہے؟ یہ میں ہوں صدف کیایوں جانوروں کی طرح آوازیں نکال رہی ہو۔

رات کاوقت ہے کوئی بھی جانور تمہاری آوازیں سن کر فورا تمہیں اپناڈنر بنانے اور آجائے گا۔"

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"آپی ڈرائے تو نہ "امثل اس کی بات پر صدف کہ ساتھ ڈر کہ مارے چپکتے ہوئے کہتی ہے۔

"چلوں بہت دیر ہو گئی ہے اماں بھی پہنچ گئی ہو گی گھر آج ہم گاڑی میں جائے گے۔"

"کس کی گاڑی، جہاں تک مجھے یاد ہے ہماری کوئی گاڑی نہیں جس میں ہم گھر جائے گے۔"

"چپ چاپ چل لوں آم کھائو گٹھلیاں نہ گینوں۔" صدف اس کو غصے سے کہتی اس کو کھینچتی ہوئی گاڑی کہ پاس لے جاتی ہے۔

صدف جلدی سے گاڑی کا پیچھے کا دروازہ کھول خود بیٹھتی ہے۔

پھر امتل کو ہاتھ پکڑتی اندر کھینچتی ہے جس پر امتل سیٹ پر آ کر گرتی ہے۔

امتل اس کی حرکت پر اس کو گھوری سے نوازتی سکی سے اپنا جھکا سر اور جھکا لیتی ہے۔

"سیس ہمیں اب اپنے گھر کا راستہ ساتھ ساتھ آپ بتائی جانا۔" شازین گاڑی میں لگے شیشے سے صدف کو دیکھتا ہوا کہتا ہے۔

اچانک اس کی غیر ارادی نظر صدف سے ہوتی امتل پر جا رو کتی ہے۔

جس پر وہ حیران ہوتا پیچھے موڑ کر امتل کو دیکھتا ہے۔

جو سر جھکائے اپنے گود میں رکھے ہاتھوں کو گھور رہی ہوتی ہے۔

شازین اس کو دیکھ کر سمجھ جاتا ہے یہ یقینی طور پر صدف کی بہن ہی ہو گی۔

صدف اتنے وقت سے اب جا کر دونوں کو غور سے دیکھتی ہے تو اس پر یہ انکشاف ہوتا ہے کہ دونوں ہی جوڑوا ہے تبی اتنی شکلیں ملتی ہے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"بھائی آپ دونوں جوڑواہو گیا" وہ بیچاری پھر بھی کنفیوزن کا شکار ہوتی شازین سے پوچھ ہی لیتی ہے۔

"ہاں ڈئیر میں اور ماحد دونوں ٹوئینز ہے۔" شازین فرنٹ پر لگے شیشے سے صدف کو مسکراتے ہوئے دیکھتا ہوا کہتا ہے۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شازین کہ بولنے پر امتل کو یہ آواز جانی پہچانی لگتی ہے۔

جس پر وہ سر اٹھا کر بولنے والے کی طرف دیکھتی ہے اور اس پر نظریں پڑتے ہی شازین کو بھی اپنی طرف دیکھتا دیکھ پھر سے اپنا سر جھکا لیتی ہے۔

امتل کو اپنی بے وقوفی پر سخت غصہ آرہا ہوتا ہے کہ ایک جیتے جاگتے انسان کو اس نے

بھوت ہی بناڈالا،،

وہ اس کا کتنا مذاق اڑاتا ہو گا۔

پر اس بیچاری کو کیا پتا تھا کہ شازین اور نگزیب اس کی اسی معصومیت پر ہی تو فدا ہو چکا تھا۔

❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️

براق یونی میں پر امید ہو تا،،، یہ سوچ کر قدم رکھتا ہے۔

کیا پتا اس پری وش کا روشنیاں بکھیرتا چہرا دیکھنا نصیب ہو جائے۔

وہ جلدی سے سر رضا سے ملتا کلاس میں قدم رکھتا۔

کلاس میں پھر سے سحر کو نہ دیکھ براق کو شدید غصہ آتا ہے کہ آخر وجہ کیا ہے؟،،

جو دو دن ہو گئے ہے سحر یونی نہیں آ رہی اور ایک اس کا دل ہے جو ہر پل اسے دیکھنے کی ضد لگائے بیٹھا ہے۔

براق خود کو لاکھ بار سمجھا چکا تھا پر اس دل کا کیا کریں،،

جو اس کہ سینے میں ڈھڑکتا ہوا بھی اس کو دغا دیے صرف سحر کی مالا جپتا تھا۔

براق سخت بیزاریت اور غصے کی کیفیت میں اپنے تمام لیکچر دیے،،یونی سے باہر نکلتا کسی کو فون ملاتا ہے۔

"اسلام و علیکم سر"، سامنے سے فون اٹھانے والے کی آواز سنتا،، براق "و علیکم السلام" کہتا اس کا جواب دیتا ہے۔

"ہاں خان میں نے تمہیں ضروری کام کے لیے فون کیا ہے۔"

"جی سر کہے میں اپنی جی جان لگادوں گا۔

آپ بس حکم کریں۔"

"مجھے کسی کی انفو لینی ہے۔

اس کا نام سحر ذیشان ہے،،اگلے چوبیس گھنٹوں میں مجھے اس کی ساری انفو مل جانی

چاہیے۔"

براق خان کو ہدایت دیتا اس کہ ہامی بھرنے پر فون بند کرتا،،اپنی پراڈو کی طرف قدم

بڑھا دیتا ہے۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡

آج نائل کا کنسرٹ تھا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہر کوئی نائل کی سور بکھیرتی آواز سننے کا بے صبری سے انتظار کر رہا ہوتا ہے۔

نائل گارڈز کہ جھرمٹ میں اپنی بی ایم ڈبلیو سے اترتا شان سے مضبوط قدم زمین پر جماتا

ہال کی طرف بڑھنے لگتا ہے،،

کہ اچانک اس کہ قدم کسی نسوانی آواز پر روک سے جاتے ہے۔

نائل کہ روکتے ہی گارڈز کی ٹیم بھی روک جاتی ہے۔

نائل کسی لڑکی کی اونچی اور چختی ہوئی آواز سنتے تعجب سے مجبور پیچھے موڑ کر چیخنے والے کی طرف دیکھتا ہے۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

لیکن آگے کا منظر دیکھ اس کی آنکھوں کی پتلیاں حیرانگی کی کیفیت میں باہر آنے کو تھی۔

منظر کچھ یوں تھا کہ مسکان ذکی ہٹلر بنی کسی لڑکے کو لاتھوں کہ ساتھ اس پر مکوں کی برسات کر رہی ہوتی

ہے۔

حیران ہونا بنتا بھی تھا کہ نائل نے آج سے پہلے کہاں یوں لڑکیوں کا نڈر انداز دیکھا تھا۔

نائل مسکان کو اوپر سے نیچے تک دیکھتا ہے۔

مسکان شوٹ وائٹ فراک میں نیچے وائٹ پینٹ پہنے گلے میں مفلر کی طرح ڈوپٹہ لیے لڑکے کو پیٹنے میں مصروف ہوتی ہے۔

نائل کی نظر اس سے ہوتی پاس کھڑی ڈری سہمی لڑکی پر پڑتی ہے۔

ایک پل لگتا ہے نائل کو ساری صورت حال سمجھنے میں کہ ،، کیا وجہ تھی؟

جو یہ لڑکی اتنی بے دردی سے اس لڑکے کو پیٹ رہی ہوتی ہے۔

نائل کہ خود بہ خود قدم مسکان کی اوڑ چل پڑتے ہے۔

وہ گارڈز کو بھی اپنے پیچھے آتے دیکھ ہاتھ سے انھیں ادر ہی روکنے کا اشارہ دیتا خود
مسکان کی طرف چل پڑتا ہے۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اب تم کسی لڑکی کو تنگ کرنا تو دور دیکھنے سے پہلے بھی سو دفعہ سوچوں گے۔

مسکان لڑکے کہ منہ سے بہتے خون کو غصے سے دیکھتی اسے مکہ مارتی زمین پر دھکا دیتی
ہے۔

مسکان کی توپوں کا رخ اب اس ڈری سہمی لڑکی کی طرف ہوتا ہے۔

"کیوں ڈر رہی تھی اس سے ہاں"،، وہ لڑکی کہ پاس آتی اسے اونچی آواز میں بولتی ہے۔

"آج کا دور ایسا ہے کہ انسان کو اپنی مدد خود کرنی پڑتی ہے۔

سوچوں میں ادرنہ ہوتی تو یوہی اس کمینے کی گندی نظروں کو برداشت کرتی۔

جب تک تم خود کسی چیز کا مقابلہ نہیں کروں گی۔

وہ چیز تمہیں کمزور کرتی جائے گی اور ایک وقت ایسا آئے گا کہ وہ آپ کہ اعصاب پر
حاوی ہو کر آپ کی جان بھی لے سکتی ہے۔

اپنے اندر ہمت پیدا کروں کہ معاشرے کہ ایسے ناسوروں سے تم خود مقابلہ کر سکوں۔

تمہیں کسی کو مدد کہ لیے بلانے کی نوبت ہی نہ پڑیں۔

جتنا گھبرائو گی،، اتنا کمزور پڑو گی" مسکان آرام سے اس لڑکی کو سمجھاتی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس کہ کندھے پر تھپکی دیتی وہاں سے آگے کی طرف قدم بڑھا دیتی ہے۔

نائل جوان سے کچھ فاصلے پر کھڑا مسکان کی ساری کاروائی دیکھ رہا ہوتا ہے۔

اس کی اتنی سمجھداری والی باتوں پہ ایک بار پر حیرانگی کا شکار ہو جاتا ہے۔

کچھ ہی لمحے بعد نائل کہ چہرے پر ایک نہ ختم ہونے والی مسکراہٹ چاہ جاتی ہے۔

نائل اس کو جاتا ہوا دیکھتا ہے کہ یہاں تک وہ اس کی آنکھوں سے اوجھل ہو جاتی ہے۔

وہ خوشگوار موڈ کہ ساتھ ہال کی طرف قدم بڑھا دیتا ہے۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جہاں آج اس کا بہت بڑا کنسرٹ تھا۔

گارڈز تعجب سے اپنے مالک کو دیکھ رہے ہوتے ہے۔

جس کہ چہرے پہ ایسی روشن مسکراہٹ صرف گھر والوں کہ لیے ہی محدود تھی۔

ورنہ نائل باہر ہر وقت سنجیدہ سا رہتا تھا۔

لیکن آج ایک لڑکی نے نائل صدیقی کو ایک خوبصورت مسکراہٹ سے روشناس کروایا تھا۔

اس لیے گارڈز کا حیران ہونا تو بنتا تھا نہ،

❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️

براق سگریٹ پھونکتا ہوا،، آنکھیں موندیں سحر کی شبیہ کو یاد کر رہا ہوتا ہے۔

اس کا ڈر کر اپنا نام بتانا اس کہ آنکھوں میں شفاف موتیوں جیسے آنسوں براق کہ دل میں ایک سنسنی خیز سا طوفان سا مچا دیتے ہے۔

وہ سحر کو دیوانوں کی طرح یاد کرتے تڑپ رہا ہوتا ہے اتنے دن سے اسے کسی طور سکون نہیں مل رہا ہوتا۔

تب براق شاہ پر آخر کار یہ بھی انکشاف ہوا کہ وہ سحر ذیشان سے محبت کرنے لگ گیا ہے۔

براق اپنے دل کی حالت پر سخت حیران تھا۔

جو دل اس خوبصورت محبت جیسے جذبے کو نہ ماننے پر اس کو ہر وقت بے چین کیے رکھتا تھا۔

اب وہی دل اس کی بات کو قبول کرنے پر کہ اسے سحر سے شدید محبت ہو چکی ہے پر سکون سا ہو گیا تھا۔

گویا دل نے بھی اعلان کر دیا ہو کہ براق شاہ جو اپنی سلطنت کا شہزادہ ہے،، اس نے آخر کار اپنی ملکہ کی محبت میں اس کہ آگے گھٹنے ڈیک ہی دیئے۔

وہ انہی سوچوں میں ڈوبا ہوا ہوتا ہے کہ ڈور بجنے پر آنے والے کو یس کہتا اندر آنے کی اجازت دیتا ہے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

براق کی نظر جیسے ہی اندآتے خان پر پڑتی ہے۔

"کچھ پتا چلا سحر کہ بارے میں" وہ بے چینی اور اضطراب کی کیفیت میں اپنی چیئر سے اٹھتا خان کہ پاس آتا پوچھتا ہے۔

خان اپنے مالک کی ایسی حالت پر پریشان سا ہو جاتا ہے۔

اسے سمجھ نہیں آ رہا ہوتا کیسے سحر میم کہ بارے میں براق سر کو بتائے۔

براق اس کو یوہی بت بنا دیکھ سخت غصے میں آ جاتا ہے۔

"میں نے تم سے کچھ پوچھا ہے خان !" براق اونچی آواز میں چیختا ہوا اس سے پوچھتا ہے۔

"وہ سر آپ نے سحر ذیشان کی انفو کہ بارے میں پتا لگوانے کو کہا تھا۔

پر سر سحر ذیشان کہ نام کی کوئی لڑکی اس شہر میں ہو گی تو اس کی انفو کا پتا چلے گا نہ" خان براق کہ بھڑکنے پر ہڑ بڑاتے ہوئے جواب دیتا ہے۔

"کیا کہہ رہے ہو؟،، کہ سحر ذیشان کہ نام کی کوئی لڑکی اس شہر میں موجود نہیں" براق پریشان سا اس سے استفسار کرتا ہے۔

"جی سر سحر ذیشان نام کی کوئی لڑکی اس شہر میں نہیں ہے۔"

"ایسا کیسے ہو سکتا ہے وہ اس یونی میں پڑھتی ہے جہاں میں پڑھانے جاتا ہو۔

لیکن ہفتہ ہونے کو آگیا ہے۔

وہ یونی نہیں آرہی اور کچھ وجہ بھی نہیں بتائی،، نہ اس کی دوستوں کو اس کہ بارے میں اتنا کچھ خاص پتا ہے۔"

براق خان سے کہتا پریشانی سے پاس رکھے دو سنٹر صوفے پر بیٹھتا دونوں ہاتھوں کی مٹھیوں میں اپنے بال جکڑتا اس وقت خود کو اکیلا سا محسوس کر رہا ہوتا ہے۔

پہلے جو آس تھی کہ سحر مل جائے گی تو اس سے اپنی دل کی بات ضرور کرے گا۔

چاہے جو کچھ بھی ہو جائے لیکن اب سحر کا کوئی نام و نشان نہ ملتے دیکھ براق اپنے دل میں ایک نہ ختم ہونے والا درد محسوس کر رہا ہوتا ہے۔

شاید دل کو بھی اپنی ملکہ کی دوری کسی طور منظور نہیں تھی۔

"سر آپ پریشان نہ ہو آپ اجازت دیں تو میں سحر میم کو اور شہروں میں بھی تلاش کرتا ہو۔"

خان سحر کا مقام اپنے سر کی آنکھوں میں دیکھتے ہی پہچان گیا تھا کہ وہ براق سر کی لیے کتنی اہمیت کی حامل ہے۔

"نہیں خان یہ محبت کی جنگ ہے اور اس کو میں خود لڑو گا۔

میں خود سحر کو ڈھونڈو گا" براق اس کی بات پر خان کو منع کرتا اشارے سے جانے کو کہتا ہے۔

خان کہ جانے کہ بعد براق اپنے دل پر ہاتھ رکھتا کھڑا ہو جاتا ہے۔

"میری جان تم اس دل میں بستی ہو،،،اور وہ دن دور نہیں جب براق شاہ تمہیں اپنے دل کہ نہہ خانوں میں ہمیشہ کہ لیے قید کر لیں گا۔"

براق دل پر ہاتھ رکھتا مسکراتے ہوئے کہتا ہے۔

"کچھ تو خاص ہے تم میں،،، جو یہ دل تم پہ فدا ہو کر صرف تمہیں اپنا بنانے کی ضد لگائے بیٹھا ہے۔"

وہ سحر کہ خوبصورت چہرے کو اپنی نظروں میں بساتا ایسے کہتا ہے،، جیسے سحر واقعے میں اس کہ سامنے موجود ہو۔

تمہارے دل میں قید ہے ہماری دھڑکنیں

دھڑکنے رہنا ورنہ مر جائینگے ہم

------♡--------♡------♡-------♡-------♡

♡-------♡

یونی میں ہر طرف افراتفری مچی ہوئی تھی۔

آج فئیر ویل پارٹی تھی،،ہر کوئی اس کی تیاریوں میں مصروف تھا۔

مسکان اور افرااداس سی سحر کی کمی کو شدت سے محسوس کر رہی ہوتی ہے اور ساتھ پچھتا بھی رہی ہوتی ہے کہ کاش وہ سحر کا نمبر ہی لے لیتی تاکہ وجہ تو پتا چلتی کہ سحر یونی کیوں نہیں آرہی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

براق وائٹ چیک والی شرٹ پر بلیک پینٹ اور کلائی میں برانڈڈ گاڑی پہنے بیزار سا اپنی نیلی آنکھوں سے ارد گرد سٹوڈنٹ کہ ہجوم کو دیکھ رہا ہوتا ہے۔

ابھی کچھ ہی دیر گزری تھی کہ ہر جگہ یونی میں بھگدڑ مچ جاتی ہے۔

مسکان اور افرا اسٹوڈنٹ کو یوں بھاگتے دیکھ گھبرا سی جاتی ہے۔

کچھ لوگ ہاتھوں میں بندوقیں پکڑیں یونی میں گھس کر سٹوڈنٹ میں خوف پھیلا رہے ہوتے ہیں۔

ہر جگہ ایک عجیب سا ماحول بن جاتا ہے۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جہاں پہلے ہر کوئی ہنستے مسکراتے پارٹی کی تیاریاں کر رہا ہوتا ہے۔

وہاں اب چیخ و پکار اور رونے کی آوازیں آ رہی ہوتی ہے۔

ان میں سے ہی ایک آدمی یوں سٹوڈنٹ کہ چیخ و پکار کرنے پر ایک لڑکی کہ سر پر بندوق

رکھتا انھیں خاموش ہونے کو کہتا ہے۔

جس پر سب اپنے منہ پر ہاتھ رکھتے چیخ روکنے کی کوشش کرتے ہیں۔

اچانک ہونے والی فائر پر وہ آدمی لہراتا ہوا نیچے گرتا ہے۔

سب آدمی کو یوں گرتا دیکھ حیران ہوتے فائر کرنے والے کی طرف دیکھتے ہے۔

لیکن وہاں ایک لڑکی کو فوجی یونیفارم میں کھڑا دیکھ حیران سے ہوتے اللہ کا شکر ادا کرتے ہے کوئی تو مدد کے لیے آیا۔

براق جو آدمی کہ یوں لڑکی کو نشانہ بنا کر دھمکی دینے پر شدید غصے میں بپھرتا ہوا اس کی

طرف بڑھنے لگتا ہے۔

اچانک فائر کی آواز سنتا اپنی جگہ جم کر سامنے کا منظر دیکھ حیران سا ہو جاتا ہے۔

جہاں یونیفارم میں ملبوس کوئی لڑکی کھڑی ہوئی ہوتی ہے۔

دور ہونے کہ وجہ سے براق اس کا چہرا دیکھنے سے قاصر تھا۔

"شرافت سے سب کو چھوڑ دو۔

ورنہ میں تمہارے جسم کہ ہر ایک ایذا کو اتنی تکلیف دو گی کہ نہ تم زندوں میں رہوں گے،،نہ مردوں میں "فوجی یونیفارم میں ملبوس حورین آفریدی چیختے ہوئے ان

آدمیوں سے کہتی ہے۔

اس کی اتنی دیدادلیری پر وہاں پر کھڑا ان کا مالک مسکراتے ہوئے اس کہ قریب آتا خباثت سے اسے اوپر سے نیچے تک دیکھتا ہے۔

"تو ہمیں تکلیف دیں گی،، تیرے اندر اتنی ہمت ہے بھی" وہ آدمی اس کا مذاق اڑاتے ہوئے کہتا ہے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

براق آدمی کو یوں حورین کا مذاق اڑاتے دیکھ نہ جانے کیوں برداشت نہیں ہوتا۔

جس پر وہ غصے میں تیزی سے چلتا اس آدمی کہ قریب آتا اس کو غصے سے دیکھتا ہے۔

اچانک براق کہ نظر اس سے ہوتی حورین پر جاتی ہے۔

وہی پر براق شاہ بت بن جاتا ہے۔

وہ آنکھیں پھاڑے حورین کو دیکھ رہا ہوتا ہے کہ آیا کہ میری انکھیں مجھے صیح ہی دکھا رہی ہے یا واقعے ہی میری آنکھیں خراب ہو چکی ہے۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

براق آنکھیں ملتا ہوا دوبارہ دیکھتا ہے لیکن سامنے کا منظر جو کا توں ہی رہتا ہے۔

سامنے سحر عرف حورین فوجی یونیفارم پر ایک ہاتھ میں پستول پکڑیں سر پر کیپ پہنے سرخ سفید رنگت اس پر گرے بڑی بڑی قاتل آنکھیں ستواں ناک جو اس وقت غصے سے سرخ ہو رہا ہوتا ہے۔

گلابی ہونٹ اس کہ اوپر براؤن خوبصورت سا تل گویا براق شاہ کو اس وقت حورین آفریدی کسی پرستان کی حور سے کم نہیں لگ رہی ہوتی۔

براق سب کچھ بھلائے اس میں کھوسا جاتا ہے۔

حورین آدمی کی بکواس پر اپنی ایک لات اس کہ سینے پر مارتی ہے جس پر آدمی دور جا کر گرتا ہے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

براق حیران سا حورین کی کاروائیاں دیکھ رہا ہوتا ہے۔

"اب پتا چلا کمینے کہ مجھ میں کتنی طاقت ہے حورین نخوست سے اسے دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔"

"جلدی سے خود کو اپنے ساتھیوں سمیت ہمارے حوالے کر دوں،،،ورنہ میں ادر ہی تم لوگوں کی قبریں بنانے میں دیر نہیں لگاؤ گی۔"

حورین آدمی کا گریبان پکڑتی چیختے ہوئے کہتی ہے۔

"ہم کبھی بھی خود کو تمہارے حوالے نہیں کریں گے مر جائے گے لیکن کبھی خود کو قانون کہ حوالے نہیں کریں گے۔"

وہ آدمی اس کی طرف دیکھتا غصے سے کہتا ہے۔

"کمینے تیری اتنی جرات میرے سامنے اونچی آواز میں بولتا ہے۔" حورین اس کہ بازوں پر فائر کرتی غصے سے کہتی فوج کی فورس کو انھیں اریسٹ کرنے کا کہتی ہے۔

"اس کو کمینے کو ریڈ روم مین رکھنا اس کو ذرا اپنی طاقت دکھانی ہے۔" حورین غصے سے اس آدمی کو دیکھتی ایک فوجی نوجوان سے کہتی ہے۔

براق جو اس کی ایک ایک کاروائی دیکھ شوک میں ہوتا ہے۔

اچاں ک اپنے پاس کسی کی آواز سنتا ہڑ بڑاتا ہوا سیدھا ہو جاتا ہے۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اوئے کب سے گھور رہے ہو مجھے،، کیا وجہ ہے؟" حورین براق کہ پاس کھڑی ہوتی اس کو گھورتے ہوئے پوچھتی ہے۔

براق حورین کو اپنے قریب دیکھ کر ایک خوش کن احساس خود میں محسوس کرتا مسکرا دیتا ہے۔

"آپ تو میری سٹوڈنٹ ہے،،تو یہ سمجھ لے ایک سر اپنی سٹوڈنٹ اور اپنی ہونے والی فیوچر وائف کو دیکھ رہا ہے۔"

براق آخری کہ الفاظ آہستہ آواز میں کہتا ہے پر حورین اس کی آہستہ آواز سے بڑی آسانی سے مستفد ہوتی اس کو گھورتی ہوئے دیکھتی ہے۔

"تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئی،،، مجھ سے شادی کرنے کہ پلان بنانے کی" حورین غصے سے اس کہ قریب ہوتی اپنی گرے انکھوں سے براق کو کچا چبا جانے والے اندازہ میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

براق اس کی نشیلی انکھوں میں اپنا دل فدا ہوتا محسوس کر رہا ہوتا ہے۔

"میں یقینی طور پر آپ کا سر ہو اور سر سے ایسے بات نہیں کی جاتی" براق مزاحیہ انداز

میں اس سے کہتا ہے۔

"کون سا سر؟ یہ میرا مشن تھا،، جس میں آپ میرے سر تھے۔

جیسے ہی مشن ختم سر بھی ختم" حورین اس کی طرف دیکھتی کہتے ساتھ آگے کی طرف بڑھ جاتی ہے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ہم دوبارہ ضرور ملے گے" براق اس کو جاتے دیکھ اونچی آواز میں کہتا ہے۔

ایسا کبھی نہیں ہوگا حورین اس کی طرف موڑیں بغیر کہتی ہے۔

"ایسا ضرور ہوگا میری شیرنی" براق حورین کو اپنی آنکھوں سے اوجھل ہوتے دیکھ

ایک جذب سے کہتا ہے۔

❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️

آج صدف کی طبیعت خراب تھی،،

جس وجہ سے امتل ڈرتی گھبراتی ہوئ مجبوری کہ تحت کالج آئ تھی۔

کیونکہ بقول صدف کہ ٹیسٹ کہ دن امتل کو بخار بھی ہو جائے،،،تب بھی وہ بیماری میں بھی چھٹی نہ کریں۔

امتل کا آج ذرا کالج آنے کو دل نہیں کر رہا تھا۔

بس ٹیسٹ کی وجہ سے آنا پڑا کیونکہ پہلے بھی وہ ایک دفعہ ٹیسٹ دینے سے محروم رہ چکی تھی۔

امتل پریشان سی اپنی کلاس کی طرف جانے لگتی ہے۔

اچانک ہڑبڑی میں زمین پر پڑے پتھر سے ٹکراتی نیچے گر پڑتی ہے۔

اس کہ نیچے گرنے پر ہر کوئی اس کہ طرف دیکھ کر ہنسنا شروع کر دیتا ہے۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شازین جو لیکچر لینے کہ لیے اپنی کلاس کی طرف جا رہا ہوتا ہے۔

امتل کو زمین پر گرا دیکھ اور سب کو اس کا مذاق اڑاتے دیکھ اس کہ غصے سے رگیں پھولنا شروع ہو جاتی ہے۔

"انف یہاں کوئی جوک شو لگا ہوا ہے،، جو آپ سب لوگ یہاں کھڑے مذاق اڑا رہے ہیں۔

''بجائے اس کی مدد کرنے کہ اس پر ہنس رہے ہے" شازین جو یہاں کا پریفیکیٹ تھا غصے سے سب سے اونچی آواز میں کہتا ہے۔

سب اس کی اتنی غصے والی آواز سن وہاں سے سر جھکائے نکل جاتے ہے۔

کیونکہ یہ سب شازین کہ غصے سے اچھی طرح سے واقف تھے کہ وہ غصے کی حالت میں اگلے بندے کا کیا حال کرتا ہے۔

امتل سب کو اپنا مذاق اڑاتے دیکھ، اس کی آنکھوں میں موٹے موٹے آنسو آجاتے ہے۔

شازین سب کو جاتے دیکھ امثل کو یوں روتے دیکھ بے چین سا اس کی طرف قدم بڑھتا ہے۔

"Little girl, why are you crying?"

شازین اپنے ہاتھ کی پشت سے اس کہ آنسو صاف کرتا ہوا کہتا ہے۔

امثل اس کہ اس طرح آنسو صاف کرنے پر گھبراتے ہوئے پیچھے ہو جاتی ہے۔

وہ اٹھنے کی کوشش کرتی ہے،،، پر پاؤں پر موچ آنے کی وجہ سے وہ ایک چیخ کہ ساتھ دوبارہ بیٹھتی چلی جاتی ہے۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شازین اس کو یوں ٹرپتا دیکھ خود بھی تڑپ رہا ہوتا ہے۔

نہ جانے کیسا انجانا سا احساس تھا،، جس سے شازین امتل کی تکلیف کو خود پر محسوس کر رہا ہوتا ہے۔

وہ امتل کو یوں تکلیف سے بیٹھتا دیکھ اس کا پائوں پکڑتا ہے

امتل اس کہ یوں پائوں پکڑنے پر گھبراتے ہوئے اپنا پائوں کھینچنے لگتی ہے،، پر شازین کی سخت گرفت کی وجہ سے وہ ناکام ہو جاتی ہے۔

"پلیز لٹل گرل! بس کچھ ہی وقت میں آپ کا پائوں ڈھیک ہو جائے گا۔"

وہ شازین کی بات پر اپنی مزاحمت روکتی چپ کر کہ بیٹھ جاتی ہے۔

شازین امتل کو مزاحمت نہ کرتا دیکھ سکون کا سانس خارج کرتا ہے۔

شازین چاہ کر بھی اپنی لٹل گرل سے غصے سے نہیں بول سکتا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس وجہ سے اس نے بلکل پیار سے امتل کو ٹریٹ کیا تھا تاکہ وہ کوئی شور نہ مچائے۔

شازین امتل کی طرف دیکھتا ہے،،، جو تکلیف کہ ڈر سے اپنی انکھیں بند کیے سخت گھبرا رہی ہوتی ہے۔

شازین اس کو پیار بھری نظروں سے دیکھتا آرام سے امتل کا پائوں پکڑتا جھٹکا دیتا ہے۔

امتل پائوں پر سخت تکلیف محسوس کرتی شازین کہ کندھے پر ہاتھ رکھے اس کو زور سے جکڑ لیتی ہے۔

شازین اچانک امتل کا لمس اپنے کندھے پر محسوس کرتا سانس روکے اس کی طرف دیکھنے لگتا ہے۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

امتل اپنے اوپر کسی کی نظروں کا ارتکاز محسوس کرتی پٹ سے آنکھیں کھولتی شازین کی طرف دیکھتی ہے۔

جو اس کو فدا ہوئی نظروں سے دیکھ رہا ہوتا ہے۔

امتل اس کہ اس طرح دیکھنے پر گھبراتی ہوئ شازین کہ کندھوں سے اپنے ہاتھ اٹھاتی ہے۔

امتل جلدی سے اپنا بیگ پکڑتی کھڑی ہو جاتی ہے اور یہ دیکھ کر اس کو بہت خوشی ہوتی ہے کہ اب اس کہ پائوں میں بلکل درد نہیں ہو رہی ہوتی۔

امتل مسکراتی ہوئ نظروں سے شازین کی طرف دیکھتی ہے

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جواب بھی کھڑا بغیر پلک جھپکتے اس کو ہی یک ٹک دیکھ رہا ہوتا ہے۔

"آپ کا بہت بہت شکریہ "امتل خوش ہوتی اس سے کہتی ہے۔

شازین امتل کی پر فسوں آواز سنتا ہوش میں آتا اس کی طرف نہ سمجھی سے دیکھتا ہے۔

"کچھ کھا کیا؟لٹل گرل" شازین پیار سے اس سے پوچھتا ہے۔

"وہ۔۔۔۔وہ شکریہ آپ کا" امتل اس کو کہتی شازین کی وار فتگی بھری نظروں سے گھبراتی وہاں سے بھاگ جاتی ہے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شازین اس کو یوں بھاگتے دیکھ قہقہہ لگا کر ہنس پڑتا ہے۔

اگر کوئی شازین اور نگزیب کو دیکھ لے تو غش کھا کر بے ہوش ہو جائے کہ آیا کہ یہ وہی کھڑوس شازین ہے نہ،، جواب یوں قہقہہ لگا کر ہنس رہا ہے۔

امتل شازین کا قہقہ اپنے پیچھے سنتی مسکراتی ہوئی اپنی کلاس کی طرف بڑھ جاتی ہے۔

میں چاہوں بھی تو وہ

الفاظ نہ لکھ پاؤں

جس میں بیاں ہو جائے کہ

کتنی محبت ہے تم سے

♥♥♥♥♥♥♥♥♥

نائل کی اج بینک کوک کی فلائیٹ تھی۔

لیکن رستے میں گاڑی خراب ہونے کی وجہ سے وہ سخت غصے میں سڑک پر ادر سے ادر

چکر لگا رہا ہوتا ہے۔

"ڈرائیور کا کا کتنی دیر ہے اور" نائل بیزار سا گھڑی میں وقت دیکھتا ڈرائیور سے کہتا ہے۔

"سر مجھے کوئی بڑا مسلہ لگتا ہے آپ رو کے میں کسی ٹیکسی کا بندوبست کرتا ہوں۔"

ڈرائیور یہ کہتا ہوا وہاں سے چلا جاتا ہے۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نائل جو گاڑی کہ پاس کھڑا ادر ادر دیکھ رہا ہوتا ہے۔

یہ جگہ جنگل کہ بیچ و بیچ بنی سڑک کی تھی جہاں اس وقت وہ کھڑا ہوا ہوتا ہے۔

شوٹ روڈ سے جانے کہ چکروں میں اب نائل سخت پچھتا رہا ہوتا ہے۔

نائل جو اپنی ہی سوچوں گم کھڑا ہوا ہوتا ہے۔

اچانک پیچھے سے دھکا لگنے پر نائل اس وجود سمیت زمین پر جا گرتا ہے۔

مسکان جو خود کو تنگ کرنے والے غنڈوں کا اچھی طرح مار کوٹائی سے سواگت کر کہ بھاگتی ہوئی بار بار پیچھے کی طرف دیکھتی آ رہی ہوتی ہے کہ غنڈیں اس کہ پیچھے تو نہیں آ رہے۔

اچانک کسی مردانہ وجود سے ٹکراتے فوراً ہی اپنا توازن برقرار نہ رکھتے ہوئے اس سمیت زمین پر جا گرتی ہے۔

اب منظر کچھ یوں تھا،،، مسکان آنکھیں بند کیے زمین پر لیٹی ہوئی تھی اور نائل ہاتھوں

سے زمین پر دبائوں ڈالتا خود کو مسکان کہ اوپر گرنے سے روکتا غور سے مسکان کی طرف دیکھ رہا ہوتا ہے۔

مسکان کو پہچناتے ہی کہ یہ وہی لڑکی ہے۔

جس نے وہاں لڑکے کی دھلائی کہ ساتھ پہلی ملاقات میں نائل صدیقی کو بھی تسخیر کر لیا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ مسکان کو چہرے کو دیکھ رہا ہوتا ہے،،،

سرخ وسفید رنگت جس پر بھاگنے سے ننھی ننھی پسینے کی بوندیں جھلملا رہی ہوتی ہے۔

بند آنکھیں جن پر پلکیں سایہ فگن ہوئی لرز رہی ہوتی ہے۔

مسکان خود کو بچتے دیکھ ایک آنکھ کھولتی ادر گرد کا جائزہ لیتی ہے۔

لیکن اپنے اپور ہیٹھے کھٹے مردانہ وجود کو دیکھتی دونوں آنکھیں کھولتی دھکا دیتی نائل کو خود سے دور کرتی ہے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"یوں چیپ تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئی یوں میرے اوپر گرنے کی" مسکان نائل کی طرف دیکھتی اونچی آواز میں کہتی ہے۔

"اوف میری پٹاخہ تو غصے میں اور خوبصورت ہو جاتی ہے" نائل دل ہی دل میں خود سے کہتا چہرے پر سنجیدہ تاثرات سجائے مسکان کی طرف دیکھتا ہے۔

"میں آپ کو بتادو دھکا آپ نے مجھے دیا۔

جس کی وجہ سے میں بھی آپ کہ ساتھ نیچے گراہوں اور آپ ذرا آنکھیں کھول کر غور سے دیکھتی میں نے زمین پر ہاتھ رکھ کر خود کو آپ کہ اوپر گرنے سے روکا ہوا تھا۔"

نائل اس کی طرف دیکھتا ہوا ایک آبرو اچکاتے ہوئے کہتا ہے۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ مسکان ہی کیا جو اپنی غلطی مان جائے۔

"جو بھی ہے آپ کا قصور ہے،، چلے سوری کریں" مسکان جلدی سے اس کو کہتی ہے۔

نائل اس کی حرکتیں دیکھ اپنی ہنسی کنڑول کرتا ہے جو اپنی غلطی ماننے کی بجائے اس پر ہی

چڑائی کر رہی ہوتی ہے۔

"سوری" نائل اپنے منہ سے غیر ارادی طور پر نکلے الفاظ پر خود بھی حیران ہوتا ہے کہ وہ نائل صدیقی جس نے کبھی خود بھی غلطی کر کہ سوری نہیں کہا۔

آج قصور نہ ہوتے ہوئے بھی وہ مسکان سے بلا جھجک سوری کر گیا تھا، حیران ہونا تو بنتا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مسکان جو یہی سوچ رہی ہوتی ہے کہ یہ انسان کبھی بھی سوری نہیں کرے گا۔

بڑے آرام سے اسے سوری کرتے دیکھ حیرانگی سے اس کی طرف دیکھتی ہے۔

نائل مسکان کو حیران ہوتے دیکھ مسکرا دیتا ہے۔

مسکان اس سے سوری سنتی اگے کی طرف بڑھ جاتی ہے۔

"روکے کہا جا رہی ہے آئے میں آپ کو ڈراپ کر دوں" نائل اس سنان سڑک پر اس کو جاتے دیکھ فکر سے پر لہجے میں اس کو کہتا ہے۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

چاہے مسکان لاکھ بہادر صبح اب اندھیرا پھیلنے والا تھا۔

مسکان اس کہ ایک دفعہ کہنے پر ہی وہی اس سے تھوڑا دور ہو کر کھڑی ہو جاتی ہے۔

نائل مسکان کو اپنی بات مانتا دیکھ مسکرا دیتا ہے۔

"وہ میری گاڑی خراب ہو گئ ہے،،ڈرائیور گیا ہے ٹیکسی لینے" نائل اس کی نظریں خود پر محسوس کرتا جواب دیتا ہے۔

"ویسے آپ کا کیا نام ہے؟" نائل مسکان کہ منمھونے چہرے کی طرف دیکھتا استفار کرتا ہے۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"کیوں آپ نے کیا میرا مہینے کا راشن لگوانا ہے جو نام پوچھ رہے ہے" اس کہ نام پوچھنے پر مسکان پھاڑ کھانے والے انداز میں نائل سے کہتی ہے۔

نائل اس کا دبنگ روپ دیکھ اپنی ہنسی بڑی مشکل سے قابو کرتا ہے۔

"چلے نہ بتائے نام،، میرا نام 'نائل صدیقی' ہے۔"

"میں نے پوچھا آپ سے آپ کا نام جو آپ بتا رہے ہے" مسکان اس سے کہتی دوسری طرف دیکھنے لگتی ہے۔

"پوچھا تو نہیں پر پھر بھی میرا دل کیا تو بتا دیا۔"

انھیں باتیں کرتے کچھ ہی دیر گزرتی ہے کہ ڈرائیور ٹیکسی میں بیٹھا وہاں آ جاتا ہے،،،نائل پیچھلی گاڑی کا دروازہ کھولتے مسکان کو بیٹھنے کا اشارہ کرتا ہے۔

مسکان تین تین بندوں کو دیکھ گاڑی میں بیٹھنے سے گھبرا رہی ہوتی ہے۔

نائل اس کی گھبراہٹ کو اچھی طرح سمجھ جاتا ہے۔

"یقین رکھے آپ کو باعزت طریقے سے گھر پہنچاؤں گا۔

جن کی اپنی عزتیں ہوتی ہے،،وہ کسی اور کی عزت خراب کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتے،،بلکہ ان کا احترام اور حفاظت کسی نازک آبگینے کی طرح کرتے ہے۔"

مسکان نائل کی اتنی گہری بات پر ایک پل کہ لیے حیران ہوتی اس کی طرف دیکھتی ہے۔

"چلے"مسکان نائل کی آواز پر دل میں اللہ کا نام لیتی گاڑی میں بیٹھ جاتی ہے۔

نائل دوسری طرف سے آتا گاڑی کا پیچھلا دروازہ کھول کر مسکان سے فاصلہ رکھے بیٹھ جاتا ہے۔

کچھ ہی دیر میں ٹیکسی مسکان کہ بتائے ہوئے رستے پر آ کر روکتی ہے۔

مسکان گاڑی سے نکلتی نائل کی طرف آتی ہے۔

نائل اس کو اپنے پاس کھڑے دیکھ اس کی طرف دیکھتا ہے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"وہ شکریہ آپ کا آپ نے میری مدد کی" مسکان گاڑی کی طرف دیکھتی نائل کا شکریہ ادا کرتی ہے۔

نائل مسکان کی اس ادا پر مسکرا دیتا ہے۔

"نہیں شکریہ کرنے کی کوئی ضرورت نہیں،،،اپ کی جگہ کوئی بھی ہوتا میں اس کی اسی طرح مدد کرتا" نائل مسکان کی طرف دیکھتا خود کو کہتے ہوئے سنتا ہے۔

اگر مسکان کی جگہ کوئی بھی ہوتا تو شاید نائل اتنا بے چین اور پریشان نہ ہوتا،،، جتنا مسکان کہ لیے ہوا تھا۔

"چلیے اب میں چلتا ہو" نائل اس کی طرف آخری دفعہ پیار بھری نظروں سے دیکھتا گاڑی کی طرف بڑھ جاتا ہے۔

"میرا نام مسکان ہے" نائل کو گاڑی میں بیٹھنے سے پہلے مسکان کی آواز سنائی دیتی ہے۔

جس پر ایک خوبصورت سی مسکراہٹ نائل کہ چہرے پر چاہ جاتی ہے۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"بہت پیارا نام ہے" نائل مسکان کی طرف دیکھتا دل سے مسکراتے ہوئے کہتا ہے۔

مسکان اس کہ تعریف کرنے پر مسکراتی ہوئی گھر کی طرف دوڑ لگا دیتی ہے۔

نائل اس کو ویلا میں داخل ہونے تک دیکھتا گاڑی میں بیٹھ جاتا ہے۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ویلڈن کیپٹن حورین مجھے آپ پر فخر ہے۔

پہلے مشن کی طرح آپ نے یہ مشن بھی بہت بہادری اور دلیری کہ ساتھ مکمل کیا ہے۔"

جنرل اسد اپنے آفس میں موجود حورین کی بہادری کی تعریف کرتے ہوئے کہتے ہے۔

"سر اس میں میرا کوئی کمال نہیں یہ اللہ کا احسان ہے مجھ پر،، جس نے مجھ میں اتنی ہمت ڈالی کہ جب بھی میرے قدم ڈگمگانے لگتے یا میں اپنے آپ کو کمزور محسوس کرنے لگتی ہوں۔

تب اللہ ہی ہے جو میری طاقت بنتا ہے۔"

حورین فوجی یونیفارم میں ملبوس فخر سے سر اونچا کیے مسکراتے ہوئے جنرل اسد سے کہتی ہے۔

میجر علی بھی پاس کھڑے کیپٹن حورین کی کامیابی پر مسکرا رہے ہوتے ہے۔

واقعے جنرل اسد نے بلکل ڈھیک کہا تھا کہ حورین آفریدی جس کام میں ہاتھ ڈال دیں

اسے پایہ تکمیل تک پہنچانے سے اسے اللہ کی ذات کہ علاوہ کوئی نہیں روک سکتا۔

"اوکے کیپٹن حورین! آپ کو ایک مہینے کی چھٹیاں دیں جارہی ہے۔

ریکارڈ کہ مطابق آپ نے پیچھلے ایک سال سے اوف نہیں لیا،،اب آپ اپنے گھر جائے اور اپنی چھٹیاں انجوائے کریں۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جیسے ہی اگلا مشن شروع ہوگا،،،آپ کو بلالیا جائے گا" جنرل اسد اس سے کہتے اس کہ سر پر شفقت بھرا ہاتھ رکھتے ہے۔

"جی سر جیسا آپ چاہے" حورین سیلوٹ کرتی وہاں سے نکلتی چلی جاتی ہے۔

"موم،ڈیڈ،بھائی! سب کدر ہوں" حورین اپنے ہینڈ کیری کہ ساتھ آفریدی ویلا میں

قدم رکھتی، سب کو دروازے کی دہلیز پر کھڑی آوازیں دیں رہی ہوتی ہے۔

میکال جو اپنے روم میں پینٹنگ کر رہا ہوتا ہے،، کسی کی آواز سنتا پریشانی سے سب کچھ چھوڑتا اپنے کمرے سے باہر نکلتا ہے۔

نائلہ بیگم جو کچن میں رات کہ لیے میڈ سے ڈنر بنوا رہی ہوتی ہے،،، وہ بھی آواز سنتی کچن سے باہر آجاتی ہے۔

میکال جیسے ہی سیڑھیاں اترتے نیچے آتا ہے۔

اس کی سیدھا نظر دروازے کہ پاس وائٹ پینٹ اس کہ اوپر ریڈ شوٹ شرٹ پہنے حورین پر پڑتی ہے،، تو ایک خوشی کی لہر اس کہ پورے وجود میں سرائیت کر جاتی ہے۔

“My doll is coming”.

میکال حورین کو دیکھتا تیزی سے اس کہ قریب آتا اس کو اپنے گلے لگا لیتا ہے۔

"شکر ہے ڈول تم آگئی،،،ورنہ تمہیں نہیں پتا اس ایک سال میں مجھ سمیت موم ڈیڈ نے تمہاری کمی کو کتنا محسوس کیا ہے۔"

"موم کو جب بھی تمہاری بہت یاد آتی تھی تو وہ رونے لگ جاتی تھی" میکال حورین کو گلے لگائے روندی ہوئی آواز میں کہتا ہے۔

حورین کہ بھی سب سے اتنا عرصہ دوری پر آنکھوں سے آنسوں نکل پڑتے ہے۔

"بھائی میں نے آپ کو اور موم ڈیڈ کو بہت مس کیا" حورین روتے ہوئے کہتی ہے۔

"کیا ہوا؟،،، یہ اتنا شور کون مچا رہا ہے" نائلہ بیگم جو کسی کی آواز سنتی باہر آتی ہے سامنے اپنی جان سے عزیز بیٹی کو دیکھ ان کی آنکھوں سے آنسو نکل پڑتے ہے۔

"حورین یہ تم ہی ہو نہ بیٹا" نائلہ بیگم میکال کہ گلے لگی روتی ہوئ حورین کی طرف دیکھتی ہوئ کہتی ہے۔

حورین اپنی موم کی پکار پر میکال سے الگ ہوتی بھاگتے ہوئے نائلہ بیگم کہ گلے لگ جاتی ہے۔

نائلہ بیگم ایک سال بعد اپنی بیٹی کا لمس محسوس کر کہ دلوں و جان سے اللہ کا شکر ادا کرتی ہے،، جس نے حورین کی حفاظت کی،،،،

نائلہ بیگم اس کہ سر پر بوسا دیتی اس کو اپنے سینے میں بھینچ لیتی ہے۔

"بس بس! تھوڑا پیار بیگم ہمارے لیے بھی رہنے دیں۔"

مصطفی صاحب جو ابھی آفس سے واپس آئے تھے۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سامنے اپنی لاڈلی بیٹی کو دیکھ ان کو اپنی طبیعت ہشاش بشاش ہوتی ہوئی محسوس ہوتی ہے۔

کیونکہ کئی دونوں سے مصطفی صاحب کو حورین کی بہت یاد آرہی ہوتی ہے،،، جس وجہ سے وہ اپنی طبیعت خراب کر بیٹھے تھے۔

ڈیڈ! حورین کی نظر جیسے ہی اندر آتے مصطفی صاحب پر پڑتی ہے وہ روتی ہوئی ان کہ گلے لگ جاتی ہے۔

مصطفی صاحب اپنی بیٹی کو صیح سلامت دیکھ دل میں لاکھ بار خدا کا شکر ادا کرتے ہے۔

ایک ہی تو ان کی بیٹی تھی جس نے بھی ضد سے آرمی جوائن کی تھی۔

ورنہ مصطفی صاحب اور نائلہ بیگم کسی طور حورین کہ آرمی جانے پر آمدہ نہیں تھے۔

لیکن اپنی لاڈلی بیٹی کا اپنے وطن اور آرمی کہ لیے جنون دیکھتے ہوئے انھیں ماننا ہی پڑا۔

"ڈیڈ میں نے آپ کو بہت مس کیا" حورین بچوں کی طرح ان کہ بازوں پکڑیں کہتی ہے۔

"میں نے بھی اپنی بیٹی کو بہت مس کیا" مصطفی صاحب حورین کہ سر پر ہاتھ رکھتے شفقت سے بھرپور لہجے میں کہتے ہے۔

"چلوں چلوں اب بہت روناد ھونہ ہو گیا جائوں جا کر فریش ہو جائو سفر سے تھکی ہوئی آئی ہو۔"

میکال دکھ بڑا ماحول بنتا دیکھ اس کو فریش ہونے کا کہتا ہے۔

"ہاں بیٹا جائو فریش ہو لو تھکان اتر جائے گی" نائلہ بیگم حورین کو جانے کا کہتی ہے۔

حورین ایک نظر سب کو مسکراتی ہوئی نظروں سے دیکھتی اوپر اپنے روم کی طرف بڑھ جاتی ہے۔

مصطفی صاحب صاحب اور نائلہ بیگم کی دو اولادیں تھی۔

ایک بیٹا اور ایک بیٹی،، بیٹا میکال آفریدی جو مشہور پینٹر تھا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بیٹی حورین آفریدی جو آرمی میں کیپٹن تھی اور اپنے ملک کی بقا کہ لیے اپنی خدمات سر انجام دیں رہی تھی۔

براق جس نے اب دوبارہ خان کو حورین کا نام بتا کر اس کی انفو ڈھونڈنے کو کہا تھا۔

اب اپنے پرسنل فارم ہاؤس کہ گارڈن میں بے چینی سے چکر لگاتا خان کا انتظار کر رہا ہوتا

ہے۔

خان کو ایک فائل پکڑے اپنی طرف آتا دیکھ براق فوراً سے اس کی طرف بڑھتا ہے۔

"کچھ پتا چلا خان حورین کہ بارے میں" براق امید سے پر لہجے میں خان سے استفسار کرتا ہے۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

خان اپنے سر کی مجنوں بنی حالت دیکھ نیچے سر کیے بڑی مشکل سے اپنی ہنسی کا گلہ گھونٹتا ہے۔

براق خان کو مسکراتے دیکھ لیتا ہے۔

لیکن اس وقت اس کہ اوپر صرف حورین کہ بارے میں جاننے کا جنون سوار تھا، اس وجہ سے وہ خان کو دیکھ کر بھی اگنور کر دیتا ہے۔

"جی سر حورین میم کی ساری انفو اس فائل میں موجود ہے،، آپ دیکھ لے" خان براق کو دیکھتا اس کی طرف فائل بڑھاتے کہتا ہے۔

براق جلدی سے خان سے ایسے فائل پکڑتا ہے جیسے اس کہ اندر اس کہ لیے زندگی دینے کی سبیل لکھی گئی ہو۔

خان اس کو فائل پکڑاتا وہاں سے واک آئوٹ کر جاتا ہے۔

براق تیزی سے فائل کھولتا ہے۔

پہلے صفحے پر ہی حورین کی خوبصورت تصویر دیکھ کر اس کہ کب سے جھنجلائے ہوئے اعصاب پر سکون سے ہو جاتے ہے۔

"میری شیرنی" براق پیار سے حورین کی تصویر پر ہاتھ پھیرتا اس تصویر کو اپنے سینے سے لگا لیتا ہے۔

براق کا دل حورین کی تصویر سینے سے لگنے پر زور و شور و سے دھڑک پڑتا ہے۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

گویا گواہی دیں رہا ہو کہ براق شاہ تمہیں حورین آفریدی سے محبت نہیں جنون کی حد تک عشق ہو چکا ہے۔

وہ جلدی سے ہواسوں میں لوٹتا حورین کی باقی انفو فائل پر دیکھتا ہے۔

حورین آرمی میں ہے،، یہ تو براق کو یونی میں اس کہ یونیفارم سے ہی پتا چل جاتا ہے اور یہ پڑھ کر براق کو اور خوشی ہوتی ہے کہ اس کی شیرنی آرمی میں کیپٹن ہے۔

"واہ واقعے مجھے فخر ہے اپنی جان پر" براق آرمی یونیفارم میں حورین کی تصویر دیکھتا چمکتی ہوئی آنکھوں سے کہتا ہے۔

دیکھنا میری جان وہ دن دور نہیں جب یہ براق شاہ اپنی دل کی ملکہ کو ہمیشہ کہ لیے اپنے پاس بلا لیں گا۔

براق حورین کی تصویر کو دیکھتا کہتا ہے۔

اب ایک دیوانے کی نہ ختم ہونے والی اپنے محبوب سے باتیں شروع ہو چکی تھی جس کا کوئی اختتام نہیں تھا۔

بس سمجھ لوں پیار محبت کا اتنا افسانہ ہوتا ہے

کچھ آنکھیں پاگل ہوتی ہے کچھ دل دیوانہ ہوتا ہے

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

"موم میں ذرا ایک شوپ تک جا رہی ہو" افرا نادیہ بیگم کو کہتی ہے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"دھیان سے بیٹا جانا" نادیہ بیگم کچن کی دہلیز پر کھڑی اس سے کہتی ہے۔

"جی موم بس مجھے بیس سے پندرہ منٹ لگے گے میں یوں گی اور یوں آئی" افرا نادیہ بیگم کو دیکھتی چٹکی بجاتے ہوئے کہتی ہے۔

نادیہ بیگم اس کو جاتے ہوئے دیکھتی دوبارہ کچن کا رخ کرتی ہے۔

افرا بلیو فراک جس پر خوبصورت سی کڑھائی ہوئی تھی،، سر پر وائٹ حجاب لیے افرا چمکتی ہوئی آنکھوں سے ادر گرد ماحول کو دیکھ رہی ہوتی ہے۔

افرا تیزی سے اپنے قدم بک شوپ کی طرف بڑھا دیتی ہے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ جلدی سے اپنی مطلوبہ کتاب لیتی بک شوپ سے باہر نکلتی ہے۔

"واہ وہ دیکھ کیا مال آیا ہے۔"

افرا ابھی تھوڑے ہی قدم آگے بڑھاتی ہے کہ اس کو اپنی سماعت میں بیہودہ گفتگو سے مزین جملے سنائی دیتے ہے۔

"ارے! رانی کدر چلی" اچانک چار لفنگے ٹائپ لڑکے افرا کہ ارد گرد چکر کاٹتے خباثت سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہتے ہے۔

افرا انھیں اگنور کرتی نکلنے کہ لیے آگے قدم بڑھانے لگتی ہے کہ ایک لڑکا فوراً سے اس کہ سامنے آجاتا ہے۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"کدر چلی رانی ہمارے ساتھ چل تجھے سچ مچ کی رانی بنادیں گے۔"

وہ لڑکا اس کی طرف ہوس بڑھی نظروں سے دیکھتا خباثت سے قہقہ لگاتا ہے۔

افرا کوئی راہ نظر نہ آتے دیکھ روتی ہوئی آسمان کی طرف دیکھتی ہے۔

جیسے کہہ رہی ہو "اے اللہ میری مدد کر"

"بے شک تو ہی عزت دینے والا اور تو ہی ذلت دینے والا ہے۔"

"اے اللہ میری عزت تیرے ہاتھ میں ہے" افرا آنسوں بھری آنکھوں سے دل ہی دل میں اپنے رب کو پکارتے ہوئے کہتی ہے۔

حورین کی سالگرہ ٹھیک ایک ہفتے بعد تھی۔

جس کی وجہ سے میکال گفٹ خریدنے شوپ پر آیا ہوا تھا۔

میکال گفٹ لے کر دوکان سے باہر نکلتا اپنی کار کی طرف بڑھ جاتا ہے کہ اچانک اس کی غیر ارادی طور پر نظر سڑک پر لڑکی کو گھیرے لڑکوں پر پڑتی ہے۔

جو اس کو تنگ کر رہے ہوتے ہے۔

افرا کی میکال کی طرف پشت تھی جس وجہ سے میا کل اس کو دیکھ نہیں پاتا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس کو یہ دیکھ کر سخت غصہ آتا ہے کہ وہ لڑکی نکلنے کی کوشش کر رہی ہوتی ہے۔

لیکن ایک لڑکا اس کہ سامنے آ کر بد معاشوں کی طرح اس کا رستہ روکے کھڑا تھا۔

میکال مزید برداشت نہ کرتا ہوا ان کی طرف اپنے قدم بڑھا دیتا ہے۔

افرا جو اللہ کی طرف سے کسی غیبی مدد کا انتظار کر رہی ہوتی ہے۔

اچانک اپنے سامنے کھڑے لڑکے کہ کندھے پر کسی کا بھاری مردانہ ہاتھ دیکھتی سر اٹھا کر اس کو دیکھتی ہے۔

میکال اس لڑکے کہ کندھے پر جو افرا کہ سامنے ڈھال بن کر کھڑا ہوتا ہے۔

جس سے میکال کو وہ بلکل نظر نہیں آرہی ہوتی دباؤ دیتا دباتا جس سے اس لڑکے کی چیخ نکل جاتی ہے۔

وہ اس لڑکے کو کندھے سے پکڑتا ایک طرف دھکا دیتا خون آشام نظروں سے گھورتا ہے۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اوئے! زیادہ شانہ بننے کی کوشش نہ کر تیری محبوبہ لگتی ہے،،، جو اسے بچانے آگیا،، نکل لے یہاں سے" ان میں سے ہی ایک لڑکا اپنے ساتھی کو نیچے زمین پر گرا دیکھ میکال کو اونچی آواز میں کہتا ہے۔

میکال غصے سے اس لڑکے کی طرف دیکھتا ہے کہ اچانک اس کی نظر پاس کھڑی افرا پر پڑتی ہے جو آنسو بہاتی کانپ رہی ہوتی ہے۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میکال افرا کو دیکھ سخت شوک میں چلا جاتا ہے۔

اچانک وہ شدید غصے میں آتا ہے،،، جس سے اس کی ماتھے کی نسیں نمایاں ہونا شروع ہو جاتی ہے۔

وہ افرا کو یوں ڈریں سہمے دیکھ سرخ ہوتی آنکھوں سے ان لڑکوں کی طرف دیکھتا،، اس

بکواس کرتے لڑکے کی طرف بڑھتا،،اس کو پیٹنا شروع کر دیتا ہے۔

افرا یوں میکال کو مارتے دیکھ لڑکے کی طرف دیکھتی ہے۔

جس کہ سر اور منہ سے خون نکلتا اس کی ساری شرٹ بھگو دیتا ہے۔

اپنے ساتھی کی ایسی حالت دیکھ باقی لڑکے ڈرتے ہوئے وہاں سے بھاگ جاتے ہیں۔

وہ ڈرتے ہوئے میکال کی طرف دیکھتی ہے،،،جو رکنے کا نام ہے نہیں لے رہا ہوتا ہے۔

افرا جلدی سے اپنے آپ کو کمپوز کرتی اس کی طرف بڑھتی ہے۔

"چھوڑ دیں اسے "افرا میکال کہ پاس کھڑی اس کو ہلکی آواز میں کہتی ہے۔

میکال اس کی آواز سن کر بھی ان سنا کرتا جنونی ہوا اس کو مار رہا ہوتا ہے۔

وہ میکال کہ اوپر اپنی کہی بات کا کوئی خاطر خواہ اثر نہ دیکھ اس کو بازوں پکڑتی جھنجھوڑتی ہے۔

"میں نے کہا چھوڑ دیں اسے "افرا میکال کو اونچی آواز میں کہتی ہے۔

وہ افرا کہ خود کو جھنجھوڑنے پر ہوش میں آتا اس لڑکے کو لات مارتا زمین پر دھکا دیتا ہے۔

"کمینے اب تو کسی لڑکی کہ اوپر گندی نظر اٹھا کر دیکھنے کہ بارے میں سوچنا تو دور،، خوابوں میں بھی یہ غلیظ حرکت کرنے سے پہلے سو بار سوچے گا۔"

وہ لڑکا اپنی جان بخشی پر جلدی سے ہانپتا ہوا وہاں سے بھاگ جاتا ہے۔

"کیا کر رہی تھی؟،، یوں اکیلی ادر" میکال افرا کی طرف دیکھتا غصے سے کہتا ہے۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

افرا اس کی غصے بھری آواز سن اپنی جگہ سہم جاتی ہے۔

وہ افرا کو ڈرتا دیکھ بڑی مشکل سے اپنے غصے پر قابو کرتا ہے۔

"افرا میں آپ سے کچھ پوچھ رہا ہوں کیا کر رہی تھی ادر اکیلی" میکال اس کو خود سے ڈرتا

دیکھ اب کی بار آہستہ آواز میں استفسار کرتا ہے۔

"و۔۔۔۔وہ۔۔۔۔۔وہ میں ادر بک لینے آئی تھی تو باہر نکلتے ہی ان لڑکوں نے بد تمیزی کرنا شروع کر دیں۔"

افرا ڈرتے ہوئے اس کو اپنے اوپر گزری ساری آپ بیتی بتا کر ڈر کہ مارے آنکھیں بند کر لیتی ہے کہ کہی میکال غصے میں اسے بھی نہ مارنا شروع کر دیں۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میکال افرا کو کبوتر کی طرح آنکھیں بند کیے دیکھ ہنس پڑتا ہے۔

اس کا سارا غصہ اپنی لائف لائن کو دیکھ کر ہی اوڑن چھو ہو چکا تھا۔

"آئندہ سے کوشش کریں کسی کہ ساتھ باہر نکلے،،،آج کا زمانہ ایسا نہیں کہ لڑکیاں اکیلی باہر نکل سکے" میکال سنجیدہ لہجے میں اس سے کہتا ہے۔

افرا اس کی بات پر بند آنکھوں سے ہی سرہاں میں ہلاتی ہے کہ جیسے کہہ رہی ہو آگے میری توبہ کبھی اکیلی باہر نکلی۔

وہ افرا کو بچوں کی طرح سر ہلاتے دیکھ قہقہ لگا کر ہنس پڑتا ہے۔

افرا میکال کو خود پر ہنستے دیکھ پٹ سے آنکھیں کھولتی خفگی سے اس کی طرف دیکھتی ہے۔

"اچھا اچھا سوری یار" میکال اس کو کہتا اپنے دونوں ہاتھوں سے کان پکڑتا افرا سے سوری کرتا ہے۔

افرا اس کہ یوں چھوٹے بچوں کی طرح سوری کرنے پر مسکرا دیتی ہے۔

وہ افرا کو یوں ہنستے دیکھ محبت بھری نظروں سے اس کی مسکراہٹ میں کھو سا جاتا ہے۔

کچھ راہ گیر چلتے ہوئے حیران ہوتے ان دونوں کو دیکھ رہے ہوتے کہ ایک خوبرو نوجوان جو کسی بھی لڑکی کا آئیڈیل ہو سکتا ہے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیسے ایک چھوٹی سی لڑکی کہ سامنے کھڑا کان پکڑے اس کو سوری کر رہا ہوتا ہے۔

افرا سب لوگوں کی نظریں خود پر اور میکال پر محسوس کرتی،، جلدی سے اپنی مسکراہٹ پر قابو پاتی اس کی طرف دیکھتی ہے۔

جو ابھی بھی کان پکڑے افرا کو ہی دیکھ رہا ہوتا ہے۔

افرا میکال کہ چہرے کہ سامنے اپنا ہاتھ ہلاتی ہے۔

جس سے وہ جلدی سے اپنے کانوں سے ہاتھ اٹھاتا افرا کی طرف دیکھتا ہے۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اب تو معاف کر دیا نہ "میکال اس سے کہتا ہے۔

وہ میکال کی بات پر اثبات میں سر ہلاتی ہے۔

"آپ کا بہت بہت شکریہ آپ نے مجھے ان سے بچایا"افرا بھی کچھ دیر پہلے ہوئے واقعے

کا ذکر کرتی میکال کا شکریہ ادا کرتی ہے۔

"چلے آئے میں آپ کو چھوڑ دو" میکال افرا کو کہتا اس کو اپنے آگے چلنے کا اشارہ کرتا ہے۔

جس پر افرا چپ چاپ اس کی بات مانتی آگے کی طرف چل پڑتی ہے۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میکال ایک محافظ کی طرح اس کہ پیچھے چل پڑتا ہے اور دل ہی دل میں خود سے ایک عہد کر رہا ہوتا ہے کہ کبھی بھی اپنی لائف لائن پر کسی بھی تکلیف اور دکھ کا سایہ تک بھی پڑنے نہیں دیں گا۔

❤️💗💖❤️💗💖❤️💗💖❤️

صدف اور امتل کہ کالج میں کچھ دنوں بعد فئیر ویل تھی۔

جس کی وجہ سے دونوں مارکیٹ اپنے پارٹی کہ لیے ڈریس خرید نے آئی تھی۔

"بھائی یہ سوٹ دکھائے" صدف دوکان دار کو ریک کہ اندر پڑے گلابی سوٹ جس پر دھاگے سے نفیس سا کام ہوا ہوتا ہے دکھانے کو کہتی ہے۔

دوکان دار صدف کہ کہنے پر اپنا غصہ ضبط کرتا جلدی سے وہ سوٹ نکالتا اس کو دکھاتا ہے۔

"اس کا رنگ کچھ زیادہ ہی ڈارک ہے" صدف اس سوٹ کو بھی باقی سوٹوں کی طرح ریجیکٹ کرتی دوکان دار سے کہتی ہے۔

باجی آپ یہ بتائے آپ نے کوئی سوٹ خریدنا بھی ہے کہ یوہی بس دیکھنے کہ لیے آئی ہے" دوکان دار اب کی بار غصے پر قابو نہ پاتا اس سے کہتا ہے۔

کیونکہ صدف میڈم جب سے دوکان میں آئی تھی،،،

دوکان دار بچارے کو مکمل پاگل بنا چکی تھی۔

آدھی دوکان کہ سوٹ خود نکلوا کر سارے ریجیکٹ کر دیئے کہ کسی کا رنگ بہت تیز ہے، کسی کی کڑھائی صیح نہیں اور کسی کا بہت زیادہ کام ہوا ہے۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"انکل جی پہلی بات تو یہ میں آپ سے بیس تیس سال چھوٹی ہی ہو گی تو یہ باجی کس کو بولا ہے۔"

"بیٹی کہے آئی سمجھ انکل جی!" صدف دوکان دار کو تیکھے چتونوں سے گھورتے ہوئے کہتی ہے۔

امتل بیچاری کب سے اپنی بہن کی اور ایکٹنگ بیزار ہوتی دیکھ رہی ہوتی ہے۔

امتل کب کا اپنا سوٹ پسند کر کہ لے چکی تھی۔

ایک یہ اس کی بہن تھی،، جس کی ناک پر ایک بھی سوٹ نہیں چڑھ رہا تھا۔

آخر کار بہت محنت کہ بعد صدف کو سوٹ پسند آہی جاتا ہے اور آتا بھی وہ پسند ہے جو اس ف نے سب سے پہلے دوکان دار کو دکھانے کو کہا تھا۔

دوکان دار صدمے کی کیفیت میں صدف کی طرف دیکھتا،، جیسے کہہ رہا ہو۔

"اگر یہی سوٹ پسند تھا تو اتنے سوٹ نکلوانے کی کیا ضرورت تھی۔"

"وہ انکل جی میں نے سوٹ غور سے دیکھا ہی نہیں تھا،، سوری آپ کو محنت کرنی پڑی"
صدف دوکان دار کی حالت پر رحم کھاتی آخر اپنی غلطی مان ہی جاتی ہے۔

"کاکے یہ سوٹ پیک کر دیں" دوکان دار ملازم سے کہتا باقی سوٹ طے کرنے لگتا ہے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ایک منٹ میں نے پیک کرنے کو کہا کیا" وہ دوکان دار کو کہتی ہے۔

"کیا مطلب پسند آ گیا تو لینا نہیں کیا" دوکان دار اچنبھے سے اس کی طرف دیکھتا ہے۔

"ارے انکل جی پہلے قیمت تو بتا دیں جتنی میرے پاس رینج ہو گی، اسی حساب سے لو گی نہ سوٹ" صدف دوکان دار کو کہتی ہے جس کا چہرا اس کی بات پر لال سرخ ہو جاتا

ہے۔

"یہ سوٹ آپ کو 2000 کا مل جائے گا" دوکان دار اپنے غصے پر قابو کرتا اس سے کہتا

ہے۔

"اللہ میری توبہ اتنا مہنگا سوٹ" صدف اپنے کانوں کو ہاتھ لگاتے پھپھے کوٹنیوں کی

طرح کہتی ہے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

امتل صدف کی اس حرکت پر منہ کھولے حیران ہوتی اپنی بہن کو دیکھتی ہے کہ یہ

واقعے میں میری بہن ہی ہے نہ،،،،

"آپی سوٹ لینا ہے تو لے ورنہ چلے" امتل آہستہ آواز میں اس کہ کان میں کہتی ہے۔

"ایوی ایسے کیسے اتنی مشکل سے مجھے سوٹ پسند آیا ہے اور میں لیے بغیر نکل جائو ہر گز نہیں" صدف نوں بورڈ کا لیبل لگاتی امتل کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

جیسے کہہ رہی ہو میں تو سوٹ لے کر ہی نکلوں گی۔

"آپی آپ ادر ہی رہو۔ مجھے بہت بھوک لگی ہے میں فوڈ کورڈ تک جا رہی ہو۔"

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"آپ بھی ادر آجایئے گا،،، جب اپ کی مرضی کی قیمت پر یہ سوٹ مل جائے" امتل صدف کو گھورتی دوکان سے باہر نکل جاتی ہے۔

"ہائے کیسے چلی گی مجھے چھوڑ کر چلوں کوئی نہیں،، چل صدف ریٹ سیٹ کروا لے پھر چلتے ہے۔"

"بھوک تو مجھے بھی بہت لگ رہی ہے۔"

"چلیے انکل نہ میری نہ آپ کی 1200 کا سوٹ دے دیں" صدف دوکان دار کو ایسے کہتی ہے،، جیسے یہ دوکان اس کی ذاتی پراپرٹی ہو۔

"بیٹا اس سوٹ کا جو کپڑا ہے،، وہ اچھی کوالٹی کا ہے اس لیے 1800 سو کا ہو جائے گا لیکن اتنا کم نہیں ہو سکتا۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دوکان دار حتمی انداز میں کہتا دوبارہ سے سوٹ طے کرنے میں لگ جاتا ہے۔

ماحد جو اپنے کسی دوست سے ملنے آیا ہوا تھا۔

وہی سے اس کا پلین اپنے لیے گھڑی خریدنے کا بنا تو وہ مارکیٹ چلا آیا تھا۔

ماحد جو گھڑی لے کر دوکان سے باہر نکل رہا ہوتا ہے۔

اچانک اس کی نظر ایک دوکان پر کھڑی صدف پر پڑتی ہے۔

جو ایک سوٹ کہ لیے دوکان دار سے قیمت کم کرنے کی لیے بحث کر رہی ہوتی ہے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ماحد نہ میں سر ہلا دیتا ہے۔

"جیسے کہہ رہا ہو،،اس لڑکی کا کوئی حال نہیں جو ہر جگہ اپنا بحث اور لڑنے کا پٹارا کھول کر بیٹھ جاتی ہے۔"

ماحد جلدی سے اس دوکان کی طرف اپنے قدم بڑھا دیتا ہے۔

صدف جو دوکان دار کو قیمت کم کرتے نہ دیکھ دوبارہ سے بحث کرنے کہ لیے منہ کھولنے لگتی ہے۔

اچانک اپنے سامنے کسی کو پیسے دوکان دار کو دیتے دیکھتی ہے۔

دوکان دار اکھٹا دس ہزار اس لڑکے کو دیتے دیکھ حیران ہو جاتا ہے کہ اس نے تو کوئی چیز بھی نہیں خریدی تو پیسے کس چیز کہ اتنے دیں رہا ہے۔

"بیٹا یہ اتنے پیسے کس چیز کہ لیے دیں رہے ہو۔"

دوکان دار خوبرو سے ماحد کی طرف دیکھ رہا ہوتا ہے۔

جو ریڈ چیک والی شرٹ اور وائٹ پینٹ پر ہر کسی کی نظروں کو مرکز بنا ہوا ہوتا ہے۔

صدف اتنے پیسے دینے والے کو دیکھتی ہے لیکن ماحد کو دیکھ کر حیران ہو جاتی ہے۔

"یہ چپڑ گنجو ادر کیا کر رہا ہے؟" صدف دل ہی دل میں خود سے کہتی پھر سے اس کی طرف دیکھتی ہے۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"انکل جی یہ میڈم جو سوٹ لے رہی ہے،،اس کی قیمت "ماحد کو پتا تھا صدف بی بی نے اس طرح ہی بحث کر کہ دوکان دار کا دماغ کھانہ تھا۔

جس وجہ سے وہ خود پیسے دیں رہا تھا۔

"بیٹا انھوں نے جو سوٹ پسند کیا اس کی قیمت 2000 ہے لیکن بیٹی کہ کہنے پر میں نے 1800 کر دیں ہے۔

"پر یہ کہہ رہی ہے مجھے 1200 کا دیں۔

"بیٹا آپ خود بتائے اتنے کی تو ہماری اپنی خرید نہیں تو میں انھیں کیسے دیں دوں۔"

صدف ماحد کہ سامنے اپنی حرکتوں کی لسٹ کھولتے دیکھ سر جھکا لیتی ہے جیسے کوئی مجرم جرم قبول کر رہا ہو۔

"انکل یہ جتنے بھی پیسے ہے میں اپنی خوشی سے دیں رہا ہو رکھ لے" ماحد دس ہزار دوکان دار کی طرف بڑھاتا انھیں صدف کا سوٹ پیک کرنے کو کہتا ہے۔

"بیٹا نہیں جتنے میرے پیسے بنتے ہے میں اتنے ہی لوں گا" دوکان دار ایمانداری سے کہتا

اپنے 1800 لیتا باقی پیسے ماحد کو واپس کر دیتا ہے۔

جس پر ماحد کہ چہرے پر ایک خوبصورت مسکراہٹ چاہ جاتی ہے۔

دوکان دار پیک کیا ہوا سوٹ ماحد کو پکڑاتا ہے۔

جسے ایک مسکراہٹ پاس کرتا وہ پکڑتے ساتھ ہی صدف کا ہاتھ پکڑتا اس کو کھینچتے ہوئے دوکان سے باہر لے جاتا ہے۔

صدف جو ابھی تک اپنی حرکتیں ماحد کہ سامنے کھولنے پر تھوڑا سا شرمندہ تھی۔

اس کہ یوں ہاتھ پکڑ کر دوکان سے باہر لے جانے پر ہوش میں آتی ماحد کو گھورتے

ہوئے دیکھتی ہے۔

"تم چیڑ گنجو ہر جگہ پہنچ جاتے ہو۔"

"کیا ضرورت تھی پیسے دینے کی میں دیں دیتی" صدف اس کو ناک پھولاتے غصے سے کہتی ہے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ہاں تم دیں دیتی تب جب دوکان دار کی تمہاری بحث پر سخت طبیعت خراب ہو جاتی" ماحد اس کا ہاتھ چھوڑتا اس کی طرف دیکھتا ہوا کہتا ہے۔

صدف اپنا سوٹ کا شوپر جھپٹنے والے انداز میں ماحد سے لیتی اپنے کندھے پر لٹکائے پرس سے 1000 کہ دو نوٹ نکالتی ماحد کو دیتی ہے۔

"یہ لوں اور جلدی سے 800 واپس دو" صدف ماحد کا ہاتھ پکڑتی اس کہ ہاتھ پر پیسے رکھتی باقی بقایا پیسے اپنی ہتھیلی پھیلاتے واپس مانگتی ہے۔

"ہیں! کون سے 800 سو روپے دو سو روپے واپس آئے گے آئی سمجھ" ماحد جان بوجھ کر اس کو تنگ کرنے کو کہتا ہے، ورنہ اس کا صدف سے پیسے لینے کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔

"کیوں کیوں پیسے کیا درختوں پر لگے ہے۔"

"تم کیوں بیچ میں گھسے میں خودی قیمت کم کروا کر سوٹ لے ہی لیتی چاہے بحث ہی صیح تم کیوں مدر ٹریسا بننے آ گئے۔"

"اب بھگتو اور جلدی سے میرے پیسے واپس دو جتنے میں نے کہا ہے" وہ ماحد کو گھورتے ہوئے کہتی ہے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ صدف کی پیھلی ہتھیلی پر پورے دو ہزار ہی رکھ دیتا ہے جو اس نے ماحد کو دیا تھا۔

"یہ کیا؟،،800روپے واپس بنتے ہے۔"

"تم مجھے دو ہزار ہی واپس کر رہے ہو۔اگر زیادہ مدد کرنے کا جذبہ جاگ رہا ہے نہ تو باہر جا کر کتنے ہی غریب بچے ہے انھیں کھانا کھلا سکتے ہو"صدف ماحد کی حرکت پر اس کو غصہ کرتے کہتی ہے۔

میں ان کو بھی کھلادوگا،،، لیکن یہ اپنے پیسے واپس لوں مجھے ان کی ضرورت نہیں"ماحد صدف کو پیسے دیتا وہاں سے آگے کی طرف قدم بڑھا دیتا ہے۔

"روک جائو پاگل انسان اگر پیسے لینے ہی نہیں ہے تو وہاں دو کان پر کیوں مجھے خود کہ

پیسوں سے سوٹ لے کر دیا۔"

"اب یہ تمہارے پیسے بنے نہ اور صدف خان کسی کا ادھار نہیں لیتی اس لیے پکڑوں۔"

"چلوں تمہیں 800 روپے بھی معاف کیا،، جو میں نے واپس لینا تھا کیا یاد کروں گے کس سخی سے پالا پڑا تھا۔"

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

صدف ماحد کو پیسے لینے کو ایسے کہہ رہی ہوتی جیسے اسی پیسوں سے ماحد نے گزر بسر کرنا ہو۔

"اوف جتنا اللہ نے تمہیں حسین بنایا ہے اتنی ہی تم دماغ کی دہی کرنے والی ہو" ماحد اس کی طرف موڑتا صدف کو کچا چبا جانے والی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

"اچھا دوں پیسے اس کہ بغیر تمہیں لگتا ہے سکون نہیں ملنا" ماحد ہاتھ بڑھاتے اس سے پیسے مانگتا ہے۔

جس پر صدف ماحد کہ ہاتھ پر پیسے رکھتی خوش ہو جاتی ہے۔

"چلوں میرا ادھار تو اترا" وہ یہ سوچتی امتل کی طرف جانے کہ لیے اپنے قدم آگے بڑھا دیتی ہے۔

ماحد جو باقیا پیسے دینے کہ لیے سر اٹھا کر اوپر دیکھتا ہے۔

لیکن وہاں صدف کا نام و نشان نہ دیکھ کر اس کو غصہ آتا ہے جو اپنے پیسے تک نہیں لے کر گئی۔

حورین ہیڈ کوارٹر کچھ ضروری کاغذات جمع کروانے آئی تھی۔

یہی سے اس کا پلان اپنی سالگرہ کہ لیے ڈریس لینے کا بنتا ہے۔

اب وہ ڈریس لے کر اپنے قدم ایک ریسٹورنٹ کی طرف بڑھا دیتی ہے۔

کیونکہ جلدی میں وہ ناشتہ بھی نہیں کر سکی تھی اور اب اسے بہت زوروں کی بھوک لگ رہی ہوتی ہے۔

حورین جلدی سے ڈیبل کہ قریب چیئر کو کھسکاتے ویٹر کو ایک کلب سینڈوچ اور اورنج جوس لانے کا کہتی ادر ادر لوگوں پر نظر دوڑاتی ہے۔

افرا اور مسکان جو یونی کہ بعد یہاں کھانا کھانے آئی تھی۔

اچانک مسکان کی نظر حورین پر پڑتی ہے۔

جو بلیک پینٹ پر وائٹ شرٹ پہنے بیزار سی اپنی گرے آنکھوں سے ارد گرد دیکھ رہی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

افرا اور مسکان کونے والی ڈیبل پر بیٹھی تھی۔

جس کی وجہ سے حورین انھیں دیکھنے سے قاصر تھی۔

افرا مسکان کو اشارہ کرتی حورین کہ پاس جانے کو کہتی ہے۔

جس پر مسکان ہاں میں سر ہلاتی افرا کا ہاتھ پکڑیں حورین کی ڈیبل کہ پاس پہنچتی دھوپ سے چیئر پر بیٹھتے افرا کو بھی بیٹھنے کا کہتی ہے۔

جس پر وہ بھی حورین کہ پاس پڑی چیئر پر بیٹھ جاتی ہے۔

حورین جو بھوک کی وجہ سے جلدی سے اپنے اوڈر کا انتظار کر رہی ہوتی ہے۔

اچانک اپنے قریب کسی اور کو بھی محسوس کرتی موڑ کر ان کی طرف دیکھتی ہے۔

لیکن مسکان اور افرا پر نظر پڑتے ہی وہ خوبصورتی سے مسکرا دیتی ہے۔

جس سے اس کی گال پر خوبصورت ساڈمپل نمایا ہوتا ہے۔

مسکان اور افرا اپنی دوست کی خوبصورتی کو دیکھتی دل ہی دل میں "ماشاءاللہ" کہتی ہے۔

"ہم دونوں کو پہچانہ کہ بھول گی" مسکان اپنے اور افرا کی طرف اشارہ کرتی حورین سے کہتی ہے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"افکورس یار تم دونوں میری پیاری سی دوستیں ہو۔"

"کیسے تم لوگوں کو بھول سکتی ہو" وہ افرا اور مسکان کی طرف دیکھتی پیار سے کہتی ہے۔

"پھر ہمیں پہلے کیوں نہیں بتایا،، تم آرمی میں کیپٹن ہو اور اپنے مشن کہ لیے یونی میں آئی تھی۔"

"ہمیں تو ایٹ لیسٹ بتا سکتی تھی نہ" افرانز وحشے پن سے اس سے کہتی ہے۔

"یار جب مشن ہوتا ہے نہ تو ہمیں دوستوں کو تو دور اپنوں کو بھی اس کہ بارے میں بتانے پر سختی سے منع کیا جاتا ہے۔"

"پھر میں کیسے تم لوگوں کو بتا سکتی تھی۔"

"سوری اس چیز کہ لیے کہ مشن مکمل ہونے کہ بعد تم لوگوں سے ملنے کا موقع ہی نہیں ملا۔"

"کیونکہ میں اپنے گھر چلی گئ تھی اور اس کہ بعد کچھ کام تھا مجھے" حورین ان دونوں کو اپنی نہ ملنے کی وجہ بتاتی چپ ہو کر اب دونوں کا ریکشن دیکھتی ہے۔

"چلوں کوئ نہیں مجھے تو فخر ہو رہا ہے،،، ہم ایک بہادر اور نڈر لڑکی کی دوستیں ہے" مسکان مسکراتے ہوئے حورین سے کہتی ہے۔

"اگین فرینڈز" افرایہ کہتی اپنا ہاتھ آگے بڑھاتی ہے۔

جس پر حورین مسکراتے ہوئے اپنا ہاتھ رکھتی ہے۔

اس کہ بعد مسکان اپنا ہاتھ رکھتے اونچی آواز میں "اولویز فرینڈز" کا نعرہ لگاتی ہے۔

جس پر سب لوگ مسکان کی طرف دیکھ رہے ہوتے ہے کہ کون پاگل اتنی اونچا بول رہا ہے۔

مسکان سب کو اپنی طرف دیکھتا دیکھ اپنے منہ پر فنگر رکھتی چپ ہونے کا سائن دیتی ہے۔

جیسے کہہ رہی ہو کہ اب نہیں اونچا بولتی۔

جس پر سب اپنے اپنے کاموں میں مصروف ہو جاتے ہیں۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اچھا حورین! تم یہ بتائو کہ یونی میاں وہ کون لوگ تھے،، جو گھس کر یونی میں خوف پھیلا رہے تھے۔"

افرا اس کی طرف دیکھتی پوچھتی ہے۔

"یار وہ بہت بڑے ڈرگ ڈیلر کہ لیے کام کرتے تھے۔"

"جس کی وجہ سے نہ جانے ہر دن کتنے ہی نوجوان اس غلیظ نشے میں ڈوب کر اپنا مستقبل تباہ کر رہے تھے۔"

"ہم نے ان کہ ساتھیوں کو پکڑنے کہ لیے یہ سب کچھ کیا تھا،،تاکہ ہمیں نزدیک سے ان کہ بارے میں جاننے کا موقع ملے۔"

"اب تو اللہ کا شکر ہے کہ وہ کمینا ڈرگ ڈیلر بھی پکڑا گیا ہے" حورین پر سکون سی ہوتی افرا اور مسکان سے کہتی ہے۔

"یہ تو ہونا ہی تھا،،جہاں ہماری حورین جیسی قابل کیپٹن ہو وہاں نہ ملکمن کام بھی ملکمن ہو جاتا ہے" مسکان اس کہ کندھے پر ہاتھ رکھتی فخر سے کہتی ہے۔"

جس پر حورین بس مسکرانے پر اکتفاد کرتی ہے۔

کچھ دیر بعد حورین کا اوڈر بھی آجاتا ہے۔

افرا اپنا اور مسکان کا اوڈر بھی ویڑ کو ادر لانے کو کہتی ہے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کچھ دیر بعد وہ تینوں کھا کر ریسٹورنٹ سے باہر نکلتے ہیں۔

افرا اور مسکان حورین سے ملتی اپنی کار کی طرف بڑھ جاتی ہے۔

اچانک حورین ان کو جاتے دیکھ کچھ یاد آتا ہے۔

"روکو" افرا اور مسکان اس کہ آواز دینے پر دوبارہ اس کہ پاس آتی ہیں۔

"کیا ہوا؟" افرا حورین سے پوچھتی ہے۔

"یار اس ہفتے میری سالگرہ ہے۔"

"تم دونوں ضرور آنا ڈھیک ہے۔"

"مجھے اچانک سے یاد آیا ہے" وہ افرا اور مسکان کو کہتی ہے۔

"اچھا ڈھیک ہے ہم دونوں ضرور آئے گے" مسکان خوش ہوتے حورین سے کہتی ہے۔

"لیکن ہمیں تو تمہارے گھر کا اڈریس نہیں پتا" افرا پریشانی سے اس کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

"اس میں پریشان ہونے والی کون سی بات ہے۔"

"میرا نمبر لے لوں دونوں میں واٹس ایپ پر اڈریس سینڈ کر دو گی" حورین دونوں کو اپنا نمبر بتاتے ہوئے کہتی ہے۔

جس پر وہ دونوں حورین کا نمبر بیسٹی کہ نام سے سیف کرتی دوبارہ سے اس سے ملتی کار کی طرف بڑھ جاتی ہے۔

حورین ان کو جاتے ہوئے دیکھتی،، آنکھوں پر گوگلز لگائے اپنی کار کی طرف بڑھ جاتی

ہے۔

❤️🤝🤝❤️🤝🤝❤️🤝🤝❤️

آفندی ویلا کہ لون میں بہت بڑے پیمانے پر حورین کی سالگرہ کہ لیے ارینجمنٹس کی گئی تھی۔

پورے لون کو کلر فول لائٹ اور وائٹ فلاورز سے سجایا گیا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آہستہ آہستہ مہمان بھی جمع ہونا شروع ہو گئے تھے۔

میکال وائٹ برانڈڈ پینٹ پر ریڈ شرٹ پہنے کلائی پر مہنگی قیمتی گھڑی پہنے جو دیکھنے پر اپنی قیمت بتا رہی ہوتی ہے ماحول پر چھایا ہوا الگ رہا ہوتا ہے۔

میکال مہمانوں کو ویلکم کر رہا ہوتا ہے۔

کچھ دیر بعد حورین نائلہ بیگم اور مصطفی صاحب کی ہمراہی میں لون میں قدم رکھتی ہے۔

حورین وائٹ فیری میکسی میں بالوں کا جوڑا بنائے سر پر خوبصورت ساڈریس کہ ساتھ میچنگ ہیئر بینڈ لگائے پاؤں میں نازک سی ہیل پہنے آسمان سے اتری کوئ حور لگ رہی ہوتی ہے۔

ہر کوئ حورین کو مسمرائیز ہوئے دیکھ رہا ہوتا ہے۔

"میری گڑیا تو آج بہت پیاری لگ رہی ہے" میکال حورین کہ پاس آتا اس کہ سر پر بوسا دیتے کہتا ہے۔

"کم تو آپ بھی نہیں لگ رہے کسی سے بھائی" حورین اپنے خوبرو بھائی کو دیکھتی عقیدت سے کہتی ہے۔

اچانک میکال کا فون بجتا ہے۔

جس کی وجہ سے وہ ایکسیوز کرتا وہاں سے چلا جاتا ہے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اف یہ ابھی تک نہیں آئیں" حورین بے صبری سے مسکان اور افرا کا انتظار کر رہی ہوتی ہے۔

حورین جس کی نظریں گیٹ کی طرف ہی ہوتی ہے۔

کچھ دیر بعد مسکان کو آتے دیکھ اس کہ چہرے پر ایک نہ ختم ہونے والی مسکراہٹ چھا جاتی ہے۔

مسکان گلابی رنگ کی کڑھائی والی فراک پر بالوں کی فرنچ کیے ہلکے پھلکے میک اپ میں بہت خوبصورت لگ رہی ہوتی ہے۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مسکان دور سے ہی حورین کو دیکھتی ہاتھ ہوا میں لہراتی ہے۔

جس پر حورین خوشی سے مسکراتی اپنی میکسی دونوں ہاتھوں سے پکڑتی جلدی سے اس کی طرف آتی ہے۔

"سالگرہ بہت بہت مبارک ہو" مسکان اس کہ کندھے پر چپت لگاتی پیار سے کہتی ہے۔

حورین بھی اس کہ ویش کرنے پر مسکراتے ہوئے اس کا شکریہ ادا کرتی ہے۔

"یار یہ ابھی تک افرا نہیں آئی" حورین جو مسکان سے باتیں کر رہی ہوتی ہے۔

تھوڑی دیر بعد اپنی کلائی پر بندھی گھڑی پر ٹائم دیکھتی مسکان سے کہتی ہے۔

"آتی ہی ہو گی جب میں گھر سے نکلی تھی۔وہ بھی نکل چکی تھی۔"

"میری بات ہوئی تھی اس سے کیا پتا ٹریفک میں نہ پھنس گئی ہو" مسکان اس کو کہتی ہے۔

افرا بھی گیٹ سے اندر اینٹر ہوتی پریشانی سے ارد گرد دیکھتی ہے۔

لیکن اسے مسکان اور حورین کہی نظر نہیں آ رہی ہوتی۔

مسکان جو حورین کی کسی بات پر قہقہ لگاتے ہنستی ہے۔

اچانک اس کی نظر گیٹ کہ پاس کھڑی پریشان سی افرا پر پڑتی ہے۔

"چلوں ہماری تیسری پارٹنر بھی آگئی" مسکان حورین کا ہاتھ پکڑتی افرا کی طرف چل پڑتی ہے۔

"اتنی دیر کر دیں تم نے" حورین افرا کہ گلے لگتی پوچھتی ہے۔

"وہ بس یار رستے میں کار خراب ہو گئی تھی۔ بڑی مشکل سے آئی ہوں" افراد ونوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

افرا پنک شلوار قمیض پر کڑھائی سے بھرا ڈوپٹہ لیے اور پنک ہی سر پر حجاب لیے کافی کیوٹ لگ رہی ہوتی ہے۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"سالگرہ بہت بہت مبارک ہو" افرا اس کا ہاتھ پکڑتی مسکراتے ہوئے ویش کرتی ہے۔

جس پر حورین مسکراتے ہوئے اپنی گرے آنکھوں سے افرا کو دیکھتی ہے۔

اس کو یوں مسکراتے دیکھ دونوں دوستیں دل ہی دل میں اس کو ہمیشہ خوش رہنے کی دعا دیتی ہے۔

"آئو میں تمہیں موم اور ڈیڈ سے ملوائوں" حورین ان دونوں کو اپنے ساتھ لیجاتی نائلہ بیگم اور مصطفی صاحب سے ملواتی ہے۔

جس پر وہ دونوں خوشی سے مسکان اور افرا سے ملتے ہے۔

"بیٹا حورین یہ میکال کہا گیا ہے" نائلہ بیگم اس کی غیر موجودگی محسوس کرتی حورین سے پوچھتی ہے۔

"معلوم نہیں موم میکال بھائی کا فون آیا تھا تب سے وہ نظر نہیں آئے" حورین ان کو کہتی ہے۔

"بیگم پریشان نہ ہو،، کیا پتا کچھ کام ہو آتا ہی ہو گا" مصطفی صاحب نائلہ بیگم کو پریشان دیکھ

ان کہ کندھے پر ہاتھ رکھتے پیار سے سمجھاتے ہے۔

جس پر نائلہ بیگم تھوڑی پر سکون سی ہو جاتی ہے۔

میکال جس نے اپنے جگری دوست براق کو بھی حورین کی سالگرہ پر انوائیٹ کیا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اسے ہی لینے روڈ تک جاتا ہے۔

کیونکہ براق کو آگے سمجھ ہی نہیں آرہا ہوتا کہ کس گلی میں موڑنا ہے۔

اس لیے اس نے جھنجلاتے ہوئے میکال کو فون کیا تھا۔

براق جو گاڑی کہ ساتھ ڈیک لگائے اس کا ہی انتظار کر رہا ہوتا ہے۔

میکال کو آتا دیکھ خوش ہوتا مسکرا دیتا ہے۔

ایک یہی تو اس کا یار تھا جس کی وجہ سے اس کہ چہرے پر ایک خوبصورت سی مسکراہٹ چاہ جاتی تھی۔

میکال اور براق کی دوستی ایک سال پہلے ایک ایکزیبیشن میں ہوئی تھی۔

تب سے ان کی دوستی گہری ہوتی گئی۔

"برو کیسا ہے تو" میکال براق کو گرم جوشی سے گلے لگاتا مسکراتے ہوئے پوچھتا ہے۔

"میں بلکل ڈھیک تیرے سامنے کھڑا ہوں۔" براق مسکراتے ہوئے اس سے کہتا ہے۔

"چل چلے میری ڈول میرا انتظار کر رہی ہو گی" میکال براق کو چلنے کو کہتا آگے کی طرف بڑھ جاتا ہے۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

براق کو بلکل بھی اس قسم کی پارٹیز پسند نہیں تھی۔

لیکن صرف میکال کہ بلانے پر اپنے دوست کی خوشی میں شامل ہونے کہ لیے آگیا تھا۔

"میکال ابھی تک نہیں آیا سب مہمان ویٹ کر رہے ہے۔"

نائلہ بیگم مصطفی صاحب سے کہتی ہے۔

نائلہ بیگم کی کہنے کی دیر تھی میکال گیٹ سے اندر قدم رکھتا ہے۔

"لوں بیگم آپ نے جیسے ہی نام لیا،، ہمارا بیٹا حاضر بھی ہو گیا" مصطفی صاحب نائلہ بیگم کو گیٹ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتے ہے۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نائلہ بیگم میکال کو آتے دیکھ شکر کا سانس لیتی ہے۔

"بیٹا اتنی دیر،، کہاں چلے گئے تھے" مصطفی صاحب میکال کہ پاس آنے پر اس سے پوچھتے ہے۔

"وہ ڈیڈ ایک دوست کو رسیو کرنا تھا اس لیے دیر ہو گئ۔"

"ڈیڈ یہ میرا دوست براق "وہ مسکراتے ہوئے براق کا تعارف مصطفی صاحب سے کرواتا ہے۔

"بیٹا آپ سے مل کر بہت خوشی ہوئ "مصطفی صاحب براق کہ سر پر شفقت سے ہاتھ رکھتے ہوئے کہتے ہے۔

"شکر ہے بھائ آپ آ گئے،،میں کب سے آپ کا انتظار کر رہی ہو "حورین میکال کی پشت کو دیکھتی ناراضگی سے کہتی ہے۔

اچانک براق کسی کی کھنکتی آواز سنتا اپنی جگہ پر منجمند سا ہو جاتا ہے۔

"ارے میری پیاری ڈول بس دوست کو لینے گیا تھا،،اس لیے دیر ہو گئی" میکال اس کی طرف موڑتا مسکراتے ہوئے لیٹ آنے کا جواز بتا رہا ہوتا ہے۔

ان سے ملوں یہ میرا جگری یار براق شاہ میکال براق کہ کندھے پر ہاتھ رکھتا اس کا حورین سے تعارف کرواتا ہے۔

براق اپنے عشق و جنون کو دیکھ کر اس کا دل پوری رفتار سے سینے میں دھڑک پڑتا ہے۔

براق دیوانہ ہوا حورین کو دیکھتا ہے۔

جو فیری میکسی میں پرستان کی کوئی حور ہی لگ رہی ہوتی ہے۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حورین براق کو دیکھتی برے برے منہ بناتی ہے۔

"شکریہ اپ اس پارٹی میں آئے" حورین براق سے کہتی میکال کا ہاتھ پکڑے کیک کاٹنے کہ لیے آگے کی طرف بڑھ جاتی ہے۔

براق جو حورین کی خوبصورتی میں کھویا ہوا ہوتا ہے۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حورین کہ بولنے پر ہوش میں آتا سامنے دیکھتا ہے۔

لیکن وہاں اس کا کوئی نام و نشان نہیں ہوتا۔

براق بے چین سا ادھر ادھر دیکھنے لگتا ہے۔

اچانک اس کی نظر ایک جگہ جا کر رو ک جاتی ہے۔

ساتھ ہی اس کا بے چین دل بھی اپنی ملکہ کو دیکھتے پر سکون سا ہو جاتا ہے۔

براق سب کی تالیوں کی آواز میں ہوش میں آتا اس طرف بڑھ جاتا ہے۔

حورین کیک کٹ کرنے کہ بعد سب سے پہلے نائلہ بیگم کو کیک کھلاتی ہے۔

جس پر نائلہ بیگم پیار سے اپنی بیٹی کہ سر پر بوسا دیتی ہے۔

اس طرح حورین مصطفی صاحب کہ بعد میکال مسکان اور افرا کو کیک کھلاتی ہے۔

میکال کی اچانک نظر حورین کہ ساتھ کھڑی افرا پر پڑتی وہی روک سی جاتی،، کیونکہ اس کی لائف لائن لگ ہی اتنی پیاری رہی ہوتی ہے۔

افرا کب کا میکال کو دیکھ لیتی ہے۔

حورین کا میکال سے اتنے پیار پر سمجھ جاتی ہے یہ اس کی بہن ہے۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"حورین مجھے اپنی فرینڈز سے نہیں ملوائوں گی" میکال افرا کی طرف پیار سے دیکھتا اس سے کہتا ہے۔

"جی بھائ کیوں نہیں" حورین مسکراتے ہوئے کہتی ہے۔

"یہ بھائی مسکان ہے" حورین مسکان کا میکال سے تعارف کرواتے کہتی ہے۔

"اسلام و علیکم بھائی کیسے ہے آپ" مسکان مسکراتے ہوئے میکال سے پوچھتی ہے۔

"میں بلکل ڈھیک" میکال بات تو مسکان سے کر رہا ہوتا ہے۔

لیکن اس کی نظریں افراکہ خوبصورت چہرے کا طواف کر رہی ہوتی ہے۔

حورین جو کیک کھانے کہ لیے تھوڑا سا کٹ کرنے لگتی ہے کہ اچانک اس کی میکسی کی فرنٹ سائٹ پر تھوڑی سی کریم لگ جاتی ہے۔

اوشٹ حورین اپنی پیاری میکسی پر کریم کا داغ دیکھتی کہتی ہے۔

موم میں ذرا یہ واش کر کہ آئ وہ نائلہ بیگم کو داغ کا بتاتی وہاں سے اپنے روم کی طرف بڑھ جاتی ہے۔

💖💖💖💖💖💖💖💖💖

"کیسی ہے آپ" میکال افرا کو اکیلا کھڑا دیکھ پوچھتا ہے۔

"میں ڈھیک ہو۔" افرا مسکراتے ہوئے اس سے کہتی ہے۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"آج تو آپ بہت پیاری لگ رہی ہے۔ جیسے آسمان سے کوئ پری اتری ہو" میکال اس کی طرف دیکھتا ایک جذب سے کہتا ہے۔

افرا سر اٹھا کر میکال کی طرف دیکھتی ہے۔

جس کی آنکھوں میں عشق کا ٹھاٹے مارتا سمندر دیکھ شرم سے سر جھکا لیتی ہے۔

میکال افرا کی تعریف پر اس کہ سرخ ہوتے گال غور سے دیکھتا ہے۔

"وائو میں نے تو آج پہلی دفعہ کسی کو یوں لال ہوتے دیکھا ہے" میکال افرا کو شوخی سے بھرپور آواز میں کہتا ہے۔

افرا اس کی باتوں پر گھبراتی ہوئی وہاں سے مسکان کہ پاس جانے کہ لیے آگے بڑھ جاتی ہے۔

"کب تک مجھ سے یوں گھبراتی رہو گی میری لائف لائن،،ایک نہ ایک دن تمہیں اپنی دسترس میں لے کر تمہاری ساری گھبراہٹ اپنے عشق سے مٹادو گا۔"

میکال افرا کو جاتے دیکھ محبت سے کہتا ہے۔

حورین جو واش روم سے اپنی میکسی کا داغ صاف کر کہ باہر نکلتی ہے۔

اچانک لائٹ جانے پر اپنی جگہ روک سی جاتی ہے۔

"یہ لائٹ کو کیا ہو گیا ہے" حورین پریشان سی اندھیرے میں ادر ادر ہاتھ مارتی آگے بڑھتی ہے کہ کوئی چیز نہ لگ جائے۔

اچانک اس کو اپنے پیچھے کسی کی موجودگی کا احساس ہوتا ہے۔

جس سے حورین چوکنا ہو جاتی ہے۔

"کون ہے،، شرافت سے سامنے آجائو ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا" وہ ان اندھیرے میں ہی اونچی آواز میں بولتی اگلے بندے کو وارن کر رہی ہوتی ہے۔

براق اس کی بہادری کو دیکھ دلکشی سے مسکرا دیتا ہے۔

"میں جو کوئی بھی ہو،، تمہارے بہت قریب ہو" براق حورین کہ قریب آتا اس کہ کان میں آہستہ آواز میں سرگوشی کرتے ہوئے کہتا ہے۔

حورین اپنے نزدیک مردانہ کلون کی خوشبو کہ ساتھ اس کی سرسراتی آواز سنتی اپنی جگہ جم سی جاتی ہے۔

"کون ہو تم جلدی خود کو میرے حوالے کر دوں ورنہ میں پکڑنے پر آئی تو تمہارا بہت برا حال کروں گی۔"

"تم تو میرا پہلے ہی حال بورا کر چکی ہو۔"

"یہ دل پوری طرح تم پر فدا ہو چکا ہے میری شیرنی" براق پیار سے حورین کہ کان میں سرگوشی کرتے ہوئے کہتا ہے۔

ایک بات یاد رکھنا میری شیرنی:۔

"Queen of my heart, you steal my heart and you are only mine."

❤️"I really love you."

براق حورین کا بازو آرام سے اپنی گرفت میں لیتا اس کہ کان میں سرگوشی کرتا اس کہ سر پر عقیدت بھرا بوسا دیئے وہاں سے نکلتا چلا جاتا ہے۔

براق کہ جانے کہ بعد لائٹ دوبارہ سے آجاتی ہے۔

لیکن حورین اس کہ لمس پر بت بنی اپنی جگہ پر ہی کھڑی ہوئی ہوتی ہے۔

سلسلہ عشق میں صاحب

ہم مرید اپنے یار کے ہیں

❤️💖❤️💖❤️❤️💖❤️💖❤️💖

مسکان اور افرا کب سے حورین کہ آنے کا انتظار کر رہی ہوتی ہے۔

کیونکہ کافی لیٹ ہو گیا تھا۔

حورین خود کو کمپوز کرتی باہر کی طرف بڑھ جاتی ہے۔

"اچھا حورین میں اب چلتی ہوں۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"کافی دیر ہو چکی ہے۔" مسکان حورین آتے دیکھ اس سے کہتی اس کہ گلے ملتی باہر کی طرف قدم بڑھا دیتی ہے۔

"کیا ہوا افرا تم اتنی پریشان کیوں ہو؟" حورین افرا کو یوں پریشان دیکھتی پوچھتی ہے۔

"کب سے بھائی کو فون ملا رہی ہو لیکن وہ فون ہی نہیں اٹھا رہے۔"

"انھوں نے ہی مجھے واپسی پر لینے آنا تھا" افرا حورین سے پریشانی سے بھرپور لہجے میں کہتی ہے۔

"لوں اس میں پریشان ہونے والی کیا بات ہے تم میکال بھائی کہ ساتھ چلی جائو رو کو میں انھیں بلاتی ہوں۔"

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حورین اپنی ہی سنائے بغیر افرا کی کچھ سنے میکال کو بلانے چلی جاتی ہے۔

میکال جو براق کہ جانے کہ بعد اپنے ایک دوست سے بات کر رہا ہوتا ہے۔

حورین کہ پکارنے پر اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔

"ہاں ڈول کیا ہوا" میکال اس کی طرف مسکراتے ہوئے دیکھتا پوچھتا ہے۔

"وہ بھائی میری فرینڈ افرا کو گھر چھوڑ دیں گے" حورین میکال کو کہتی ہے۔

NEW ERA MAGAZINE .com

اس کی افرا کو چھوڑنے والی بات پر میکال کی آنکھیں خوشی سے چمک پڑتی ہے۔

وہ کافی دیر سے افرا سے بات کرنے کا موقع تلاش کر رہا ہوتا ہے جو اسے اب جا کر میسر آتا ہے۔

"ہاں ڈول کیوں نہیں تم چلوں میں آتا ہوں" میکال حورین کہ سر پر پیار سے ہاتھ رکھتا

اس کو جانے کا کہتا ہے۔

"جائو افرا میکال بھائی تمہارا باہر گاڑی میں ویٹ کر رہے ہے" حورین افرا کو جانے کا کہتی اس سے مسکراتے ہوئے ملتی ہے۔

افرا سخت گھبراہٹ میں اپنی انگلیاں چٹکھاتی گاڑی کی طرف قدم بڑھاتی دیتی ہے۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جہاں میکال کار کہ ساتھ ڈیک لگائے اسی کا ویٹ کر رہا ہوتا ہے۔

میکال اس کو آتے دیکھ مسکراتا ہوا افرا کہ لیے گاڑی کا فرنٹ ڈور کھولتا اس کو بیٹھنے کا کہتا ہے۔

افرا اس کی آواز سنتی بوکھلاتی ہوئی جلدی سے بیٹھ جاتی ہے۔

اس کی گھبراہٹ بھانپتے ہوئے میکال کی ہنسی نکل پڑتی ہے۔

جسے وہ بڑی مشکل سے قابو پاتا کار میں بیٹھ جاتا ہے۔

افرا میکال کہ بیٹھنے پر گھبراہٹ کہ مارے کار کہ ڈور کہ ساتھ چپک جاتی ہے۔

NEW ERA MAGAZINE.com

"گھبرائے نہیں میں آپ کو کھانے نہیں لگا صیح ہو کر بیٹھے" میکال افرا کو خود سے گھبراتے دیکھ سنجیدگی سے کہتا ہے۔

جس پر افرا بھی اس کہ کہنے پر صیح سے بیٹھ جاتی ہے۔

"کیا آپ اس طرح ہی سفر میں چوپ رہتی ہے کہ یہ عنایت نہ بولنے کی صرف مجھ پر

ہی ہے" وہ کچھ دیر بعد باہر دیکھتی افرا سے کہتا ہے۔

افرا جو گاڑی کہ شیشے سے باہر دیکھ رہی ہوتی ہے اس کی آواز میں ہوش میں آتی ہے۔

"مجھ سے کچھ کہا ہے آپ نے "افرا اپنی طرف اشارہ کرتی میکال سے کہتی ہے۔

"میرے خیال میں ہم دونوں ہی اس گاڑی میں موجود ہے اب میں خود سے تو باتیں کرنے سے رہا" وہ افرا کی اتنی غیر دماغی پر چوٹ کرتا اسے کہتا ہے۔

"سوری وہ میں باہر دیکھ رہی تھی،،اس لیے دھیان نہیں دیا آپ دربارہ سے بتادیں کیا کہہ رہے تھے" وہ میکال کو تھوڑی سی نظر اٹھا کر دیکھتی کہتی ہے۔

"کچھ نہیں ویسے یہ بتائے کیا مصروفیات ہے آپ کی آج کل" میکال اس کی طرف دیکھتا پوچھتا ہے۔

"کچھ نہیں بس یونی اور یونی سے گھر ان دونوں یہی مصروفیت ہے میری" افرا اس سے کہتی دوبارہ سے کار سے باہر دیکھنے لگتی ہے۔

میکال دوبارہ سے افرا کو باہر دیکھتے دیکھ سخت جھنجلاہٹ کا شکار ہو جاتا ہے۔

"میرے خیال میں آپ کو باہر کہ نظارے دیکھنے کا بہت شوق ہے" وہ افرا کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

"نہیں ایسی بات نہیں بس ویسے ہی دیکھ رہی ہو" افرا اس کی بات پر جلدی سے گھبراتے ہوئے جواب دیتی ہے۔

میکال کچھ دور جا کر کار روک دیتا ہے۔

افرا گاڑی روکنے پر اس کی طرف دیکھتی ہے۔

جو بڑی محبت سے اسی کی طرف دیکھ رہا ہوتا ہے۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ میکال کو خود کو تکتا دیکھ دوبارہ سے اپنی نظریں جھکا لیتی ہے۔

میکال اس کہ یوں سر جھکانے پر دلکشی سے مسکرا دیتا ہے۔

"آپ نے کار کیوں روک دیں" افرا سر جھکائے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہتی ہے۔

"وہ اس لیے کہ آپ کی ساری توجہ باہر ہے تو میں چاہتا ہوں آپ کی ساری توجہ صرف اور صرف مجھ پر ہو۔"

میکال افرا کو دیکھتا شدت سے بھرپور لہجے میں کہتا ہے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

افرا اس کی بات پر گال لال ہونا شروع ہو جاتے ہے۔

وہ مبہوت سا افرا کہ شرم سے لال ہوتے چہرے کو دیکھ رہا ہوتا ہے۔

"میں آپ سے بہت محبت کرتا بلکہ محبت نہیں عشق کرتا ہوں۔

"اس محبت اور عشق کو آپ سے نکاح کہ پاکیزہ بندھن میں بندھ کر ہمیشہ کہ لیے اپنا بنا لینا چاہتا ہوں۔"

"کیونکہ میں آپ سے اپنے اس شدت بڑے عشق کو نکاح کہ وضو سے بلکل پاک کر دینا چاہتا ہوں۔"

"کیا آپ اس میں میرا ساتھ دیں گی" میکال امید کہ دیے آنکھوں میں جلائے افرا کی طرف دیکھتا ایک جذب سے کہتا ہے۔

افرا اس کہ اظہار پر نہیں سنبھلی تھی کہ نکاح کا سن کر نظریں اٹھاتی اپنی شہد رنگ آنکھوں سے میکال کی کالی گہری آنکھوں میں جھانکتی ہے۔

جہاں سچے جذبات کی لو جلتے دیکھ گھبراتی ہوئی اپنی نظریں جھکا دیتی ہے۔

اسے ڈر تھا کہیں وہ ان کالی گہری آنکھوں پر کہیں اپنا آپ کھو ہی نہ دیں۔

"بتائو افرا میں کب تمہارے گھر اپنا رشتہ لے کر آئو" میکال بے چینی سے اس سے پوچھتا ہے۔

جو اس کہ اظہار کرنے پر کب کی چپ کیے بیٹھی ہوئی تھی۔

"سوچ کہ بتائو گی" افرا نظریں جھکاتے اس کو کہتی ہے۔

"جتنا وقت لینا ہے لے لوں لیکن مجھے یقین کا دامن تو تھما دوں کہ بعد میں اقرار ہی ہو گا" میکال اپنے دل کی ڈانوڈول ہوتی کیفیت سے گھبراتا ایک آس سے افرا سے استفسار کرتا ہے۔

افرا اس کی اتنی شدت بھری باتوں پر بیک وقت حیران اور پریشان سی ہو جاتی ہے۔

ورنہ اس نے کہا کبھی یوں اتنی شدت دیکھی تھی کسی بھی چیز میں،،

"آپ کو اپنے اللہ پر اور اس کہ بعد اپنے جذبوں پر یقین ہونا چاہیے کہ جو بھی فیصلہ ہو گا بہتر ہی ہو گا۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ افرا کی بات پر مطمئن سا ہو جاتا ہے۔

بے شک جس خدا نے اسے اپنی محبت سے ملوا دیا تھا۔

اس کا ساتھ بھی اس کہ نصیب میں ضرور لکھ دیں گا۔

میکال افرا کی طرف مسکراتی ہوئی نظر ڈالتا دوبارہ سے کار سٹارٹ کر دیتا ہے۔

کچھ دیر بعد گاڑی صدیقی ویلا کہ پاس آکر رو کتی ہے۔

اللہ حافظ میکال افرا کو جاتے دیکھ کہتا ہے۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جس پر افرا بھی مسکراتی ہوئی آنکھوں سے اس کی طرف دیکھتی "اللہ حافظ" کہتی اندر کی طرف دوڑ لگا دیتی ہے۔

جس پر میکال دلکشی سے مسکرا دیتا ہے۔

میکال کو اپنے اللہ پر پورا یقین تھا کہ افرا اس کہ حق میں ہی فیصلہ کریں گا۔

وفا کرنا بھی سیکھو عشق کی نگری میں

صرف دل لگانے سے، دلوں میں گھر نہیں بنتے

💖💗💖💗💖💗💖💗💖💗

رات کہ وقت شازین بیڈ پر لیٹا بے چین سا کروٹے بدل رہا ہوتا ہے۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اسے کسی صورت نیند نہیں آرہی ہوتی۔

جس پر وہ جھنجلاتے ہوئے ٹیرس پر آکر کھولی ہوا میں سانس لیتا۔

جس سے کب سے اس کہ بے چین دل کو تھوڑا سا سکون ملتا ہے۔

شازین چاند کی طرف دیکھتا ہے۔

لیکن چاند میں امتل کی منمھونی شکل دیکھ دلکشی سے مسکرا دیتا ہے۔

وہ کب سے اپنے بے چین دل کو یوں پر سکون ہوتا دیکھ حیران سا ہو جاتا ہے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اب جا کر اپنے دل کی واردات کو سمجھتا ہے کہ اس کو لٹل گرل سے شدید محبت ہو چکی ہے۔

شازین جو کب سے جھنجھلایا ہوا تھا اب اپنے آپ کو پر سکون سا محسوس کر رہا ہوتا ہے۔

یوں اپنے محبت کہ اظہار پر ایک میٹھا میٹھا سا درد اس کہ رگ و پے میں سرائیت سا کر جاتا ہے۔

جو اس کو کافی بھلا اور پر سکون سا محسوس ہو رہا ہوتا ہے۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

کالج میں ہر کوئی تیار سا ادر سے ادر گھوم رہا ہوتا ہے۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آج کالج میں فئیر ویل پارٹی تھی۔

جس وجہ سے ہر کوئی رنگا رنگ ملبوسات میں اپنے گروپ کہ ساتھ گپے لگانے میں مصروف تھا۔

اچانک شازین اور ماحد دونوں اپنی سحر انگیز پرسنیلٹی کہ ساتھ کالج میں قدم رکھتے

ہیں۔

جو لوگ ایک دوسرے کہ ساتھ گپے اور ہنسی مذاق کرنے میں مصروف تھے۔

ماحد اور شازین کو کالج گیٹ سے اندر داخل ہوتے دیکھ سب کچھ بھلائے ماحد اور شازین کی خوبصورتی میں کھوسے جاتے ہیں۔

شازین ییلو شرٹ کہ ساتھ وائٹ پینٹ، وائٹ شوز اور کلائی میں مہنگی گھڑی پہنے بالوں کا سٹائل بنائے اپنی ہلکی داڑھی میں سب سے منفرد لگ رہا ہوتا ہے۔

دوسری طرف ماحد بلیک چیک والی شرٹ کہ ساتھ بلیک پینٹ پہنے پاؤں میں بلیک شوز اور کلائی میں ڈھیروں ڈھیر بینڈز پہنے اپنی کالی سحر انگیز آنکھوں سے ادر گرد ماحول کا جائزہ لیتا کسی سے کم نہیں لگ رہا ہوتا۔

دونوں بھائی سب کہ یوں دیکھنے پر بیزار سے ہال کی طرف بڑھ جاتے ہے۔

جہاں آج کی فئیر ویل پارٹی ہونی تھی۔

شاذین بڑھی بے صبری سے ہال کہ دروازے کہ پاس کھڑا اپنی لٹل گرل کا انتظار کر رہا ہوتا ہے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ بار بار اپنی کلائی میں بندھی گھڑی پر ٹائم دیکھ رہا ہوتا ہے۔

جہاں پارٹی شروع ہوئے ایک گھنٹہ ہو چکا تھا اور ایک یہ اس کی دشمن جاں تھی جو ابھی تک آنے کا نام ہی نہیں لے رہی ہوتی۔

"بھائی کیا ہوا؟ کس کا مجنوں اور رانجھا بن کر انتظار کیا جا رہا ہے۔؟"

ماحد جو کب سے اپنے دوستوں کہ پاس کھڑا شازین کو دیکھ رہا ہوتا ہے۔

جو ہر دو منٹ بعد بے چینی سے دروازے کی طرف دیکھ رہا ہوتا ہے۔

"ک۔۔۔چ۔۔۔ھ۔۔۔۔نہ۔۔۔یں میں نے کس کا انتظار کرنا ہے۔"

شازین اپنی کیفیت کو اس سے چھپھاتا ہوا کہتا ہے۔

"آج بھائی پہلی دفعہ آپ مجھ سے بات کہتے ہوئے ہچکچا رہے ہے۔"

"اس کا مطلب کوئی بات ضرور ہے جو آپ اس طرح مجھ سے چھپا رہے ہے۔"

ماحد اس کہ یوں بات چھپانے پر شازین پر چوٹ کرتے ہوئے کہتا ہے۔

"اوف ماحد کہ بچے تمہیں اس لیے نہیں بتا رہا کیونکہ تمہارے پیٹ میں کوئی بات نہیں رہتی،، تم نے فورا موم ڈیڈ کو جا کر بتا دینا ہے۔"

شازین اس کو دیکھتا جھنجلاتے ہوئے کہتا ہے۔

"وعدہ بھائی میں کسی کو کچھ نہیں بتاؤں گا۔"

شازین ماحد کی معصوم شکل پر سب کچھ بتانے کا فیصلہ کر لیتا ہے۔

"یار مجھے امتل سے محبت ہو گئی ہے" شازین جلدی سے ماحد کو بتاتا سکون کا سانس لیتا جیسے کوئی محاذ فتح کر لیا ہو۔

"امتل کون؟" ماحد یاد کرنے کی کوشش کرتے ہوئے کہتا ہے۔

"اچھا اچھا میں سمجھ گیا اس چڑیل کی چھوٹی بہن کی بات کر رہے ہے" وہ شازین کہ کندھے پر ایک دھپ لگاتا ہنستے ہوئے کہتا ہے۔

شازین ماحد کہ یوں صدف کو چڑیل کہنے پر گھورتے ہوئے اسے دیکھتا ہے۔

جس پر ماحد شازین کی گھوری پر اپنی لائن میں آتا سیدھا ہو کر کھڑا ہو جاتا ہے۔

"سدھر جائیوں" شازین اس کو کہتا جیسے ہی دروازے کی طرف دیکھتا ہے اس کی آنکھیں دیوں کی مانند روشن ہو جاتی ہے۔

ماحد شازین کو یوں دروازے کی طرف دیکھتا دیکھ اچنبھے سے اس کو دیکھتا دروازے کی طرف دیکھتا ہے کہ ایسا کیا میرے بھائی نے دیکھ لیا جو اپنی جگہ فریز ہی ہو گیا ہے۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

لیکن جیسے ہی ماحد بھی دروازے کی طرف دیکھتا ہے۔

ایک لمحے کو وہ بھی اپنی جگہ منجمند سا ہو جاتا ہے۔

کیونکہ دروازے سے صدف امتل کا ہاتھ پکڑے مسلسل اپنے زبان کہ جوہر دکھاتے اندر ہال میں قدم رکھتی ہے۔

امتل گھیرے والی گرین فراک جس پر چھوٹے چھوٹے نفیس سے پھولوں کی کڑھائی ہوئی تھی۔

اس کہ ساتھ ہلکے پھلکے میک اپ اور حجاب کہ ساتھ بہت حسین لگ رہی ہوتی ہے۔

وہی دوسری طرف صدف ہلکے بلیو رنگ کی شلوار قمیض،، جس پر خوبصورت سی کڑھائی کی ہوئی تھی۔

سر پر وائٹ حجاب لیے لائٹ سے میک اپ میں بہت خوبصورت لگ رہی ہوتی ہے۔

شازین صدف اور امتل کو اپنی دوستوں کہ پاس جاتے دیکھ ہوش میں آتا ہے۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شازین کی اچانک نظر ماحد کی طرف پڑتی ہے۔

جو ابھی بھی کھویا کھویا سا دروازے کی طرف دیکھ رہا ہوتا ہے۔

"ماحد کہاں کھو گئے ؟" وہ ماحد کہ چہرے کہ سامنے ہاتھ ہلاتا اس کو ہوش میں لاتا ہے۔

"تمہیں کیا ہوا تھا؟،، جو تم یوں دروازے کی طرف دیکھی جا رہے تھے۔"

"کہی دماغ پر اثر تو نہیں ہو گیا جو دروازے کو ہی گھوری جا رہے ہو۔"

ماحد شازین کہ آواز دینے پر ہوش میں آتا اس کی باتیں سنتا گڑ بڑا سا جاتا ہے۔

اب وہ اپنے بھائی کو کیا بتاتا کہ وہ ہال کہ دروازے کو نہیں دیکھ رہا تھا بلکہ صدف کو دیکھنے میں مصروف تھا۔

"کچھ نہیں وہ نہ میرے دوست مجھے بولا رہے ہیں۔"

"سو میں ان کہ پاس چلا بائے!"ماحد مسکراتا ہوا اس کو سٹائل سے ہاتھ ہلاتا اپنے دوستوں کی طرف بڑھ جاتا ہے۔

کچھ دیر بعد پارٹی شروع ہونے کا شور برپا ہو جاتا ہے۔

شازین ایک نظر امتل کو پیار بھری نظروں سے دیکھتا اپنے دوستوں کی طرف بڑھ جاتا ہے۔

"آپی میں باہر جارہی ہوں "امتل صدف کہ کان میں سرگوشی میں کہتی ہے۔

"کیوں اتنامزہ آرہاہے،،اب تودیکھوں ڈیبلو بھی ہونے والا ہے "صدف اس کودیکھتے ہوئے پریشانی سے کہتی ہے۔

"میں تھوڑی دیربعد آجائوگی "امتل اتنی گیدر نگ سے گھبراتی ہوئی اس سے کہتی ہے۔

"اچھا چلی جائو میں بھی یہ ڈیبلو دیکھ کر آرہی ہو۔"

"تم بے شک میرا کالج کہ مین گیٹ کہ سامنے ویٹ کرلینا۔"

صدف اس کی طبیعت سے اچھے سے واقف تھی۔

کیسے وہ زیادہ گیدر رنگ والے ماحول سے گھبرا سی جاتی تھی۔

امتل صدف کہ ہامی بھرنے پر اپنے قدم باہر کی طرف بڑھا دیتی ہے۔

NEW ERA MAGAZINE .com

شازین جو اپنے دوستوں کہ ساتھ چیئر پر بیٹھا بظاہر ان کہ ساتھ باتوں میں مصروف تھا۔

لیکن اس کہ ذہن کہ سارے دھاگے امتل کہ ساتھ جوڑے ہوئے تھے۔

اس لیے امتل کو باہر جاتا دیکھ وہ بھی اپنے دوستوں سے بہانہ بناتا امتل کہ پیچھے چل پڑتا ہے۔

امتل باہر آتی کھولی فضا میں سانس لیتی،

اپنے آپ کو پہلے سے بہتر محسوس کر رہی ہوتی ہے۔

وہ کالج کہ مین گیٹ کہ سامنے موجود بینچ پر بیٹھ جاتی ہے۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شازین جو امتل کو ڈھونڈتا ہوا مین گیٹ تک پہنچتا ہے۔

امتل کو دیکھ خوبصورت مسکراہٹ اس کہ چہرے کا احاطہ کر جاتی ہے۔

شازین جس کہ طرف امتل کی پشت تھی۔

اچانک اس کو محسوس ہوتا ہے کہ امتل کسی سے باتیں کررہی ہے۔

وہ تعجب سے آگے بڑھتا امتل کہ سر پر جاکر کھڑا ہو جاتا ہے اور یہ دیکھ کر اس کو سخت حیرانگی ہوتی ہے کہ وہ ایک چھوٹی سی چڑیا سے باتیں کرنے میں مصروف ہوتی ہے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس کو امتل کی معصومیت بہت پیار آتا ہے۔

اس کا بس نہں چل رہا ہوتا کہ اپنی لٹل گرل کو اپنے سینے سے لگا کر اپنے دل کی سب رودادت من و آن بتادیں کہ شازین اورنگزیب اپنی لٹل گرل کو کتنی شدت سے چاہتا ہے۔

لیکن وہ ابھی چاکر بھی عمل اپنے جذبات کا امتل سے اظہار نہیں کر سکتا تھا کیونکہ اس کا

ابھی اوپہ کوئی ایسا حق نہیں تھا۔

"ہاں لیکن تم لفظی اظہار تو کر سکتے ہو نہ،،،"

کم از کم اپنی محبت کا تو یقین دلا سکتے ہو نہ "شازین کو کہی اندر سے اپنے آواز سنائی دیتی ہے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"شازین اور نگزیب دیر مت کروں۔"

"کہہ دو اپنے دل کی بات کہ اس پہلے تمہاری محبت کسی اور کی ہو جائے "شازین یہ سنتے ہی اپنی مٹھیاں سختی سے بھینچ لیتا ہے۔

"ایسا کبھی نہیں ہو گا لٹل گرل صرف شازین اور نگزیب کی ہے صرف اور صرف شازین اور نگزیب کی" وہ خود سے ہی آہستہ آواز میں کہتا ہے۔

امتل جو چڑیا کہ ساتھ اپنے راز و نیاز کرنے میں اتنی مصروف ہوتی ہے کہ اس کو شازین کی موجودگی کا پتا ہی نہیں چلتا۔

"میں یہاں بیٹھ جائو؟" امتل کسی کی آواز سنتی ہوش میں آتی آنے والی کی طرف دیکھتی ہے۔

شازین کو دیکھتی حیران ہو جاتی ہے جو اس سے بیٹھنے کی اجازت مانگ رہا ہوتا ہے۔

"کہی آپ دوبارہ سے مجھے بھوت تو نہیں سمجھ رہی" وہ امتل کو حیرانگی سے اپنی طرف دیکھتا دیکھ پوچھتا ہے۔

"جی بیٹھ جائے "امتل اس کی اس بات پر شرمندہ ہوتی،،، نظریں چڑاتے اسے بیٹھنے کی اجازت دیتی ہے۔

شازین امتل سے فاصلہ رکھتے بینچ پر بیٹھ جاتا ہے۔

"بڑھی باتیں ہو رہی ہے چڑیا کہ ساتھ "شازین امتل کو دیکھتا کہتا ہے،، جو سر جھکائے اپنی انگلیاں چٹخا رہی ہوتی ہے۔

"نہیں وہ بس آپی کا انتظار کر رہی ہوں "وہ شازین کو صفائی دینے والے انداز میں کہتی ہے۔

"اچھا ٹائم گزارنے کہ لیے باتیں ہو رہی تھی صیح "شازین کہتے ساتھ غور سے امتل کی

طرف دیکھتا ہے۔

شازین کا دل اس بات کا اطراف کرتا ہے کہ اس وقت دنیا میں امتل سے زیادہ اور کوئی خوبصورت نہیں ہے۔

وہ اپنے دل کہ یوں تیزی سے دھڑکنے پر حیران ہو جاتا ہے۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جو اپنے محبوب کو دیکھ کر سینا پھاڑ کر باہر نکلنے کو بے تاب ہو رہا ہوتا ہے۔

"میں امتل آپ سے کچھ کہنا چاہتا ہوں" شازین ہچکچاتے ہوئے اس سے کہتا ہے۔

"جی کہیے" امتل ادر ادر دیکھتی اس سے کہتی ہے۔

نہ جانے کیوں اس وقت امتل کو شازین کی آنکھوں میں دیکھ کر بات کرنے کی بلکل ہمت نہیں ہو رہی ہوتی۔

اس لیے وہ اس کی طرف دیکھنے سے پرہیز کر رہی ہوتی ہے۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"Will you marry me."

شازین ایک دم اٹھتا گھٹنوں کہ بل زمین پر بیٹھتا محبت سے امتل کو دیکھتا ایک جذب سے کہتا ہے۔

امتل شازین کہ یوں پروپوزل پر گھبراتی ہوئی ارد گرد دیکھتی شکر کا سانس خارج کرتی ہے کہ اس وقت کوئی بھی باہر موجود نہیں،، ورنہ امتل اور شازین پورے کالج میں

مشہور ہو جاتے۔

شازین امتل کو یوں گھبراتے ہوئے ادر ادر دیکھتا دیکھ دلکشی سے مسکرا دیتا ہے۔

"آپ فکر نہ کرو،، لٹل گرل شازین اور نگزیب کو اپنے محبوب کی عزت اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز ہے۔"

وہ امتل کو مطمئن کرنے والے انداز میں کہتا ہے۔

"یار اب میری بات کا جواب دیں۔"

"مجھ غریب پر تھوڑا ترس کھائے کب سے یوں گھٹنوں کہ بل بیٹھا ہوا ہوں" شازین

مسکینیت والی شکل بنائے امتل کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

"شازین کہ فیس ایکسپریشن دیکھ "امتل قہقہ لگا کر ہنس پڑتی ہے۔

جس پر وہ امتل کی ہنسی میں کھو سا جاتا ہے۔

امتل اس کی آنکھوں میں ایک پل کو دیکھتی ہے۔

اور اس کی آنکھوں میں اپنے لیے محبت اور احترام دیکھ سر ہلا کر ہاں کرتی ہے۔

جس پر شازین یاہو کا نعرہ لگاتا امتل کہ پاس بیٹھ جاتا ہے۔

امتل شازین کو اپنے ہامی بھرنے پر یوں خوش دیکھ خود بھی مسکرا دیتی ہے۔

"ایک منٹ میں آیا ادر ہی رہیے گا" وہ امتل کو کہتا وہاں سے چلا جاتا ہے۔

امتل شازین کو جاتے ہوئے دیکھ یہ سوچتی ہے کہ آخر یہ گئے کہاں ہے۔

امتل جو خراماں خراماں کچھ سٹوڈنٹ کو آتے دیکھ شازین کی راہ دیکھ رہی ہوتی ہے۔

کیونکہ شازین نے اسے یہی رہنے کو کہاں تھا۔

کچھ دیر بعد اس کو شازین مسکراتے ہوئے اس کی طرف آتا دکھائی دیتا ہے۔

شازین اس سے تھوڑا فاصلہ رکھ کر بیٹھتا ہوا مسکراتے ہوئے امتل کا منمونا مکھڑا دیکھ کھو سا جاتا ہے۔

اچانک سٹوڈنٹ کا ہجوم بڑھتا دیکھ وہ جلدی سے پھولوں سے بنا کرائون امتل کہ حجاب والے سر پر رکھتا ہے۔

"واہ یہ بلکل آپ کہ سر پرفیٹ آیا ہے" شازین محبت سے وائٹ لیلی فلاور سے بنا کرائون دیکھتا امتل سے کہتا ہے۔

"امتل آپ اپنی خوشی سے راضی ہوئی نہ مجھ سے شادی کہ لیے یا میری خوشی دیکھ کر مانی ہے۔"

شازین اندیشوں میں گھرا اس سے پوچھتا ہے۔

"نہی۔۔۔ں می۔۔ں اپنی خو۔۔۔شی سے مانی ہو" امتل مسکراتے ہوئے ایک نظر شازین کو دیکھتی ہوئ کہتی ہے۔

"میں انشااللہ آج ہی گھر جا کر موم ڈیڈ سے بات کروں گا کہ آپ کہ گھر رشتہ لہ کر جائے۔"

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"شادی بے شک ہماری پڑھائ مکمل ہونے کہ بعد کر دیں۔"

"لیکن نکاح ہم ابھی کریں گے کیونکہ میں آپ کو اپنے ساتھ مضبوط بندھن میں باندھ لینا چاہتا ہوں۔"

وہ امتل کو پیار بھری نظروں سے دیکھتا کہتا ہے۔

"اچھا اب میں چلتا ہو،، لٹل گرل اپنا بہت سارا دھیان رکھنا" شازین نظر بھر کر امتل کو دیکھتا کہتے ساتھ وہاں سے چلا جاتا ہے۔

کچھ تو بات ہے تیری فطرت میں رونہ

ورنہ تجھے چاہنے کی خطا ہم بار بار نہ کرتے

امتل اپنے سر پر پھولوں سے بنے کرائون کو اتارتی دیکھتی ہے۔

جو دیکھنے میں ایسا لگتا ہے کہ کسی ماہر نے بنایا ہو۔

بیوٹیفول امتل یہ کہتی محبت سے اس کہ اوپر اپنا نازک ہاتھ پھیرتی ہے۔

کچھ دیر بعد صدف کہ آنے کہ بعد امتل اور صدف کالج سے نکل پڑتی ہے۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

"اسلام و علیکم موم اینڈ ڈیڈ" حورین ڈائننگ ڈیبل پر ناشتہ کرتے مصطفی صاحب اور نائلہ بیگم کو سلام کرتی اپنی چیئر کھسکاتے اس پر بیٹھ جاتی ہے۔

"وعلیکم السلام بیٹا" مصطفی صاحب اور نائلہ بیگم نہال ہوتے اپنی لاڈلی بیٹی کو دیکھتے ہوئے کہتے ہے۔

حورین جلدی سے اورنج جوس کا گلاس اپنے منہ سے لگاتی میکال کی کمی محسوس کرتی نائلہ بیگم کی طرف دیکھتی ہے۔

"بیٹا آج میکال کی پینٹنگ کی ایکز۔بیشن ہے،،اس وجہ سے وہ جلدی نکل گیا ہے۔"

"وہ آپ سے ملنے روم میں گیا تھا لیکن آپ کو سوتے دیکھ وہ چلا گیا۔"

حورین کو دکھ ہورہا ہوتا کہ وہ بھائی سے مل بھی نہیں سکی۔

NEW ERA MAGAZINE .com

"بیٹا اداس نہ ہو،، کل تک میکال آجائے گا" مصطفی صاحب کہاں اپنی بیٹی کو یوں پریشان ہوتا دیکھ سکتے تھے۔

"بیٹا تمہاری کتنی چھٹیاں رہ گئی ہے" نائلہ بیگم اس کی طرف دیکھتی استفسار کرتی ہے۔

"یہی کوئی ایک دو ہفتے کی رہ گئی ہے مزید" وہ اندازے سے بتاتی نائلہ بیگم کو کہتی ہے۔

"بس اس بار تم شادی کر کہ جائو گی" نائلہ بیگم حورین کی طرف دیکھتی حتمی انداز میں کہتی ہے۔

"موم پلیز ابھی میں شادی نہیں کرنا چاہتی۔"

"میں ابھی بہت کچھ اپنے ملک کہ لیے کرنا چاہتی ہوں" حورین شادی جیسے ٹاپک سے بیزار ہوتی ان سے کہتی ہے۔

"بیٹا نکاح کر لوں،، رخصتی ہم آپ کی مرضی سے ہی کریں گے" مصطفی صاحب اپنی بیٹی کو پیار سے سمجھاتے ہوئے کہتے ہے۔

"ویسے بھی بیٹا تمہیں کون روک رہا ہے ملک کی خدمت کرنے سے،، جی بھر کر شادی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کہ بعد بھی کر لینا نائلہ بیگم مصلحت سے اس کو سمجھاتے ہوئے کہتی ہے۔

"ڈھیک ہے۔اگر آپ اتنا ہی کہہ رہے ہے تو میں کیسے اپنے پیارے موم ڈیڈ کی بات کو یوں رد کر سکتی ہوں۔میں تیار ہوں۔"

"لیکن ابھی صرف میں نکاح کروں گی۔رخصتی بے شک آپ لوگ میری اس مشن کہ بعد کر دیجئے گا۔"

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"مجھے کوئی اعتراض نہیں ہوگا" حورین اپنا ناشتہ ختم کرتے چیئر سے اٹھتے ہوئے کہتی ہے۔

"خوش رہوں بیٹا" مصطفی صاحب اپنی بیٹی کی فرمانبرداری پر شفقت سے اس کہ سر پر ہاتھ رکھتے ہے۔

جس پر حورین بھی اپنے ڈیڈ کہ گلے لگ جاتی ہے اور ایک آنسو اس کی آنکھوں سے نکلتا اس کہ گال پر بہہ جاتا ہے۔

آخر کو ہر لڑکی کی طرح اس کو بھی اپنے عزیز ترین ماں باپ سے دور جانا پڑے گا۔

نائلہ بیگم بھی حورین کو اپنے گلے لگاتی سر پر بوسا دیتی ہے۔

جس پر حورین اپنے ماں کہ کندھے پر اپنا سر رکھے سکون سے اپنی آنکھیں موند لیتی ہے۔

بے شک اللہ نے سکون اپنے محرم رشتوں میں ہی رکھا ہے۔

ماں ان میں سے سب سی اونچی مسند پر فائز ہے۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

آج یونی کہ گرائونڈ میں بون فائر تھا۔

رات کا سماں تھا،، جس میں یونی میں روشن ہوتی لائٹیں ایک الگ ہی سماں پیش کر رہی ہوتی ہے۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مسکان یونی کہ گرائونڈ میں ایک سائیڈ پر کھڑی بے صبری سے افرا کہ آنے کا انتظار کر رہی ہوتی ہے۔

"اف اللہ کب آئے گی یہ لڑکی" مسکان غصے سے بڑابڑاتی ہوئ افرا کو صلواتیں سنا رہی ہوتی ہے۔

اچانک مسکان کا فون آنا شروع ہو جاتا ہے۔

"یہ اب کس کو موت پر گئی ہے اس وقت "مسکان افرا کہ ابھی تک نہ آنے میں پہلے ہی غصے سے بھری پڑی تھی۔

اب فون آنے پر سارا غصہ فون بیچارے پر نکال رہی ہوتی ہے۔

فون پر افرا کی کال آتے دیکھ اس کو صیح تپ چڑ جاتی ہے۔

"تم میڈم کہاں ہو ابھی تک نہیں آئی "مسکان فون اٹھاتے ہی اسے بولنا شروع ہو جاتی ہے۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"یار پلیز سوری میری صبح سے طبیعت نہیں ڈھیک،، مجھے یاد نہیں رہا بتانا۔"

"ورنہ میں صبح ہی تمہیں بتا دیتی" افرا اس کو اپنے نہ آنے کی وجہ بتاتی ہے۔

"اف افرا میرا بس نہیں چل رہا کہ فون کہ اندر گھس کر تمہیں ماروں اب میں اکیلی ادرا کیا کروں گی۔"

"میرا تو تمہارے علاوہ یہاں کوئی دوست بھی نہیں ہے،، سخت بوریت ہو گی مجھے" مسکان آخر میں جھنجلاتے ہوئے اسے کہتی ہے۔

"سوری یار مجھے واقعے یاد نہیں رہا ورنہ میں تمہیں ٹائم سے بتا دیتی تا کہ تم بھی نہ آتی" افرا اس سے کہتی ہے۔

"چلوں اب تم آرام کروں دو تین گھنٹے کی پارٹی ہے کوئی نہیں" مسکان اس کو اپنی وجہ سے پریشان دیکھ ریلکس کرتے ہوئے کہتی ہے۔

مسکان فون رکھتی آگے کی طرف بڑھ جاتی ہے۔

جہاں کسی کہ آنے پر سٹوڈنٹ کا ہجوم لگا ہوا ہوتا ہے۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نائل جس کو آج یونی میں سنگنگ کہ لیے بلایا گیا تھا۔

وہ جیسے ہی گراؤنڈ میں داخل ہوتا ہے۔

سارے سٹوڈنٹ ٹوپ سنگر نائل کو دیکھتے شہد کی مکھیوں کی طرح اس کہ ارد گرد جمع ہو جاتے ہے۔

مسکان جویہ سوچ کر اشتیاق سے آگے بڑھتی ہے کہ آخر کون آگیا جو یہ لوگ یوں اس پر جھپٹ پڑے ہے۔

لیکن آگے اسی دن والے آدمی کو دیکھ جس نے اسے گھر تک چھوڑا تھا برے برے منہ بناتی ہے۔

نائل کہ گارڈ اس کہ ارد گرد کھڑے ہجوم کو ہٹاتے ہے۔

جس سے وہ آگے کی طرف بڑھ جاتا ہے۔

مسکان کو سخت بوریت محسوس ہو رہی ہوتی ہے۔

"ہاں ایسا کرتی ہوں گھر واپس چلی جاتی ہوں۔"

"فضول میں یہاں یہ ہجوم دیکھنے سے بہتر ہے گھر جا کر آرام سے سو جاؤں۔"

NEW ERA MAGAZINE .com

مسکان جو ابھی ڈرائیور کو فون کرنے لگتی ہے کہ اس کو لینے آ جائے۔

اچانک اس کی سماعتوں سے کسی کی لڑکے کی آواز ٹکراتی ہے۔

جو کسی مشہور سنگر نائل کو سٹیج پر بولا رہا ہوتا ہے۔

نائل کو اپنی بھرپور پر سنیلٹی کہ ساتھ سٹیج پر آتے دیکھ مسکان حیران ہو جاتی ہے۔

"اچھا تو یہ لنگور سنگر ہے،، انٹر سٹنگ" مسکان اس کی طرف دیکھتی دلچسپی سے کہتی ہے۔

رفتار فنا صنم

تم سے ملی نظر

تو ہوا ہے اثر

وہ نائل کی اتنی پر فسوں اور سور بکھیرتی آواز سن کر اپنی جگہ حیران سی رہ جاتی ہے کہ کوئی اتنا بھی سریلا گا سکتا ہے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نائل گاتا ہوا اپنی عادت کہ مطابق سٹیج پر آگے کو آتا گانہ شروع کر دیتا ہے۔

اچانک اس کی گاتے ہوئے نظر مسکان پر پڑتی ہے۔

مسکان بھی اس کو خود کو دیکھتا دیکھ ہڑبڑاتی ہوئی اپنی ںظریں جھکا لیتی ہے۔

نائل مسکان کہ نظریں جھکانے پر دلکشی سے مسکراتا آگے گانے کہ بول مسکان کو دیکھ کر گاتا ہے۔

خواب سایہ جہاں

فرش دھواں دھواں

جنتوں کا شہر

ہم تیرے ہو گئے

یا خدا عشق میں

گمشدہ دل جگر

نائل کہ ان بولوں پر مسکان سر اٹھاتی نائل کی طرف دیکھتی ہے۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جو اسی کی طرف چمکتی ہوئی آنکھوں سے دیکھتا ایک جذب سے گا رہا ہوتا ہے۔

مسکان نائل کی آنکھوں میں جلتے جذبات کہ الائو سے نظریں چڑاتی پھر سے سر جھکا لیتی ہے۔

رفتار فنا صنم

تم سے ملی نظر

تو ہوا ہے اثر،،،،

نائل گانا ختم کرتا مسکراتی ہوئ انکھوں سے سب کی طرف دیکھتا ہے۔

جس پر سب اوڈینس تالیاں بجاتی نائل نائل کی گردان کر رہی ہوتی ہے۔

نائل سٹیج پر کھڑا مسکان کی طرف دیکھ رہا ہوتا ہے۔

جو فون پر کسی سے بات کرتی ہوئ یونی کہ بیرونی گیٹ کی طرف اپنے قدم بڑھا دیتی ہے۔

نائل کو مسکان کہ جانے کہ بعد یہ محفل بلکل بے جان سی لگ رہی ہوتی ہے۔

اس لیے وہ بھی سب سے ایکسیوز کرتا باہر کی طرف اپنے قدم بڑھا دیتا ہے۔

وہ باہر نکل کر مسکان کو دیکھتا ہے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جو بیزار سی کھڑی کسی کہ آنے کا انتظار کر رہی ہوتی ہے۔

نائل ہاتھ سے گارڈ کو روکنے کا اشارہ کرتا خود مسکان کی طرف اپنے قدم بڑھا دیتا ہے۔

"کسی کا انتظار کر رہی ہے؟" نائل مسکان کہ کان میں ہلکی سی سرگوشی کی آواز میں کہتا

ہے۔

مسکان جو ڈرائیور کہ آنے کا ویٹ کر رہی ہوتی ہے۔

اپنے کان میں مردانہ آواز کی سرسراتی سرگوشی سے ہڑبڑاتی ہوئی پیچھے کو موڑتی ہے۔

جہاں نائل دونوں بازوں باندھے بڑی فرصت سے اس کو دیکھ رہا ہوتا ہے۔

"آپ کو اس سے کوئی مطلب نہیں ہونا چاہیے کہ میں کس کا انتظار کر رہی ہو اور کس کا نہیں" وہ اس کی طرف دیکھتی درشتگی سے کہتی ہے۔

"او لگتا ہے آپ ناراض ہو گئی" نائل صلاح والا انداز اپنائے اس سے کہتا ہے۔

"یہی سمجھ لے" مسکان بیزاری سے کہتی تھوڑی دور ہو کر نائل سے کھڑی ہو جاتی ہے۔

"میں آپ سے کچھ کہنا چاہتا ہوں۔"

"کیا اس بندا ناچیز کو آپ کا تھوڑا سا قیمتی وقت مل سکتا ہے؟" نائل اس سے ریکوسٹ والے انداز میں کہتا ہے۔

"جلدی بولے" مسکان یہ سوچ کر اس کی بات سننے پر آمادہ ہو جاتی ہے کہ اس نے بھی تو اس کی مدد کی تھی۔

تو سن ہی لیتی ہو اس کی بات یہی سوچ کر وہ نائل کی بات سننے کو تیار ہو جاتی ہے۔

"میں آپ سے بہت محبت کرتا ہوں۔"

"کیا آپ میری زندگی میں شامل ہو کر اس کو اور پر رونق اور خوبصورت بنانے میں میرا ساتھ دیں گی؟"

نائل مسکان کو دیکھتا شدت سے بھرپور لہجے میں کہتا ہے۔

"کیا میں آپ کو جانتی ہوں؟،،، جو آپ مجھ سے یوں اظہار کر رہے ہے۔"

میرا نہیں خیال کہ اس دن جب آپ نے میری مدد کی تھی۔

"اس کہ علاوہ بھی ہم کبھی ملے ہو اور نہ ہم میں ایسی بے تکلفی ہے کہ آپ مجھ سے یوں یہاں کھڑے اظہار کریں"

"کیا آپ کہ نزدیک محبت کرنا گناہ ہے؟" نائل اس کو دیکھتا سوال کرتا ہے۔

"محبت کرنا گناہ نہیں لیکن محبت کا یوں سڑکوں پر اظہار کرنا گناہ ہے۔"

"جو آپ کہ ساتھ دوسرے کہ کردار کو بھی مشکوک بنائے اور ویسے بھی میں آپ کو جانتی ہی کتنا ہو۔"

"جو میں آپ کہ پروپوزل کو قبول کر لوں۔"

"لگتا آپ کو میری سچی محبت پر یقین نہیں،، چلے میں ابھی یقین دلا دیتا ہو" نائل اسے کہتا چلتا ہوا سڑک کہ بیچ و بیچ کھڑا ہو جاتا ہے۔

مسکان اس پاگل کو یوں سڑک کہ بیچ و بیچ کھڑا دیکھ حیران ہو جاتی ہے۔

تھوڑی دیر بعد وہ خود کو کمپوز کرتی پھر سے ڈرائیور کا انتظار کرنے لگتی ہے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس کہ نزدیک یہ محبت وغیرہ کچھ اہم نہیں تھا اور اس کو نائل بھی جھوٹا لگ رہا ہوتا ہے۔

بھلا کوئی محبت کہ پیچھے اپنی قیمتی زندگی کیوں قربان کریں گا۔

یہی سوچ کر مسکان اس سے نظریں ہٹا لیتی ہے۔

ابھی کچھ دیر ہی گزری ہوتی ہے کہ مسکان کو کسی کی چیختی ہوئی آواز سنائی دیتی ہے۔

مسکان ڈر اور گھبراہٹ میں موڑ کر دیکھتی ہے۔

جہاں نائل کہ گارڈ اس کو چیختے ہوئے سڑک سے پیچھے ہٹنے کو کہہ رہے ہوتے ہے۔

سڑک پر ٹرک پوری رفتا سے چلتا ہوا آرہا ہوتا ہے۔

نائل گارڈ کی آواز ان سنی کرتا بے خوفی سے کھڑا صرف مسکان کی طرف دیکھ رہا ہوتا ہے۔

مسکان ٹرک کو لمحہ بہ لمحہ قریب آتے دیکھ بھاگتی ہوئی نائل کہ پاس آتی اس کو بازوں سے کیھنچتی سائٹ پر کرتی ایک زوردار تھپڑ اس کہ منہ پر مارتی ہے۔

"پاگل ہوگئے ہو۔ یہ کیا کرنے چلے تھے؟"

"تمہارے لیے جان ایک مہرہ ہے،، جسے جیسے چاہ اپنی مرضی سے گرادیا۔"

مسکان اس کو بازوں سے جھنجھوڑتے چیختے ہوئے کہتی ہے۔

"کیوں بچایا مجھے ہاں بولو کیوں بچایا۔"

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"تمہارے نزدیک میری محبت کی کوئی اہمیت ہی نہیں،،،"

"بکول تمہارے محبت کسی سے بھی اتنی جلدی یا چند ملاقاتوں میں نہیں ہوتی۔"

"لیکن یہ دل،،اس دل کا انسان کیا کریں جو جب کسی پر فدا ہوتا ہے تو صرف اسی کو اپنا بنانے کی خواہش کرتا ہے۔"

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"چاہے جتنا مرضی سمجھالوں اسے یہ صرف اپنی منمانی کرتا ہے" نائل اپنے سینے پر مکہ مارتے آنکھوں میں نمی لیے اسے کہتا ہے۔

مسکان اس کی اتنی شدت پر اپنی جگہ منجمند سی ہو جاتی ہے کہ کوئی ایسا بھی حقیقت میں ہو سکتا ہے۔

جو اپنی جان کی پرواہ نہ کرتے ہوئے صرف اپنے محبوب کہ قرب اور اس کی محبت کی خواہش کرتا ہوں۔

"مسکان میں تم سے بہت محبت کرتا ہوں۔"

"تمہارے بغیر جینے کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔"

"جس دن تمہیں پہلی بار کسی لڑکی کو بچاتے دیکھا کہ کس طرح تم لڑکی کی عزت بچانے کہ لیے اس لڑکے کو مار رہی تھی۔"

"تبی تم میرے دل میں پورے حق سے براجمان ہو چکی تھی۔"

"اس دن مجھے احساس ہوا کہ میرے سینے میں موجود دل ایک گوشت لو تھڑا ہے۔"

"ورنہ اس سے پہلے تو میں ایک روبوٹ کی طرح اپنی زندگی گزار رہا تھا۔"

نائل روئی روئی آنکھوں سے مسکان کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

NEW ERA MAGAZINE .com

"مسکان تم میرے لیے بہت انمول ہو" نائل اس کہ دونوں ہاتھ عقیدت سے اپنی آنکھوں سے لگاتے ہوئے کہتا ہے۔

نائل کی اس حرکت پر مسکان کا دل ذور و شور و سے دھڑکنا شروع کر دیتا ہے۔

گویا مسکان کو باور کروا رہا ہو کہ مسکان ذکی،، نائل کہ نام کی محبت کی کونپل تمہارے

اندر بھی پھوٹ پڑی ہے۔

"مجھ سے شادی کروں گی مسکان "نائل پھر ایک آس سے اس سے پوچھتا ہے۔

مسکان جو سوچوں میں کھوئی ہوئی ہوتی ہے۔

نائل کی آواز سے ہوش میں آتی ہے۔

نائل مسکان کو نہ سمجھی سے خود کی طرف دیکھتا دیکھ دوبارہ اپنے الفاظ دوہرا تا ہے۔

"میرے گھر رشتہ لے کر آئو پھر سوچے گے "مسکان مسکراتے ہوئے اس سے کہتی اپنے ہاتھ چھڑاوتی ہے۔

پہلے نائل ناسمجھی سے اس کی طرف دیکھتا ہے۔

لیکن جیسے ہی اسے بات سمجھ آتی ہے وہ خوشی سے اونچی آواز میں یاہو کہ نعرے لگانے لگ پڑتا ہے۔

"اف یہ کیا کر رہے ہو پوری دنیا کو بتانا ہے کیا؟"

مسکان نائل کی حرکت پر اس کو ٹوکتے ہوئے کہتی ہے۔

"یہی سمجھ لوں آج تم نے مجھے ہاں کر کہ دنیا کا سب سے حسین تحفہ دیا ہے" نائل مسکان کی طرف پیار بھری ں طروں سے دیکھتا ہوا کہتا ہے۔

کچھ دیر بعد ڈرائیور کہ آنے کہ بعد مسکان مسکراتے ہوئے نائل کو بائے کرتی کار میں بیٹھ جاتی ہے۔

نائل مسکان کو بائے کرنے کی بجائے آنکھ مارتا ہے۔

جس پر مسکان اس کو گھورتی ہوئی کار میں بیٹھ جاتی ہے۔

جس پر نائل کا قہقہ مسکان کو کار میں بیٹھے ہوئے سنائی دیتا ہے۔

مسکان دل میں خدا کا شکر ادا کرتی کہ اسے اتنا اچھا ہمسفر ملنے جارہا ہے، آسودگی سے سیٹ سے ٹیک لگائے اپنی انکھیں موند لیتی ہے۔

❤️💗💞💑💕💟♡💝💖

Hurrian Nikkah Special ❤

حورین وائٹ شوٹ قمیض جس پر نفیس سا وائٹ سٹون کا کام کیا گیا تھا،،اس کہ ساتھ وائٹ غرارہ اور سر پر وائٹ ڈوپٹہ جس کہ کنارے پر وائٹ سٹون سے ہی ہلکا ہلکا سا کام ہوا تھا۔

ہلکے پھلکے میک اپ میں بیزاری سے اپنے کمرے میں بیٹھی ہوئی نائلہ بیگم کا انتظار کر رہی ہوتی ہے۔

نائلہ بیگم نے اسے نیچے لون میں لے کر جانا تھا،،جہاں آج اس کی نکاح کی تقریب رکھی گئی تھی۔

"اف موم یہ کیا پہنا دیا ہے آپ نے مجھے اوپر سے اتنی ہیوی جیولری،،،میرا دم گھوٹ

رہا ہے اس میں" وہ نائلہ بیگم کو آتے دیکھ جھنجلاتے ہوئے کہتی ہے۔

"بیٹا بس تھوڑی دیر اور برداشت کرلوں۔"

پھر چاہے بدل لینا اب چلوں نیچے لڑکے والے آچکے ہے،، نکاح کہ لیے نیچے بولا رہے ہے سب" نائلہ بیگم اس کہ سر پر ہاتھ رکھتی پیار سے کہتی ہے۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"موم میں صرف آپ کی اور ڈیڈ کی وجہ سے اس نکاح کے لیے مان رہی ہو،، ورنہ مجھے ابھی اس کی کوئی جلدی نہیں تھی۔"

"اچھا بس اب چلوں" نائلہ بیگم اس کا ہاتھ پکڑتی باہر لون کی طرف قدم بڑھا دیتی ہے۔

براق جو سٹیج پر میکال کہ ساتھ بیٹھا خوش گپیوں میں مصروف ہوتا ہے۔

اچانک سامنے سے حورین کو آتے دیکھ اپنی جگہ بت سا بن جاتا ہے۔

حورین سر پر لال نیٹ کا ڈوپٹہ لیے ایک ہاتھ مصطفی صاحب کا اور دوسرا نائلہ بیگم کا پکڑے سج دھج کر سٹیج کی طرف ہی آرہی ہوتی ہے۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نائلہ بیگم سٹیج پر ایک طرف رکھی چیئر پر اس کو بھٹا دیتی ہے۔

حورین کہ سامنے پڑی چیئر پر براق مسکراتا ہوا بیٹھ جاتا ہے۔

دونوں کی چیئروں کہ درمیان خوبصورت پھولوں کا پردہ کیا گیا تھا۔

جس کی وجہ سے اس وقت براق حورین کہ دلکش چہرے کو دیکھنے سے محروم ہوتا ہے۔

پھر یہ سوچ کر دل کو دلاسہ دیتا ہے کہ تھوڑی دیر بعد وہ اس کی ہی ہو گی۔

پھر پورے حق سے اسے دیکھنا یہ سوچ آتے ہی براق دلکشی سے مسکرا دیتا ہے۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مولوی صاحب مصطفیٰ صاحب کی اجازت لیتے نکاح شروع کرتے ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حورین آفریدی ولد مصطفیٰ آفریدی آپ کا نکاح براق شاہ ولد ذاکر شاہ سے حق مہر ایک

کروڑ کہ عوض کیا جاتا ہے۔

"کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟" مولوی صاحب حورین سے پوچھتے ہے۔

حورین یہ الفاظ سنتے ہی کانپ سی جاتی ہے کہ پل بھر میں کیسے ایک لڑکی پرائی سی ہو جاتی ہے۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس کہ یہ سوچتے ہی ایک موتی آنسو کا نکلتا گال پر بہہ جاتا ہے۔

وہ سر اٹھاتی مصطفی صاحب کی طرف دیکھتی ہے۔

جو اس کو سر ہلاتے ہاں کہنے کا کہتے ہے۔

حورین اپنے آنسو صاف کرتی براق کہ نام پر توجہ دیے بغیر تینوں دفعہ قبول ہے کہتی نکاح نامے پر سائن کرتی ہے۔

براق جو پریشان سا بیٹھا ہوا ہوتا ہے کہ میرا نام سن کر کہی حورین بھڑک ہی نہ جائے۔

اس کو آسانی سے ہاں کرتا دیکھ سرشاری کی کیفیت میں مسکرا دیتا ہے۔

یہ سوچ ہی اس کہ لیے کتنی خوبصورت تھی کہ حورین اس کی جان، اس کی شیرنی ہمیشہ کہ لیے اس کی ہو چکی ہے۔

مولوی صاحب اب براق سے اس کی رضامندی پوچھ رہے ہوتے ہے۔

براق شاہ ولد ذاکر شاہ آپ کا نکاح حورین آفریدی ولد مصطفی آفریدی سے کیا جاتا ہے۔

"کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟"

مولوی صاحب کہ پوچھنے پر براق جلدی سے تینوں دفعہ ہامی بھرتا جلدی سے نکاح نامے پر سائن کر دیتا ہے۔

اس کی پھرتیاں دیکھ شاہینہ بیگم اور ذاکر شاہ دونوں مسکرا دیتے ہے کہ شادی سے دور بھاگنے والا،

آج کیسے اتنی جلدی مچی ہوئی تھی شادی کرنے کی یہی سوچ سوچتے دونوں قہقہ لگا کر ہنس پڑتے ہیں۔

براق اپنے موم ڈیڈ کو یوں مسکراتے دیکھ اپنی جگہ خجل سا ہو جاتا ہے۔

وہ سمجھ جاتا ہے کہ اس کہ موم ڈیڈ کو کس بات پر یوں ہنسی آ رہی ہے۔

نکاح ہوتے ساتھ ہی بیچ سے پھولوں کا پردہ ہٹا دیا جاتا ہے۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

براق کھڑا ہوتا حورین کہ قریب آ کر اس کہ سر سے لال ڈوپٹہ ہٹاتا عقیدت سے اس کہ سر پر بوسا دیتا ہے۔

جس پر ینگ جنریشن ہوٹنگ کرنا شروع کر دیتی ہے۔

"بہت حسین لگ رہی ہو" براق کسی کی بھی پرواہ کیے بغیر حورین کہ کان میں سرگوشی سی آواز میں کہتا ہے۔

حورین براق کہ یوں سب کہ سامنے بوسا دینے پر غصے میں آجاتی ہے۔

لیکن جانی پہچانی آواز سن کر حیران ہوتی نظریں اٹھاتی اپنے کچھ دیر قبل ہونے والے شوہر کو دیکھتی ہے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

براق کو دیکھ وہ حیرانگی سے آنکھیں پھاڑے اسے دیکھتی ہے کہ اس کا شوہر کوئ اور نہیں براق ہے۔

وہ حورین کی حیران ہوئ آنکھوں میں جھانکتا خوبصورتی سے مسکرا دیتا ہے۔

براق اس کا ہاتھ پکڑے سامنے رکھے صوفوں کی جانب بڑھتا، پہلے حورین کو بیٹھتا پھر خود اس کہ ساتھ جوڑ کر بیٹھ جاتا ہے۔

جس پر حورین اس کو ایک گھوری سے نوازتی ہے۔

جس کا براق پر کوئی خاطر خواہ اثر نہیں ہوتا۔

"کیا مسلہ ہے؟ کیوں میرے ساتھ چپکے ہوئے ہو؟" حورین اس کی طرف دیکھتی درشتگی سے کہتی ہے۔

"میری جان تم میری بیوی ہو۔"

"میں چپکنے کہ علاوہ اور بھی بہت کچھ کرنے کا تمہارے اوپر حق رکھتا ہوں" براق اس کی گرے آنکھوں میں دیکھتا دیوانگی سے بھرپور لہجے میں کہتا ہے۔

اس کی اتنی بے باک باتوں پر حورین اپنا منہ بند کیے سر جھکا لیتی ہے۔

براق اپنی شیرنی کو بھیگی بلی بنا دیکھ دلکشی سے مسکرا دیتا ہے۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیمرہ مین کہ آنے پر دونوں کا شاندار فوٹو شوٹ ہوتا ہے۔

جس پر بکول حورین کہ براق نے خوب بے باکی کا مظاہرہ کیا ہوا تھا۔

صوفے پر بیٹھتے ساتھ ہی براق کو دوبارہ خود کہ ساتھ چپک کر بیٹھتے دیکھ حورین اس

کہ ہاتھ پر چٹکی کاٹتی ہے۔

جس پر براق بلبلاتا ہوا سیدھا ہو کر بیٹھتا اس کو گھورنے لگتا ہے۔

تب سے اب جا کر براق کو ایسی حالت میں دیکھ حورین کو سکون آجاتا ہے۔

"ڈارلنگ یہ اچھا طریقہ ہے شیرنی بن کہ اپنے ذاتی شوہر کو خود سے دور کرنے کا،،"

"اس سے بھی اچھا طریقہ ہے میرے پاس" حورین اس کی طرف دیکھتی مسکراتے ہوئے کہتی ہے۔

"ایسا کون سا طریقہ ہے میری شیرنی کہ پاس" براق اشتیاق سے اس سے پوچھتا ہے۔

"اب تم نے مجھے تنگ کیا تو یہ دیکھ رہے ہو" حورین اسے اپنے ناخن کہ اندر مینی چاکوں نکالتے ہوئے دکھاتی ہے۔

اس سے مار دو گی۔

"او میں تو ڈر گیا اپنی شیرنی سے،، تم مجھے ایسے لاکھوں چاکوئوں سے مار لوں میں اف تک نہیں کروں گا" وہ دیوانگی سے بھرپور لہجے میں حورین سے کہتا ہے۔

"ویسے تم مجھے خوش کر کہ بھی ڈرا سکتی ہوں۔"

براق سوچنے والے انداز میں اس سے کہتا ہے۔

"وہ کیسے ؟" حورین حیرانگی سے اس کی طرف دیکھتی ہوئے کہتی ہے۔

"وہ ایسے کہ تم مجھے میری گال پر کس کر کہ بھی ڈرا سکتی ہو" براق اس کی طرف دیکھتا منعی خیز لہجے میں کہتا ہے۔

"واٹ کس کر کہ کون سا ڈرایا جاتا ہے۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حورین نے اپنی 25 سالہ زندگی میں کس کر کہ ڈرانے والے لوجک کہ بارے میں پہلی بار سنا تھا،، تو حیران ہونا تو بنتا تھا نہ بیچاری کا،،،

"وہ ایسے میری جان کہ تم مجھے جب کس کروں گی۔"

"تو میرے لیے یہ کسی شوخ سے کم نہیں ہو گا کہ حورین براق شاہ نے اپنے ہونے والے مجازی خدا کو پہلی دفعہ پیار کیا ہے۔"

"اس لیے شاید مجھے ڈر کہ مارے ایک آدھ ہارٹ اٹیک بھی آ جائے۔"

براق اس کہ خوبصورت چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

"تم اپنی فضول بکواس اپنے پاس رکھو۔"

"ایسا کبھی نہیں ہو گا کہ حورین آفریدی تمہیں خود سے کس کریں یہ خواب ہی رہ جائے گا تمہارا"

حورین اس کی طرف دیکھتی ہنستے ہوئے کہتی ہے۔

"مجھے اپنے عشق پر یقین ہے اور وہ دن دور نہیں جب تم خود مجھ سے اپنی محبت کا اظہار کرتے ہوئے اور کس کروں گی۔"

براق اپنی گال کی طرف اشارہ کرتا اس سے کہتا ہے۔

حورین اس کی بات پر چپ کر کہ بیٹھ جاتی ہے۔

کچھ دیر بعد حورین تھکاوٹ کا بہانہ بناتی اپنے کمرے کہ طرف بڑھ جاتی ہے۔

حورین اپنے کمرے میں پہنچتے ساتھ شیشے کہ سامنے کھڑی ہوتی جلدی سے پہلے اپنا

ڈوپٹہ اتارتی،،،

اپنے گلے کا سیٹ اتارنے میں لگ جاتی ہے۔

جو اس سے اتر ہی نہیں رہا ہوتا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بھلا حورین بیچاری کو کہا ایسی بھاری بھر کم جیولری پہننے اور اتارنے کا ایکسپرینس تھا۔

پہلے بھی بیوٹیشن نے ساری جیولری اس کو پہنائی تھی۔

حورین جو اپنے گلے کا ہار اتارنے کی تگ ودو میں لگی ہوئی ہوتی ہے۔

اچانک اپنے پیچھے براق کو شیشے میں دیکھتی حیران ہو جاتی ہے کہ یہ ادر بھی پہنچ گیا۔

براق مسکراتی ہوئی انکھوں سے اس کو دیکھتا احتیاط سے اس کا سیٹ اتارتا ہے کہ کہی اس کہ گلے پر نہ لگ جائے۔

یہ تمہاری منہ دکھائی براق اس کہ گلے میں خوبصورت سا پینڈیڈ پہناتا ہے۔

حورین کی نظر اپنے گلے میں پہنائے پینڈیڈ پر پڑتی ہے تو وہ اپنی جگہ جم سی جاتی ہے۔

پینڈیڈ میں بی اور ایچ ایلفابیٹ میں ننھے ننھے ہیرے جڑے ہوئے تھے اور ایلفابیٹ کہ درمیان میں بنا انفینٹی کا سائن جس میں رنگ برنگے ہیرے لگے جگمگا رہے ہوتے ہے۔

حورین دل سے پینڈیڈ کی تعریف کرتی ہے کہ واقعی ہی براق کی چوائس کافی اچھی ہے۔

حورین پینڈیڈ پر ہاتھ پھیرتی براق کی طرف دیکھتی ہے۔

جیسے اس انفینیٹی کہ بنے سائن کہ بارے میں جاننا چاہ رہی ہو۔

براق حورین کو یوں نا سمجھی کی کیفیت میں خود کی طرف دیکھتا دیکھ سمجھ جاتا ہے کہ وہ اس سے کیا جاننا چار ہی ہے۔

یہ اس پینڈید میں ہم دونوں کہ ایلفابیٹ کہ درمیان یہ جو انفینیٹی کا سائن بنا ہے۔

"یہ اس چیز کی نشاندہی کرتا ہے کہ براق شاہ اپنی جان سے کتنی محبت کرتا ہے۔"

"جس کی کوئی حد مقرر نہیں" براق اس کہ کندھوں پر ہاتھ رکھتا محبت سے چور لہجے میں کہتا ہے۔

حورین اس کی اتنی محبت پر حیرانگی سے اس کی طرف دیکھتی ہے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"حیران نہ ہو۔ محبت اور عشق کرنے والے بھی اسی دنیا پر پائے جاتے ہے۔"

"ہاں یہ الگ بات ہے کہ وہ بہت خوش نصیب لوگ ہوتے ہے۔ جن کو ان کی محبت اسی دنیا میں مل جاتی ہے۔"

"اللہ کا کرم ہے میں ان خوش نصیب میں سے ایک ہو۔"

"جس کو اس کی حور اسی دنیا میں مل گئی" براق جذب سے حورین سے کہتا،، اس کا رخ اپنی طرف کرتے اس کو اپنے گلے لگالیتا ہے۔

حورین اس کی باہوں میں آکر نہ جانے کیوں اپنا آپ پر سکون سا محسوس کر رہی ہوتی ہے۔

جیسے اس مضبوط حصار میں ہی اس کی کل کائنات ہو۔

حورین جلدی سے خود کو کمپوز کرتی اس کہ حصار سے خود کو آزاد کرواتی کمر پر ہاتھ رکھتے،، اس کو سخت گھوری سے نوازتی ہے۔

"تمہیں باہر سکون نہیں ملا تھا کہ ادر بھی آ گئے۔"

"اب شرافت سے جائو باہر میں ان بھاری کپڑوں میں خود کو بہت بے آرام سا محسوس کر رہی ہو۔"

"او کے میں چلتا ہوں لیکن پھر دوبارہ تم سے ملنے کہ لیے ضرور آئو گا۔"

"کیونکہ براق شاہ کا اپنی شیرنی کہ بغیر گزارہ نہیں،،"

براق حورین کہ ماتھے پر عقیدت سے بوسا دیتا کمرے سے نکل جاتا ہے۔

پیچھے حورین اپنے سر پر ہاتھ رکھے ابھی تک براق کا دہکتا ہوا لمس محسوس کر رہی ہوتی

ہے۔

آخری قسط:۔

اورنگزیب ویلا میں اتوار کہ دن پوری فیملی ڈائینگ ڈیبل پر جمع ہوئ تھی۔

وجدان صاحب سربراہی کرسی پر بیٹھے اخبار کی ورک گردانی کرنے میں مصروف ہوتے ہے۔

نازمہ بیگم میڈ سے کہہ کر ناشتہ لگاوارہی ہوتی ہے۔

"بیٹا.جی کبھی اس فون کی دنیا سے نکل کر باہر کی دنیاپر بھی تھوڑاتوجہ دیں لیاکریں۔"

وجدان صاحب ماحد کو فون کہ اوپر جھکا دیکھ چوٹ کرنے والے لہجے میں کہتے ہے۔

ماحد جو پب جی کھیلنے میں مصروف تھا۔

وجدان صاحب کی آواز پر ہڑ بڑاتا ہوا چیئر پر سیدھا ہو کر بیٹھ جاتا ہے۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ماحد کی ساتھ والی چیئر پر شازین اپنے اور امتل کہ رشتے کی بات کرنے کہ لیے لفظوں کا جوڑ توڑ کر رہا ہوتا ہے۔

آخر بات کہاں سے شروع کریں۔

"بیٹا کہاں کھوئے ہوئے ناشتہ کروں" نازمہ بیگم شازین کو سوچوں میں کھویا دیکھ کہتی ہے۔

"جی موم آپ نے کچھ کہاں؟" شازین جو سوچوں میں کھویا ہوا ہوتا کہ آخر کیسے رشتے کی بات کریں۔

ان کہ آواز دینے پر ہوش میں آتا استفسار کرتا ہے۔

"بیٹا میں کہہ رہی ہوں ناشتہ کروں کن خیالوں میں کھوئے ہوئے ہو۔"

"کچھ نہیں موم" شازین ہڑبڑاتا ہوا جلدی سے اورنج جوس کا بھرا ہوا گلاس منہ سے لگا لیتا ہے۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وجدان صاحب شازین کو یوں کھویا کھویا سا دیکھ غور سے دیکھتے ہے۔

جیسے جاننا چاہ رہے ہے کہ وجہ کیا ہے؟

"شازین بیٹا آپ کوئی ضروری بات کرنا چاہتے ہو تو بنا گھبرائے کہہ سکتے ہو۔"

شازین جو سخت پریشانی کا شکار ہوا ہوتا ہے کہ بات کریں تو کیسے کریں۔

اس کہ ڈیڈ نے خودی پوچھ کر اس کی مشکل آسان کر دیں تھی۔

"وہ ڈیڈ میں اپنے کالج میں ایک لڑکی سے محبت کرتا ہوں اور اس سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔"

وہ جلدی سے وجدان صاحب کہ پوچھنے پر آنکھیں بند کیے ساری رواداد بتا دیتا ہے۔

"اچھا تو یہ بات ہے جو کب سے میرا بیٹا یوں پریشان سا دکھائی دیں رہا ہے۔"

وجدان صاحب اس کو دیکھتے ہوئے کہتے ہے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جس پر شازین سر ہلا کر ہاں کرتا ہے۔

جیسے کہہ رہا ہو "ڈیڈ آپ کمال ہو جو اپنے بیٹے کی ہر بات کو سمجھ جاتے ہوں۔"

"بیٹا جہاں تک میرا خیال ہے آپ ابھی پڑھ رہے ہو،، تو یہ شادی والا فیصلہ ہم آپ کی پڑھائی کہ بعد کہ لیے رکھتے ہے۔"

"نہیں ڈیڈا گر بعد کہ لیے ہی یہ کام رکھنا ہوتا تو ابھی آپ سے کیوں بات کرتا۔"

"پلیز ڈیڈ آپ کل ہی ان کہ گھر رشتہ لے کر جائے گے۔"

"لڑکی کا نام امتل ہے اور وہ مجھ سے کالج میں جونیئر کلاس میں ہے۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ڈیڈ مجھے ڈر لگتا ہے کہ یہ فیصلہ اگر ہم پینڈینگ پر کرتے رہے تو امتل کہی مجھ سے جدا نہ ہو جائے۔"

"میں امتل کو کسی صورت کھونا نہیں چاہتا،، نکاح ابھی کر دیں رخصتی بے شک ہماری پڑھائ مکمل ہونے کہ بعد کر دیجئے گا۔"

شازین ان کو دیکھتا جنونی کیفیت میں کہتا ہے۔

جیسے اگر اسے امتل نہ ملی تو پتہ نہیں وہ کیا کر جائے گا۔

وجدان صاحب غور سے شازین کی طرف دیکھتے ہے۔

اس کی آنکھوں میں موجود امتل کہ لیے سچے جذبات اس بات کی پوری گواہی دیں رہے ہوتے ہے کہ وہ امتل کو کتنا چاہتا ہے۔

"جیسا میرا بیٹا چاہے،، آج پہلی بار میرے بیٹے نے مجھ سے دل سے کچھ مانگا ہے۔"

"میں ضرور اپنے بیٹے کی خواہش پوری کروں گا۔"

وجدان صاحب پیار سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہتے ہے۔

"ہم کل ہی انشاءاللہ اپنے بیٹے کا رشتہ لے کر جائے گے۔"

وہ مسکراتے ہوئے نازمہ بیگم کی طرف دیکھتے ہوئے کہتے ہے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جس پر وہ بھی اثبات میں سر ہلاتی ہے۔

"ڈیڈ میں بھی شادی کرنا چاہتا ہوں۔"

وجدان صاحب جو دوبارہ اخبار پڑھنے کہ لیے ڈیبل سے اخبار اٹھانے لگتے ہے۔

ماحد کی آواز سن کر نہ سمجھی سے اس کی طرف دیکھتے ہے کہ آیا کہ یہ ماحد نے ہی کہا نہ،،

"اب تم کس سے شادی کرنا چاہتے ہو؟" وجدان صاحب اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہتے ہے۔

ماحد شازین کو رشتے کہ لیے بات کرتا دیکھ لگے ہاتھوں اپنی بھی شادی کروانے کا سوچتا ہے۔

جس پر عملی جامہ پہناتے ہوئے وہ اب وجدان صاحب سے بات کر رہا ہوتا ہے۔

"ڈیڈ میں بھابی کی بڑی بہن صدف سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔"

ماحد جلدی سے کہتا اپنا سر جھکا لیتا ہے۔

یہ سنتے ہی شازین کہ چہرے پر مسکراہٹ چھا جاتی ہے۔

وہ پہلے ہی اپنے جھلے بھائی کی صدف کہ لیے فیلنگز کو اچھے طریقے سے سمجھ گیا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وجدان صاحب اس کی بات نہ سمجھتے ہوئے نہ سمجھی سے اس کی طرف دیکھتے ہے۔

"ڈیڈ میں بتاتا ہوں،، یہ امتل جسے میں پسند کرتا ہوں۔"

"اسی کی ایک بڑی بہن بھی ہے صدف یہ اس کی بات کر رہا ہے۔"

"اچھا تو دوسرے بیٹے کو بھی شادی کرنی ہے۔"

"جو نہایت الو ہونے کہ ساتھ ساتھ اوٹ پٹانگ حرکتیں بھی کرتا رہتا ہے۔"

"ڈیڈ اب آپ ایسے تو نہ کہے،،مانتا ہو شرارتی ہوں پر آئی پرومیس آپ میری صدف سے شادی کروادیں۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"میں آپ لوگوں کی بجائے اسے تنگ کر لیا کروں گا۔"

ماحد جو کبھی زیادہ دیر سیریس ہو جائے ناممکنوں میں سے تھا۔

ماحد کی بات سمجھتے سب قہقہ لگا کر ہنس پڑتے ہیں۔

"چلوں بیگم خیر سے ہم دونوں بیٹوں کی شادی سے فارغ ہو کر خود دوبارہ سے ہنی مون بنانے کہ لیے نکل پڑیں گے۔"

وجدان نازمہ بیگم کی طرف دیکھتے معنی خیزی سے کہتے ہے۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"شرم کرلے جوان بیٹوں کہ باپ ہو کر اس عمر میں بھی ہنی مون سوچ رہا ہے۔"

"ارے بیگم بوڑھے ہونے میں کیا رکھا ہے۔دل جوان ہونا چاہیے اور میرا دل ابھی تک جوان ہے۔"

وہ نازمہ بیگم کی طرف دیکھتے مسکراتے ہوئے کہتے ہے۔

"ہم ادر ہی موجود ہے ڈیڑ سوا پنار ومانس پورا کرنے کہ لیے آپ لوگوں کا کمرہ موجود ہے ادر کا ویزیٹ کرلے۔"

ماحد وجدان صاحب کی طرف دیکھتا سرسری انداز میں کہتا ہے۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جس پر ماحد سمیت سب مسکرا پڑتے ہے۔

💖💟💖💟💖💟💖💟💖💟💖💟💖💟💖💟

"موم ڈیڈ میکال بھائی میں جا رہی ہو اور پلیز مت روئے گا۔"

"موم آپ کہ آنسو مجھے کمزور کرتے ہے،،اس لیے مسکراتے ہوئے مجھے رخصت

کریں۔"

حورین کو ایک اہم مشن کہ لیے آج ہی ہیڈ کوارٹر بولا یا گیا تھا۔

جس پر میکال سمیت نائلہ بیگم اور مصطفی صاحب سخت اداس ہو جاتے ہیں۔

"جاؤ بیٹا اور غازی بن کر لوٹنا" مصطفی صاحب حورین کہ سر پر ہاتھ رکھتے شفقت سے بھرپور لہجے میں کہتے ہے۔

"جی ڈیڈ میں اپنی جی جان لگا دو گی۔"

حورین ایک عزم کہ ساتھ ان کی طرف دیکھتی ہوئی کہتی ہے۔

نائلہ بیگم بیٹی کہ جانے پر سخت دکھی ہوتی ہے پر وہ رو کر حورین کو کمزور نہیں کرنا چاہتی تھی۔

اس لیے مسکراتے ہوئے اس کو گلے لگائے حوصلہ دیتی ہے۔

"ڈول جیسے ہی مشن ختم ہو فورا آجانا دیر مت کرنا۔ آخر کو میرے سارے شادی کہ فنکشنز میں تم ہی تو رنگ ڈالوں گی۔"

میکال اپنی ڈول کو سر پر بوسا دیتے شفقت بھرے لہجے میں کہتا ہے۔

ابھی کل ہی تو نائلہ بیگم اور مصطفی صاحب میکال کہ کہنے پر افرا کہ گھر رشتہ لے کر گئے تھے۔

حورین اپنی دوست کو ہی اپنی بھابی کہ روپ میں دیکھ بہت خوش ہو جاتی ہے۔

میکال اللہ کالاکھ لاکھ شکرادا کرتا ہے کہ افرانے اس کہ حق میں فیصلہ دیں دیا۔

"اوکے موم ڈیڈ میکال بھائی اللہ حافظ پھر ملے گے۔"

حورین سرپر ہاتھ رکھتے سلوٹ والے انداز میں سلام کرتی آفریدی ویلا سے نکلتی چلی جاتی ہے۔

"گڑیا آج میں بہت خوش ہوں" نائل افرا کہ پاس صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہتا ہے۔

وہ کیسے بھائی افرا اس کی طرف دیکھتی ہوئی پوچھتی ہے۔

"وہ ایسے میری گڑیا کہ مجھے لڑکی پسند آگئی ہے۔

اس کا نام مسکان ہے اور وہ تمہاری ہی یونی میں پڑھتی ہے۔"

"کہی آپ بھائی میری دوست کی تو بات نہیں کر رہے۔"

افرا پر جوشی سی کیفیت میں اس سے پوچھتی ہے۔

"یہ مجھے نہیں پتا کہ وہ تمہاری دوست ہے کہ نہیں" وہ افرا کو کہتا ٹی وی پر لگے ٹوک شو کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔

"بھائی کہی یہی تو آپ کی مسکان نہیں" افرا اپنے آئی فون پر مسکان کی مسکراتی ہوئی تصویر اسے دکھاتے ہوئے کہتی ہے۔

"ہاں یہی تو ہے میری پٹاخہ" نائل افرا کا آئی فون لیتا پیار سے اس کی تصویر پر ہاتھ پھیرتے کہتا ہے۔

"بھائی میں ادھر ہی موجود ہوں۔"

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

افرا اس کو مسکان کی تصویر پر پیار سے ہاتھ پھیرتے دیکھ تنگ کرنے والے انداز میں کہتی ہے۔

"ہاہاہاہا تو! محبت اور عشق دو ایسی چیزیں جو چھپائے نہیں چھپتی اور مجھے اپنے یہ خوبصورت جذبات کو کسی سے بھی چھپانے کی کوئی آرزو نہیں ہے۔"

"میں پوری دنیا کو بتانا چاہتا ہوں کہ نائل صدیقی کو عشق ہو چکا ہے۔

اس کا یہ دل اب اس کہ بس میں نہیں رہا بلکہ مسکان ذکی کی ملکیت بن چکا ہے۔"

نائل مسکان کی تصویر کو دیکھتا پیار بھرے لہجے میں کہتا ہے۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اف بھائی بہت مزہ آئے گا،، آپ کی شادی پر لیکن اس سے پہلے میں رخصت ہو کر چلی جائو گی۔"

افرا یہ بات کہتے اداس ہو جاتی ہے۔

"ارے میری گڑیا تم رخصت ہو کر لندن تھوڑی نہ جا رہی ہو۔

جب دل کیا بے دھڑک میکال کہ ساتھ ادھر آ جانا۔"

نائل افرا کہ سر پر ہاتھ رکھتا پیار سے کہتا ہے۔

"جی بھائی میں تو ہر ہفتے آپ لوگوں سے ملنے آیا کروں گی۔"

"ویسے بھائی آپ رشتہ لے کر مسکان کہ گھر کب جا رہے ہے۔"

"میں نے موم ڈیڈ سے کل رات ہی بات کر لی تھی۔

تمہاری طبیعت نہیں ڈھیک تھی ورنہ میں یہ گوڈ نیوز تمہیں کل رات ہی بتا دیتا کہ موم ڈیڈ اس رشتے کہ لیے مان گئے ہے۔

وہ آج ہی رشتہ لے کر مسکان کہ گھر جائے گے۔"

"وائو بھائی یہ تو بہت خوشی والی بات ہے۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

چلے اسی خوشی میں باہر سے آئسکریم کھلائے۔"

افرا اس کو دیکھتی فرمائش کرتے ہوئے کہتی ہے۔

"کیوں نہیں میری گڑیا آ جائو چلے۔"

نائل پاس ہی سائڈ ٹیبل سے کار کی کیز اٹھائے اس کو چلنے کو کہتا ہے۔

جس پر افرا اپنا ڈوپٹہ کا ہی سر پر حجاب کرتے نائل کہ پیچھے باہر کو قدم بڑھا دیتی ہے۔

💢💢💢💢💢💢💢💢💢💢💢💢💢💢💢💢💢💢

حورین کو اس بار بہت اہم مشن دیا گیا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جس میں اسے پاکستان میں دہشتگردی کرنے والوں کر پکڑ نا تھا تا کہ اس سے وہ ان کی جڑوں تک پہنچ سکے۔

"سب ایک ایک کر آگے جائے گے۔

جیسے ہی میں گو کا سائن دو آپ سب اس فیکٹری میں داخل ہو جائیں گا۔"

حورین ائیر پیس سے نوجوانوں کو آڈر دیتی کہتی ہے۔

گو حورین ائیر پس میں اونچی آواز میں کہتی ہے۔

NEW ERA MAGAZINE.com

جس پر سب فوجی نوجوان اپنی رائفل پکڑے ایک ایک کر کہ پیچھلے راستے سے فیکٹری میں داخل ہونا شروع ہو جاتے ہے۔

حورین جلدی سے پائپ پر چڑتی فیکٹری کہ خستہ حال کمرے میں چھلانگ لگاتی ہے۔

"ہر جگہ کو چیک کریں اور جہاں پر بھی کوئی ملے اس کو فورا حراست میں لے۔"

حورین ائیر پیس سے سب کو ہدایت دیتی آگے بڑھتی ہے۔

اچانک اس کی نظر حال نما بنے کمرے میں بیٹھے آدمیوں پر پڑھتی ہے۔

جو پاکستان کی مختلف جگہوں پر بمب فیٹ کرنے کہ لیے ایک آدمی ڈیبل پر نقشہ پھیلائے اس پر سب کو سمجھا رہا ہوتا ہے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حورین کا یہ سب دیکھ کر خون خول جاتا ہے۔

"کیپٹن حورین ہم نے ہر جگہ دیکھ لیا کوئی بھی موجود نہیں ہے۔"

ایک فوجی نوجوان جلدی سے حورین کو ائیر پیش سے بتاتا ہے۔

"ڈھیک ہے آپ سب یہ رائٹ پر حال بنا ہوا ادر آجائیں۔"

وہ انھیں ہدایت دیتی ہال میں آتی گولی چلاتی ہے جو سید ھا دیوار پر جاکر لگتی ہے۔

کون ہے؟ گولی کی آواز سنتے سب اس طرف متوجہ ہوتے ہے۔

جہاں آرمی یونیفارم میں حورین شعلے اوگلتی آنکھوں سے ان سب کو گھور رہی ہوتی ہے۔

جیسے ابھی زندہ زمین میں دفن کردیں گی۔

"ملک کہ غداروں اپنی الٹی گنتی گننا شروع کردو۔

شرافت سے سب خود کو ہمارے حوالے کردوں۔

ورنہ پھر جب ہم تم لوگوں کو پکڑیں گے تو شاید ایک آدھ کی جان بھی چلی جائے۔"

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حورین اونچی آواز میں ان چھ سے نو آدمیوں پر مشتمل لوگوں کو گھورتے ہوئے کہتی ہے۔

حورین کہ بتائے گئے ہال میں ساری فورس آجاتی ہے۔

جسے دیکھ کر سب اور گھبرا جاتے ہے۔

"ہم مر جائے گے لیکن کبھی خود کو تمہارے حوالے نہیں کریں گے۔"

ان میں سے ایک آدمی کہتے ساتھ ہی اپنے ساتھیوں کہ ساتھ ان پر فائر کرنے لگتا ہے۔

جس پر سب فوجی نوجوان ان کا بہادری سے مقابلہ کر رہے ہوتے ہیں۔

حورین غصے سے ایک آدمی کا ہیڈ شوٹ لیتی ہے۔

جس پر وہ لہراتا ہوا زمین پر جا گرتا ہے۔

اپنے ایک آدمی کو مرتا دیکھ ان کا لیڈر غصے سے حورین کی طرف دیکھتا اس پر اپنی پستول سے نشانہ لیتا ہے۔

پر شومئ قسمت حورین اس وار سے بچتی ہوئی نیچے کو جھک جاتی ہے۔

"تمہیں میں نے کہا تھا نہ شرافت سے خود کو ہمارے حوالے کر دوں پر نہیں اب دیکھوں میں تم لوگوں کا کیا حال کرتی ہوں۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حورین یہ کہتی ایک آدمی کو اپنے قریب آتے دیکھ اس کہ منہ پر اپنی لات رسید کرتی ہے۔

حورین ان سے مقابلہ کرنے میں مصروف ہوتی ہے کہ اچانک پیچھے سے ان کا لیڈر دوبارہ حورین کا نشانہ لیتا ہے۔

وہ ان کو مار مار کر آدھ موہا کر کہ تمسخر سے انھیں زمین پر گرا دیکھ رہی ہوتی ہے۔

حورین جیسے ہی پیچھے موڑتی کسی کو اپنے سامنے آتے دیکھ حیران ہو جاتی ہے کہ یہ ہو کیا رہا ہے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حورین کو لگنے والی گولی اس کہ سامنے کھڑے وجود کو لگ جاتی ہے۔

وہ یہ سب شوک کی کیفیت میں دیکھ رہی ہوتی ہے۔

اچانک وہ وجود لہراتا ہوا نیچے زمین پر گرتا ہے اور حورین کی اس وجود پر نظر پڑتے ہی اس کو اپنا سانس روکتا ہوا محسوس ہوتا ہے۔

براق۔۔۔۔۔۔۔۔۔حورین چیختے ہوئے اس کہ پاس زمین پر بیٹھتے جلدی سے براق کا سر اپنی گود میں رکھتی ہے۔

براق تم نے یہ کیا کیا؟حورین روتے ہوئے براق کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

جو اس حالت میں بھی اپنی شیرنی کو دیکھ کر مسکرا رہا ہوتا ہے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"میں اپنی شیرنی کو کیسے تکلیف میں دیکھ سکتا ہوں۔

اس لیے تمہاری گولی میں نے خود پر لے لی" براق مسکراتے ہوئے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

فوجی نوجوانوں نے سب کو پکڑ لیا ہوتا ہے۔بس ان کا ایک لیڈر پتا نہیں کہہ چھپ کر بیٹھ گیا تھا۔

"آپ لوگ جائے میں خود اس کمینے کو ڈھونڈوں گی۔

جلدی سے ان کو ایمبولینس میں لے کر جائے۔"

حورین براق کو دیکھتی آنسوئوں کہ ساتھ کہتی ہے۔

"پر کیپٹن حورین ادرا کیلی کیسے "کیپٹن احمد اس سے پریشانی سے پوچھتا ہے۔

"میں نے جو کہا ہے وہ کریں۔اس وقت میرے رشتے سے زیادہ میرے لیے میرا

فرض اہم ہے۔

آپ لوگ جلدی اسے لے کر جائے" حورین احمد کو چیختے ہوئے کہتی ہے۔

بے دردی سے اپنے آنسو صاف کرتی آگے کی طرف بڑھ جاتی ہے۔

وہ ایک بار بھی اگر پیچھے موڑ کر براق کو دیکھ لیتی تو یقینی طور پر اپنے فرض سے دغا کر جاتی۔

جو اسے اس وقت ہر صورت نبھانا تھا۔

کیپٹن احمد جلدی سے براق کو سٹریچر پر لٹائے باہر کی طرف بھر جاتے ہے۔

"کہاں چھپا ہے تو کتے" حورین اپنی گن پکڑے بھوکی شیرنی کی طرح پھنکارتی ہوئی اسے آوازیں دیں رہی ہوتی ہے۔

اچانک حورین کو ایک کمرے میں کسی کا حیولہ ساد کھائی دیتا ہے۔

حورین بغیر قدموں کی آواز کہ آرام آرام سے چلتی کمرے میں آتی اس کی کنپٹی پر اپنی گن رکھتی ہے۔

"کتے تیری ہمت کیسے ہوئی میرے شوہر کو مارنے کی اس ملک کہ غدار آج تو میرے ہاتھوں زندہ نہیں بچے گا۔"

حورین اس کو سر کہ بالوں سے پکڑتی پاس رکھے شیشے میں زور سے اس کا سر مارتی ہے۔

جس سے اس آدمی کہ سر سے خون فوارے کی طرح نکلنا شروع ہو جاتا ہے۔

"تجھ جیسے کتوں کو جینے کا کوئی حق نہیں" وہ چیختے ہوئے آدھ مرے آدمی کو کہتی جلدی سے اس کہ سینے میں ساری گن کی گولیاں اتار دیتی ہے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حورین اس کو حقارت سے مرتے دیکھ بھاگتی ہوئی فیکٹری سے نکل پڑتی ہے۔

آپکی باتوں سے جڑا ہے یہ تعلق دل کا محترم

آپ نظر نہ آئو تو ٹھہر جاتی ہے دل کی دھڑکن

"کیسا ہے براق؟" حورین جلدی سے ہاسپٹل میں داخل ہوتے آئی سی یو کہ باہر کھڑے احمد سے استفسار کرتی ہے۔

"ابھی کچھ نہیں کہہ سکتے کیونکہ براق سر کہ دل کہ پاس گولی لگی ہے۔"

وہ یہ سنتی سکتے سے زمین پر بیٹھتی چلی جاتی ہے۔

"کچھ نہیں ہوگا میرے براق کو" حورین جلدی سے کہتی پرئیر روم کی طرف بڑھ جاتی ہے۔

ڈاکٹر آپریشن کر کہ باہر نکلتا ہے۔

"اب کیسی کنڈیشن ہے براق سر کی" احمد جلدی سے ڈاکٹر سے پوچھتا ہے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اب وہ بہتر ہے آپ حورین کو بولادیں وہ کب سے ان کا نام لے رہے ہے۔"

جی اچھا وہ یہ کہتا پرئیر روم کی طرف بڑھ جاتا ہے۔

"حورین آپ کو براق سر بولا رہے ہے۔اب وہ ڈھیک ہے۔"

حورین یہ سنتی روتے ہوئے براق کہ پاس جاننے کہ لیے وہاں سے تیزی سے نکل پڑتی ہے۔

"کیوں کیا ایسا؟" حورین آئی سیو میں داخل ہوتی براق کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

جو اسی کی طرف دیکھ رہا ہوتا ہے۔

براق اشارے سے اسے اپنے پاس بولاتا ہے۔

وہ براق کہ بولانے پر روتی ہوئ اس کہ پاس بیٹھتے ہی اس کہ سینے سے لگ جاتی ہے۔

براق اپنی شیرنی کو اپنی فکر میں روتا دیکھ تکلیف میں بھی مسکرا پڑتا ہے۔

"آہ ظالم ہم پہلے ہی آپ کہ دیوانے ہے۔اب یوں گلے لگ کر اور دیوانہ کرنا چاہتی ہے کیا۔؟"

براق اس کہ سر سہلاتے پیار بھرے لہجے میں کہتا ہے۔

"کیوں کیا ایسا؟" حورین اس سے جدا ہوتی روتے ہوئے اس سے دوبارہ استفسار کرتی ہے۔

"میری حورین میرا دل ہے اور اگر دل ہی انسان کہ پاس نہ رہے تو تم خود بتائو وہ زندہ رہے گا نہیں نہ تو بس،،،

تم بھی میرا دل ہو اور تمہارے بغیر براق شاہ کا وجود کچھ بھی نہیں" براق اس کو دیکھتا ایک جذب سے بولتا ہے۔

حورین براق کی اس بات پر شرم سے لال ہوتے ہوئے سر جھکا لیتی ہے۔

"اف شیرنی تم جب بھی اس طرح شرماتی ہو،، مجھے نئے سرے سے تم سے محبت ہونے

لگتی ہے۔"

براق اس کی گال سہلاتا پیار سے کہتا ہے۔

"تم ادر پہنچے کیسے ؟" حورین اس کی طرف دیکھتی گھورتے ہوئے کہتی ہے۔

تم مجھے بتا کر نہیں گی کہ میں مشن پر جارہی ہو پر میں نے خودی اپنے ریسور سیس استعمال کرتے ہوئے وہاں کا پتا لگوا کر پہنچ گیا۔

لیکن جب میں پہنچا تو کوئی آدمی تمہارا نشانہ لے رہا تھا۔

جس کا تمہیں پتا نہیں چلا وہی گولی میں نے اپنے اوپر لے لی۔

"کوئی کھانے والی گولی تو جو اپنے سر لے لی۔

اگر تمہیں کچھ ہو جاتا تو میرا کیا ہوتا یہ سوچا ہے تم نے" حورین اس کا ہاتھ پکڑے خوف بھرے لہجے میں کہتی ہے۔

براق حورین کو اپنی فکر کرتا دیکھ مسکرا دیتا ہے۔

اسے تب سے اب جا کر سکون ملا تھا۔

یہ اس کے لیے بہت بڑی خوشی تھی کہ حورین بھی اب اس سے محبت کرتی ہے۔

حورین براق کہ اوپر جھکتی اس کہ سر پر عقیدت بھرا بوسا دیتی ہے۔

براق حورین کہ سر پر بوسا دینے پر پہلے حیران ہوتا بعد میں مسکراتے ہوئے اس کا لمس اپنے روح تک اترتے ہوئے محسوس کرتا ہے۔

حورین اپنی کی گی جسارت پر جلدی سے براق کہ اوپر سے ہٹتی سر جھکا لیتی ہے کہ جذبات میں آکر اس نے کیا کر دیا۔

براق حورین کی ایسی کیفیت سمجھ کر مسکرا دیتا ہے۔

"میری شیرنی بھی مجھ سے محبت کرتی ہے نہ"

براق ایک آس سے اس سے پوچھتا ہے۔

جس پر حورین براق کو امید کی ڈور تھمائے ہاں کہتے ہی شرماتے ہوئے اس کہ سینے پر اپنا سر رکھے آسودگی سے اپنی انکھیں موند لیتی ہے۔

براق اپنی شیرنی کی اس ادا پر فدا ہوتا تھوڑا سا اوپر اٹھتے اس کہ سر پر بوسا دیتا دلکشی سے مسکرا دیتا ہے۔

چاہنے والے یہاں بہت ہے مگر

تمنا دل ہے کہ مجھے بس اک تم چاہو

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

صدف شازین 💖 امتل نکاح سپیشل ❤ ماحد

محبوب کا مزہ تب ہے

جب محبوب محرم بن کر ملے

آج شاذین اور ماحد کا نکاح تھا۔

جس پر دونوں بھائی بے حد خوش نظر آرہے ہوتے ہے۔

وجدان صاحب اپنے دونوں خوبرو بیٹوں کا رشتہ لے کر جب مزمل خان کہ گھر پہنچے تو انھوں نے خوب عزت کا ساتھ ان کو خوش آمدید کہا تھا۔

وجدان صاحب کہ اپنے دونوں بیٹوں کہ لیے اپنی بیٹیوں کہ لیے ہاتھ مانگتے ہی فوراً ہاں کردیں تھی۔

کیونکہ مزمل خان کو وہ دیکھنے سے ہی خاندانی اور سلجھے ہوئے لگے تھے۔

فردوس بیگم بھی مطمئن ہو گئی تھی کہ وہ ایک دفعہ میں ہی اپنی دونوں بیٹیوں کہ کہ فرض سے سبکدوش ہو جائے گی۔

صدف نے امتل کہ ساتھ اپنی شادی کا سن کا خوب واویلا کیا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیونکہ وہ ماحد اس کہ بکول چڑ گنجو سے شادی نہیں کرنا چاہتی جو ہر وقت لڑتا رہتا ہے۔

لیکن فردوس بیگم اور امتل کہ بہت سمجھانے پر وہ آخر کار مان ہی جاتی ہے۔

نکاح کہ لیے ہال بک کروایا گیا تھا۔

ماحد اور شازین نے ایک جیسے وائٹ کرتے اور اوپر گولڈن واسکٹ پہنی ہوئی تھی۔

ایک جیسے کپڑے پہننے کی بدولت سب ہی لوگ کنفیوز تھے کہ کون ماحد ہے اور کون شازین،،،

سٹیج پر دو شاہی قسم کہ صوفے رکھے ہوئے تھے جس پر دونوں بھائی بیٹھے ہوئے تھے۔

کیونکہ نکاح کب کا ہو چکا تھا۔

اس لیے دونوں بے صبری سے اپنی دولہنوں کا انتظار کر رہے ہوتے ہے۔

اچانک انھیں سامنے سے امتل اور صدف اپنی کزنوں کہ جھرمٹ میں سٹیج کی طرف

آتی ہوئی دکھائی دیتی ہے۔

ماحد صدف کو دیکھ کر اپنی جگہ ساکت سا ہو جاتا ہے۔

صدف پیچ رنگ کہ شرٹ غرارہ میں جس پر خوبصورتی سے زری کا کام ہوا تھا۔

سر پر ڈوپٹہ ٹکائے ہلکی پھلکی جیولری اور میک آپ میں نظر لگ جانے کی حد تک پیاری لگ رہی ہوتی ہے۔

ماحد اپنی شرارتی سی صدف کو یوں اتنا تیار ہوئے پہلی بار دیکھ رہا ہوتا ہے۔

دوسری طرف شازین بھی لٹل گرل کو وائٹ شوٹ شرٹ اور لہنگے میں جس پر گوٹے

کا کام ہوا تھا۔

سر پر خوبصورتی سے ڈوپٹہ ٹکائے ہلکے پھلکے میک اپ اور نازک جیولری میں بہت زیادہ حسین لگ رہی ہوتی ہے۔

شازین بنا پلک جھپکائے امتل کو دیکھ رہا ہوتا ہے۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دونوں بھائی امتل اور صدف کو سٹیج کہ قریب آتے دیکھ ہوش میں آتے اپنی جگہ سے کھڑے ہو جاتے ہے۔

امتل اور صدف سر اٹھا کر اپنے اپنے مجازی خدا کو دیکھتی ہے پر دونوں کی ایک جیسی ڈریسنگ میں دیکھ کنفیوز ہو جاتی ہے کہ اس میں سے ماحد کون ہے اور شازین کون ہے۔

ماحد اور شازین دونوں بہنوں کو کنفیوزن کی کیفیت میں اپنی طرف دیکھتا دیکھ بڑی مشکل سے اپنی ہنسی ضبط کرتے ہے۔

صدف غور سے دونوں کو دیکھتی ہے اچانک اس کہ دماغ میں ایک آئیڈیا آتا ہے۔

جس پر عمل پیرا ہوتے ہوئے وہ امتل کو ماحد کی طرف بھیج دیتی اور خود شازین کہ پاس جا کر کھڑی ہو جاتی ہے۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دونوں بھائ اپنے پہلو میں اپنی بھابیاں دیکھ بوکھلا جاتے ہے۔

کیونکہ دونوں کی چلاکی انھیں پر بھاری پڑ چکی تھی۔

شازین سے اب مزید مذاق برداشت نہیں ہوتا۔

اس لیے وہ خود چلتا ہوا امتل کہ پاس آتا اس کا ہاتھ پکڑے اپنے سائڈ پر لے جاتا آرام سے اسے بیٹھاتا خود بھی ساتھ بیٹھ جاتا ہے۔

صدف اپنی چالاکی پر خود کو داد دیں رہی ہوتی ہے۔

داد تو ماحد بھی اپنی بیوی کی چالاکی پر دیں رہا ہوتا ہے۔

جس نے اس کا سارا پلان فلاپ کر دیا ہوتا ہے۔

ماحد چلتا ہوا صدف کہ پاس آتا اس کو گھورتا ہوا اس کا ہاتھ پکڑے اپنے سائڈ پر لیجاتا اس کو بیٹھنے کا اشارہ کرتا خود بھی ساتھ بیٹھ جاتا ہے۔

"کافی چالاک ہو" ماحد صدف کہ کان میں سرگوشی سی آواز میں کہتا ہے۔

تمہیں کوئی شک ہے صدف اپنی سنہری آنکھیں اس کی کالی گہری آنکھوں میں گاڑے ہوئے کہتی ہے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"نہیں مجھے بلکل شک نہیں اپنی بیوی کی صلاحیتوں پر" ماحد اس کو پیار بھری نظروں دیکھتا اس کا ہاتھ پکڑتے سہلاتا ہے۔

صدف ماحد کہ یوں رنگ بدلنے پر حیران ہو کر اس کو دیکھ رہی ہوتی ہے کہ آیا کہ یہ وہی ہے کہ اس کا ڈوبلیکیٹ ہے۔

"یقین کر لوں جانم یہ میں ہی ہوں" ماحد اس کہ پاس جھکتے ہوئے آہستہ آواز میں کہتا ہے۔

صدف اس کی جان لیوا سرگوشی پر شرم سے اپنا سر جھکا لیتی ہے۔

ماحد صدف کا شرم سے لال قندھاری ہوتا چہرا بڑی دلچسپی سے دیکھ رہا ہوتا ہے۔

بڑی گستاخیاں کرنے لگا ہے میرا دل مجھ سے

یہ جب سے تیرا ہوا ہے میری سنتا ہی نہیں

امتل شازین کو یوں قریب بیٹھنے سے سخت گھبراہٹ کا شکار ہو رہی ہوتی ہے۔

"ریلیکس لٹل گرل اتنا گھبرا کیوں رہی ہو،، میں تمہیں کھانے تھوڑی لگا ہو۔"

شازین امتل کو گھبراتا دیکھ اس کہ کندھے پر ہاتھ رکھے اس کو اپنے ساتھ لگائے پر سکون کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

امتل اس کو اپنے ساتھ یوں لگانے پر سکون سی ہو جاتی ہے۔

شازین امتل کو پر سکون ہوتا دیکھ شکر کا سانس خارج کرتا ہے۔

"آج میری لٹل گرل تو بہت خوبصورت لگ رہی ہے بلکل ایک مومی گڑیا کی طرح"

شازین اس کہ سر پر بوسا دیتا پیار بھرے لہجے میں کہتا ہے۔

امتل شازین کی اس جسارت پر سرخ ہوتی سر اٹھا کر ارد گرد دیکھتی ہے کی کوئی ان کو دیکھ تو نہیں رہا۔

لیکن سب کو اپنی خوش گپیوں میں مصروف دیکھ سکون کا سانس خارج کرتی ہے۔

❤️❣️❤️❣️❤️❣️❤️❣️❤️❣️❤️❣️❤️

عشق کرنے کا ارادہ ہر گز نہ تھا

بخدا ہو گیا دیکھتے دیکھتے

افرا عروسی لال جوڑا پہنے میکال کہ کمرے میں بیڈ پر بیٹھے پورے کمرے کو اشتیاق سے دیکھ رہی ہوتی ہے۔

روم میں جگہ جگہ پر پھولوں کہ بکے پڑے ہوئے تھے۔

اسٹینڈ میں خوشبو بکھیرتی کنڈیلز ایک الگ سماں باندھ رہی ہوتی ہے۔

میکال سرشاری کی کیفیت میں اپنے کمرے میں قدم رکھتا ایک پیار بھری نظر افرا پر ڈالے اس کہ پاس آکر بیٹھ جاتا ہے۔

افرا میکال کی موجودگی محسوس کرتی شرم سے اپنا سر اور جھکا لیتی ہے۔

میکال افرا کہ شرمانے پر خوبصورتی سے مسکرا دیتا ہے۔

میکال اس کا ہاتھ پکڑے اس کی مخروطی انگلی میں ڈائمنڈ کی انگوٹھی پہناتا ہے۔

انگوٹھی پر سائڈ پر فلاور کی پتیوں کی طرح ڈیزائن بنا ہوا تھا اس کہ درمیان خوبصورتی

سے لال ہیرا جگمگا رہا ہوتا ہے۔

"یہ تو بہت مہنگی انگوٹھی ہے میکال "افرا انگوٹھی کہ اندر جڑے لال ہیرے کو دیکھ اس سے کہتی ہے۔

"ہاں میری لائف لائن یہ نایاب ہیروں میں سے ایک ہے۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

لیکن تم سے زیادہ قیمتی نہیں میرے لیے تم قیمتی ہو میری جان" میکال افرا کا ہاتھ پکڑ کر کھینچتا ہے۔

جس سے وہ اس کہ سینے پر آ کر گرتی ہے۔

میکال محبت سے افرا کو اپنے گلے لگائے اس کو اپنے محفوظ حصار میں قید کر لیتا ہے۔

"آئو تمہیں کچھ اور بھی دکھانا ہے۔"

وہ افرا کو خود سے الگ کرتا اس کا ہاتھ پکڑے ایک پینٹینگ کہ پاس لیجاتا ہے۔

جس کہ اپور وائٹ کپڑا پڑا ہوا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

افرا نا سمجھی سے اس کی طرف دیکھتی ہے۔

جس پر میکال مسکراتا ہوا پینٹینگ سے کپڑا ہٹاتا اس کا رخ پینٹینگ کی طرف کرتا ہے۔

جہاں افرا اپنی اتنی خوبصورت پینٹنگ کو دیکھ اس کی آنکھوں میں یہ سوچ کر آنسو آ

جاتے ہے کہ میکال اس سے اتنی شدت بھری محبت کرتا ہے۔

"تمھیں پتاہے میری جان تم سے میرا روح کا تعلق آج سے تین سال پہلے ہی جوڑ چکا تھا۔"

میکال اس کو بیک سے ہگ کیے اس کہ کندھے پر ٹھوڑی رکھے پیار بھرے لہجے میں کہتا ہے۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

افرا اس کی بات پر حیران ہوتی رخ موڑ کر اس کہ طرف دیکھتی ہے۔

جیسے یہ تمام ماجرا جاننا چارہی ہو۔

تمہاری آنکھیں میں تین سال سے اپنے خواب میں دیکھتا آرہا ہوں۔

ان تین سالوں میں مجھے تم سے شدید محبت ہو چکی ہے۔

تمہاری ان حسین انکھوں نے میکال آفریدی کی پوری طرح تسخیر کر لیا ہے۔

جب تمہیں حقیقت میں پہلی دفعہ دیکھا تو تم سوچ نہیں سکتی مجھے کتنی خوشی ہو رہی تھی اپنی محبت اپنے عشق کا اپنے سامنے دیکھ،،

تب میں نے اس پینٹینگ کو جس پر پہلے صرف تمہاری آنکھیں بنائ تھی اس کو مکمل کیا۔

افرا میکال کی باتیں سن اس کہ گلے لگتی شدت سے رو پڑتی ہے۔

"لائف لائن وائے آر یو کرائینگ" وہ افرا کو خود سے الگ کرتے اس کہ آنسو صاف کرتا پریشانی سے پوچھتا ہے۔

"میں خود کو اس وقت خوش نصیب محسوس کر رہی ہو میکال جس کو آپ جیسا صورت کہ ساتھ کردار کا بھی اتنا اچھا انسان ملا۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ یہ کہتے ہی میکال کا ہاتھ پکڑے اس پر عقیدت بھرا بوسا دیتی ہے۔

میکال اس کا لمس اپنے ہاتھوں پر محسوس کرتا آنکھیں بند کیے اس لمس کو دل کہ رستے اپنی روح میں جذب کر رہا ہوتا ہے۔

افرا بوسا دیتے ساتھ شرم سے اپنی جسارت پر لال ہوتی دوبارہ سے میکال کہ گلے لگ جاتی ہے۔

جس پر وہ قہقہ لگا کر ہنس پڑتا ہے۔

افرا بھی اس کو مسکراتے ہوئے دیکھ خود بھی دلکشی سے مسکرا دیتی ہے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تیری سادگی تیری عاجزی تیری ہر ادا کمال ہے

مجھے فخر ہے مجھے ناز ہے میرا یار بے مثال ہے

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

دل کرتا ہے ہر وقت تیرے صدقے اتاروں

بھلا اس قدر بھی حسین ہوتا ہے محبوب کسی کا

اج حورین کی برات کا دن تھا۔

حورین نے میکال کہ شادی کہ بعد اپنی رخصتی کرنے کو کہاں تھا۔

جس پر سب باخوشی مان جاتے ہے۔

حورین مہرون رنگ کی میکسی میں جس پر گولڈن سٹون کا کام بڑی خوبصورتی سے کیا گیا تھا۔

سج دھج کر قدم اٹھاتی سٹیج کر طرف بڑھ رہی ہوتی ہے۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جہاں براق اپنی شیرنی کہ استقبال پر اپنی جگہ سے اٹھ کر خود سٹیج سے نیچے اترتا۔

سب کہ سامنے اس کو گود میں اٹھائے سٹیج کی طرف بڑھ جاتا ہے۔

براق کہ اس طرح حورین کو لے جانے پر سب ینگ جنریشن ہوٹنگ اور تالیاں بجانے لگتی ہیں۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

براق حورین کو سٹیج پر پہنچتے ساتھ نیچے اتارتا پہلے اسے صوفے پر بیٹھتا پھر خود بیٹھتا ہے۔

حورین براق کہ یوں گود میں اٹھانے پر اس کو سخت نظروں سے گھور رہی ہوتی ہے۔

"میری جان کتنا گھوروں گی مجھے ایسا کرنا گھر جا کر تفصیل سے گھور لینا۔

مجھے کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔

ابھی ہم اپنا خوبصورت سا فوٹو سیشن کرواتے ہے۔

آخر کو ہمارے فیوچر بچوں کو دکھانے کہ کام آئے گا۔"

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

براق کی اس بات پر حورین کی انکھیں سخت حیرانگی سے بڑی ہو جاتی ہے۔

براق اس کی گہرے آنکھوں کو یوں بڑا ہوتا خود کی طرف گھورتا دیکھ مبہوت ہو کر اس کی آنکھوں میں کھو جاتا ہے۔

"سر فوٹو سیشن کروالے" براق کیمرا مین کی آواز پر ہوش میں آتا کیمرے کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے۔

فوٹو سیشن کہ کچھ دیر بعد مصطفی صاحب نائلہ بیگم اور میکال اس کو قرآن اور اپنی دعائوں کہ زیر سایہ رخصت کرتے ہے۔

افرا بھی اپنی سہیلی کی رخصتی پر رو پڑتی ہے۔

جس کو میکال یہ دلاسہ دیں کر چپ کرواتا ہے کہ وہ آتی رہے گی ملنے۔

میکال کی بات پر افرا کچھ پر سکون سی ہو جاتی ہے۔

حورین کب سے براق کا اس کہ کمرے میں بیٹھی انتظار کر رہی ہوتی ہے۔

پورے کمرے کو وائٹ لیلی فلاور سے سجایا گیا تھا۔

کیونکہ حورین کو یہ فلاور بہت پسند تھے۔

"اف کب آئے گا یہ سر کا بچہ" حورین اس کو نئے القاب سے مخاطب کرتی اس بھاری میکسی میں سخت جھنجلاہٹ محسوس کر رہی ہوتی ہے۔

کچھ دیر انتظار کر کہ اب حورین کی بس ہو چکی تھی۔

جس وجہ سے وہ اپنی میکسی کو دونوں ہاتھوں سے پکڑیں چینجینگ روم کی طرف بڑھ جاتی ہے۔

براق جو بڑی مشکل سے اپنے دوستوں سے جان چھڑوا کر کمرے میں قدم رکھتا ہے۔

حورین کو چینجینگ روم میں جاتا دیکھ جلدی سے اس کا ہاتھ پکڑتا اپنی طرف کھینچتا ہے۔

جس وجہ سے حورین کا پائوں اپنی میکسی میں پھستا ہے اور وہ براق کہ سینے سے ٹکرا جاتی ہے۔

"تمہیں کیا مسلئہ ہے؟،، سر کہ بچے آ گئے تمہیں میری یاد کہ کوئی بیوی بھی کمرے میں انتظار کر رہی ہے۔

لیکن نہیں تم تو باہر بیٹھے دوستوں کہ ساتھ گپے ہانکنے میں مصروف ہو۔"

حورین اس کو دیکھتی نروٹھے پن سے کہتی ہے۔

"ارے میری شیرنی میرے دوست میری جان چھوڑ ہی نہیں رہے تھے۔

بڑی مشکل سے جان چھڑوا کر آیا یو۔

پلیز سوری" براق اپنے دونوں کان پکڑے حورین سے سوری کرتے ہوئے کہتا ہے۔

حورین اس کو بچوں کی طرح سوری کرتا دیکھ قہقہ لگا کر ہنس پڑتی ہے۔

براق اپنے کان چھوڑے مبہوت ہو کر حورین کی کھکھلاہٹ میں کھو سا جاتا ہے۔

براق بے خودی میں حورین کو کمر سے پکڑتا اپنے نزدیک کرتا خمار بھری نظروں سے دیکھتا ہے۔

حورین جو قہقہ لگا کر ہنس رہی ہوتی ہے۔

براق کو یوں اپنی طرف کھینچنے اور مدہوش ہوتے خود کی طرف یک ٹک دیکھتا دیکھ اپنی جگہ پزل سی ہو جاتی ہے۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

براق حورین کی خوبصورت گرے آنکھوں میں دیکھتا عقیدت سے اس کہ سر پر بوسا دیتا اس کو اپنے سینے میں بھینچ لیتا ہے۔

"تمہیں پتا ہے میری جان جب تم مشن کہ لیے سحر بن کر یونی آئی تھی۔

جب میرا پہلا دن تھا تمہاری کلاس میں اس دن پہلی نظر میں ہی تم کو دیکھ کر مجھے تم سے

محبت ہو گئی تھی۔

ہاں اس کا ادراک تھوڑی دیر سے ہوا لیکن جب میں نے تمہیں آرمی یونیفارم میں پہلی دفعہ دیکھا۔

اس وقت مجھے تم سے عشق ہو چکا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میرا سر فخر سے بلند ہو گیا تھا کہ میری چاہت میری حور اپنے ملک کی جانباز سپاہیوں میں سے ایک ہے۔"

حورین براق کی ان سب باتوں پر حیرانگی کہ ساتھ خود پر فخر محسوس کر رہی ہوتی ہے۔

جسے اتنا چاہنے والا ہمسفر ملا۔

براق حورین کو بیڈ پر بیٹھاتا خود الماری سے ریڈ بکوس نکال کر اس کہ قریب بیٹھ جاتا ہے۔

"یہ تمہاری منہ دکھائی" براق پیار سے اس کی طرف دیکھتا اس کہ آگے ریڈ بکوس رکھے اس کو کھولنے کا اشارہ کرتا ہے۔

حورین اس کہ اشارے پر جلدی سے بکوس کھولتی ہے۔

لیکن بکوس کہ اندر ہیرے کا نازک خوبصورت سا ہار اس کہ ساتھ میچینگ ٹوپس جو بہت خوبصورت ڈیزائن میں بنے ہوئے تھے دیکھ کر مبہوت سی رہ جاتی ہے۔

"بہت خوبصورت ہے۔"

حورین سیٹ پر ہاتھ پھیرتی براق کی طرف دیکھتی پیار بھرے لہجے میں کہتی ہے۔

براق اس کی تعریف کرنے پر مسکرا دیتا ہے۔

حورین براق کی طرف محبت سے دیکھتی جلدی سے اس کہ گلے لگ جاتی ہے۔

"آئی لو یو براق حورین براق شاہ تم سے بہت محبت کرتی ہے۔

جب تمہیں گولی لگی تب مجھے احساس ہوا کہ تم میرے لیے کتنے لازم و ملزم ہو۔"

حورین براق کہ گلے لگے اس کہ کان میں سر گوشی کی آواز میں کہتی ہے۔

براق اس کہ اتنے خوبصورت اظہار پر روح تک سر شار سا ہوتا اس کو اور اپنے سینے میں بھینچ لیتا ہے۔

جس پر حورین اس کہ کندھے پر سر رکھے پر سکون سی ہوتی اپنی انکھیں موند لیتی ہے۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

محسوس کر مجھے تو خود میں کہی پہ

ہے تیری دھڑکن جہاں میں ہوں وہی پہ

❤💞💗💟💍💝💖💓❤💖💓💞💗

پرواہ کر اسکی جو تیری پرواہ کرے

زندگی میں جو کبھی نہ تنہا کرے

جان بن کر اتر جا اس کی روح میں

جو جان سے بھی زیادہ تجھ سے وفا کرے

آج نائل اور مسکان کا ریسیپشن تھا۔

جس پر سب اپنے کپلز کہ ساتھ آئے ہوئے تھے۔

صدیقی صاحب نے اپنے جگری دوست وجدان صاحب کو بھی فیملی سمیت ریسیپشن پر مدعو کیا تھا۔

نائل بلیو رائل پینٹ کوٹ پر برینڈڈ شوز اور گھڑی پہنے سلور رنگ کی بھاری کام دار میکسی پہنے مسکان کہ ساتھ بیٹھے ناجانے کن راز و نیاز میں مصروف تھا۔

نائل کیونکہ ایک بہت بڑا سنگر تھا۔

اس لیے نیوز رپورٹر اور ملک کی بڑی شخصیات اس کہ ریسیپشن پر مدعو تھی۔

"گائز آج میں آپ سب کہ سامنے کچھ کہنا چاہتا ہوں۔

میں نے اپنے سنگنگ کیریئر میں بہت سی کامیابیاں حاصل کی لیکن اب میں اس پروفیشن کو خیر آباد کرنا چاہتا ہوں۔"

"پر سر کیوں کوئی ذاتی مسلہ ہے یا آپ خود اس پروفیشن کر چھوڑنا چاہتے ہے۔"

ایک نیوز رپورٹر نائل سے پوچھتا ہوا کہتا ہے۔

"نہیں میں کسی ذاتی مسئلے کی بناپر یہ پروفیشن نہیں چھوڑ رہا۔

سنگنگ کرنا میرا شوق تھا جو میں ان پانچ سالوں میں پورا کر چکا ہے۔

اس لیے اب میں اپنے ڈیڈ کہ بزنس کو وقت دینا چاہتا ہوں۔"

نائل یہ کہتے صدیقی صاحب کی طرف دیکھتا ہے۔

جو آج اپنے بیٹے کو خود کی بات ماننے پر فخر سے دیکھ رہے ہوتے ہے۔

اچانک لائٹس اوف ہوتی ہے۔

جس پر نائل مسکان کا ہاتھ پکڑے اس پر بوسا دیتا اس کو سٹیج سے نیچے اتارتا ہے۔

مسکان اس کی جسارت پر لال سرخ ہوتی اسے گھور رہی ہوتی ہے۔

پر ان گھوریوں کو نظرانداز کیے نائل اسے نیچے بنے ڈانس فلور پر لے جاتا ہے۔

ان کو دیکھتے میکال افرا کو براق حورین کو ماحد اور شازین صدف اور امتل کو لے کر خود بھی ڈانس فلور پر آجاتے ہے۔

میرا دل اس دل پہ فدا ہے

اک دلربا اک دلربا ہے

سب جوڑیاں اس گانے پر اپنے کپلز کہ ساتھ جھوم رہی ہوتی ہے۔

"بہت خوبصورت لگ رہی ہو۔"

نائل مسکان کا رخ موڑتے اس کہ کان میں سرگوشی سی آواز میں کہتا ہے۔

جس پر مسکان اس کی طرف موڑتی دلکشی سے مسکراتے ہوئے نائل کہ سینے پر اپنا سر رکھتی اس کہ کان میں آئی لو یو کہتی ہے۔

نائل اپنی پٹاخہ کہ اظہار پر دل سے مسکراتا ہوا اس کہ گرد اپنا مضبوط حصار باندھ دیتا ہے۔

ہم دل کہ بادشاہ لوگ ہیں

نہ محبت بدلتے ہے نہ یار ❣️

❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️

ختم شدہ

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

)انشاللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین